سفرِ حجاز

مَیں نے حجاز میں کیا دیکھا؟

عبدُالکریم ثمر

قیمت -/-/2

4037

4037

Marfat.com

میں نے حجاز میں
کیا دیکھا

عبدالکریم ثمر

مکتبۂ عرفان اچھرہ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

~~806~~

بار اول - - - - ۱۹۵۹ء

87306

ناشر: فقیر محمد

مکتبہ عرفان اچھرہ ـ لاہور

★

چٹان پرنٹنگ پریس ، بیرون بھاٹی گیٹ ـ لاہور

Marfat.com

ذخیره

به مصطفیٰ برسان خویش را که دیں همه اوست
اگر به او نه رسیدی تمام بولهبی است

(اقبال)

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

۱۳۷۷ ہجری بمطابق ۱۹۵۸ء راقم الحروف کو زیارت حرمین الشریفین کی سعادت نصیب ہوئی ۔ حج و زیارت سے فارغ البال ہونے کے بعد جب واپس وطن پہنچا ۔ تو احباب نے تقاضا کیا ۔ کہ جو کچھ دیکھا ہے ۔ اُسے لکھو ۔ میں ٹالتا رہا ۔ آخر محب گرامی حضرت شورش کاشمیری کے اصرار پر ہفت روزہ چٹان لاہور میں مسلسل لکھنا شروع کیا ۔ اور چھ ہفتوں میں یہ مضمون ختم ہو گیا ۔ ملک کے گوشہ گوشہ میں اس کی پذیرائی ہوئی ۔ بہت سے اخبارات و رسائل نے اسے نقل کیا ۔ ہندوستان میں الجمیعت دھلی اور مدینہ بجنور نے اپنی ایک ایک اشاعت اس کے لئے مختص کر دی ۔ صدق لکھنو نے اس کے اقتباس شائع کئے ۔

اب اسی مقالہ کو کتابی صورت دے دی گئی ہے ۔ کتاب کے آخر میں وہ سلام اور نعتیہ کلام ہے ۔ جو گنبد خضرا کے سائے میں لکھا گیا ۔

عبدالکریم ثمر

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساڑھے سات سو میل بری اور بائیس سو میل بحری سفر طے کرنے کے بعد جب جدہ کی بندر گاہ پر جہاز سے اترا ۔ تو خواجہ شہاب الدین سفیر پاکستان اپنے عملہ کے ہمراہ حجاج کے استقبال کے لئے موجود تھے ۔ کسٹم ٹیکہ اور سامان کی دیکھ بھال کے بعد حجاج مدینۃ الحجاج میں منتقل کر دیئے جاتے ھیں ۔ اسی جگہ وکیل کی معرفت معلم کی فیس اور بسوں کا کرایہ وصول کر لیا جاتا ھے ۔ اس ضروری کاروائی کے بعد بسوں پر سوار ھو کر حجاج مکہ معظمہ روانہ ھو جاتے ھیں ۔

عصر کے بعد خواجہ صاحب کا آدمی تلاش کرتا ھؤا میرے پاس پہنچا ۔ میں احرام میں تھا ۔ خواجہ صاحب بڑے تپاک سے ملے ۔ فرمانے لگے ''یوم اقبال'' لاھور کی تقریب کے بعد اب ملاقات ھوئی ھے آپ ان دنوں مرکز میں وزیر تھے ۔ پھر ملنے کو کہا حطیم یا منیٰ میں ملاقات ھو سکے گی ۔ معلم کا نام بھی دریافت کر لیا چودھری بشیر احمد صاحب حج آفیسر سے بھی یہیں ملاقات ھوئی ۔

Marfat.com

جدہ

جدہ عرب کا معروف تاریخی شہر اور قدیم بندرگاہ ہے اس کا شمار مشرق وسطیٰ کے عظیم شہروں میں ہوتا ہے۔ اس کی کشادہ سڑکیں اور بلند عمارتیں دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی مغرب کے ترقی یافتہ شہر میں ہیں۔ کاروں کی ریل پیل ہر قسم کی مصنوعات سامان آرائیش کپڑا لوہا لکڑی اور بجلی کا سامان موٹریں مشینری یورپ سے آتی ہے۔

کچھ مقامی صنعتیں بھی ہیں۔ جن میں چمڑا رنگنے لکڑی اور دھات کا سامان تیار کرنے قالین اور چٹائیاں سیمنٹ اور ٹائلیں بنانے مچھلیوں کو ڈبوں میں بند کرنے کی صنعتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جدہ ارض حجاز کا دروازہ اور بحرہ احمر کی ملکہ کہلاتا ہے۔ دنیا بھر سے آنے والے زائرین اور حجاج یہیں جہازوں سے اترتے ہیں۔ پھر مکہ معظمہ اور مدنیہ منورہ چلے جاتے ہیں۔ مکہ مکرمہ یہاں سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ تک سڑکیں پختہ ہیں۔

غیر ملکی بھی یہاں عام ہیں۔ تمام ممالک کے سفارت خانے بھی اسی جگہ ہیں۔ شاہ سعود کا محل اپنی حدود میں روشنیوں کا شہر ہے۔ محل کی بیرونی دیوار پر

Marfat.com

برجیاں بنی ہوئی ہیں - اور ہر برجی پر بجلی کا قمقمہ آویزاں ہے شام کے وقت قطار اندر قطار روشنیاں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں - ویسے بھی بہت طویل و عریض ہے - یہاں کے تجار دوکاندار اور کاروباری عرب مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں - مچھلی کے شکار اور کشتی رانی کے شوقین ہیں -

عمارات میں عام طور پر سمندری پتھر استعمال کیا گیا ہے - اس پتھر میں فارسفورس پایا جاتا ہے - اس بستی کا ابتدائی نام شعبیہ تھا - حضرت عثمان رض کے زمانہ میں اس کا نام اور مقام تبدیل کیا گیا - نیا نام جدہ تجویز ہوا - جدہ بحر احمر کے مشرق کنارے پر ۳۹ طول بلد اور ۲۱ عرض بلد پر واقعہ ہے - گرمیوں میں درجہ حرارت ۱۰۴ رہتا ہے اور موسم سرما میں سخت سردی ہوتی ہے - جدہ کی ہوا مرطوب - اور پانی بوجھل ہے - جو نہر رغامہ سے لایا گیا ہے - شہر میں جگہ جگہ نل لگے ہوئے ہیں - یہاں کچھ تاریخی مساجد بھی ہیں - جن میں مسجد حنفی مسجد مالکی مسجد شافی اور مسجد حضرت عکاشہ بہت مشہور ہیں - مدینۃ الحجاج میں حکومت سعودیہ نے ایک وسیع و عریض اور خوبصورت مسجد تعمیر کرائی ہے - یہاں حکومت کے دفاتر مدرسے بنک ہوائی اڈا ڈاکخانہ ٹیلفون ایکسچینج ریڈیو سٹیشن اعلیٰ درجہ کے ہوٹل اور تفریح گاہیں بھی

Marfat.com

ھیں ۔ جدہ عرب کا ایک اہم تجارتی مرکز بھی ہے ۔ اس کی آبادی تقریباً دو لاکھ ہے ۔

حضرت حوا کا مقبرہ بھی یہیں ہے ۔

جدہ سے مکہ مکرمہ جانے والی پختہ سڑک کوھستانی علاقہ سے گذرتی ہے ۔ ان پہاڑوں کے نام جبل قائم اور جبل رغامہ وغیرہ ھیں ۔ راستہ میں کچھ بستیاں بھی ھیں ۔ جن میں بحرہ قابل ذکر ہے ۔ اس گاؤں میں کھانے پینے کی اشیاء کے علاوہ زائرین کی سہولت کے لئے ٹیلیفون شفا خانہ اور پولیس کی چوکی بھی ہے ۔ بحرہ کے بعد وادی فاطمہ شروع ھو جاتی ہے ۔ یہ علاقہ حجاز مقدس میں سب سے زیادہ سرسبز اور زرخیز ہے ۔ یہ خطہ قدرتی چشموں کے پانی سے سیراب ھوتا ہے ۔ یہاں ھر قسم کی سبزیاں اور پھل بکثرت پیدا ھوتے ھیں ۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا قدیمی راستہ اسی وادی سے ھو کر گذرتا ہے ۔ اس وادی کے بعد حدہ کا دیہاتی گاؤں ہے ۔ اس کے قریب حدیبیہ کی مشہور بستی ہے جہاں سرکارِ دو عالم ؐ نے کفار مکہ سے معاھدہ کیا تھا جو تاریخ میں صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے ۔ اسی مقام سے حدود حرم شروع ھو جاتی ہے زائرین کے لئے احرام کی پابندیوں کے ساتھ ساتھ حرم پاک کا احترام بھی فرض ھو جاتا ہے ۔

Marfat.com

جدہ سے بعد از نماز مغرب ہمارا کارواں لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک بلند آواز سے تلبیہہ کہتا ہؤا عازم مکہ ہو گیا ۔ تقریباً دو بجے شب مکہ معظمہ پہنچے ۔ ڈرائیور عموماً راستہ میں بس روک لیتے ہیں ۔ جب بخشیش وصول کر لیتے ہیں تو چلتے ہیں ۔ معلم کے مکان پر پہنچے سامان رکھوایا وضو کے بعد معلم بیت اللہ شریف لے گیا ۔ داخلہ باب السلام سے ہؤا کہ یہی مسنون ہے خانہ کعبہ کی عظمت ہیبت اور جبروت سے دل لزر رہا ہے ۔ جسم پر کپکپی طاری ہے روح کانپ رہی ہے آنکھوں میں آنسو رواں ہیں ۔ مکہ معظمہ میں تقریباً ایک ماہ قیام رہا جس وقت بھی خانہ کعبہ پر نظر پڑی یہی کیفیت ہوئی پہلے ہیبت پھر حیرت طاری ہو جاتی ۔ دیر تک حیران و مبہوت رہتا ۔ آخر رقت طاری ہو جاتی ۔ یہاں پہنچ کر انسان کو اپنی حقیقت اور بے بضاعتی کا احساس ہو جاتا ہے ۔ سنگ دل اور جابر قسم کے انسان بھی دھاڑیں مار مار کر روتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات با برکات سے بخشش طلب کرتے ہیں ۔

معلم نے صبح کی نماز کے بعد طواف کرایا صفا مروی میں سعی کرائی ۔ مقام ابراھیم پر واجب نفل ادا کئے ۔ زمزم پیا ۔ حلق کرایا اور عمرہ کا احرام حلال ہو گیا ۔

رھائیش کے لئے مدرسہ صولیتہ میں جگہ ملی ۔

Marfat.com

شعائر الله

Marfat.com

مکہ معظمہ

قران حکیم کے الفاظ میں ام القریٰ امن والا شہر حضورؐ سرور کائنات کا مقدس مولد حضرت جبریل امین اور قران پاک کے نزول کی جگہ ۔ اللہ تعالیٰ نے اس شہر کی عظمت کی قسم کھائی ہے نیز اسے ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ قرار دیا ہے ۔ حضرت عبداللہ رضؓ بن عباس کی روایت کے مطابق سرکار دوؐ عالم نے فرمایا ، کہ مکہ مکرمہ کو اسی دن سے حرم قرار دے دیا گیا ہے ۔ جس دن زمین و آسمان کی تخلیق ہوئی تھی ۔ اور اس کی حرمت قیامت تک بدستور رہے گی ۔ حضرت حسن بصری رحؒ کا قول ہے ۔ کہ مکہ معظمہ میں ہر روز جنت الفردوس کی خوشبو نازل کی جاتی ہے ۔ دنیا کے نقشہ پر ۲۱ عرض بلد شمال اور ۴۰ طول بلد مشرق کی طرف حجاز میں واقعہ ہے جو سطح سمندر سے ۴۰۰ فٹ بلند ہے ۔ شرقاً غرباً چار میل لمبائی اور سوا میل چوڑائی ہے ۔ مضافات میں پہاڑیاں ہیں درمیان میں بڑی سڑک جردل سے شروع ہو کر ابطح تک گئی ہے ۔ جس میں سے کئی چھوٹی چھوٹی سڑکیں نکل کر شہر کے اطراف میں پھیل گئی ہیں ۔ گرد و غبار بہت کم اڑتا ہے ۔

Marfat.com

مکہ معظمہ کے موسم کے متعلق بزرگ فرماتے ھیں ۔ کہ اس کا موسم تین دن تک یکساں نہیں رھتا ۔ مختلف اطراف کی ھوائیں مکہ مکرمہ پہنچتی رھتی ھیں ۔ اور موسم ھمیشہ تبدیل ھوتا رھتا ھے ۔

عوام کا معیار زندگی بہت بلند ہے حکومت بھی عوام کا خیال رکھتی ھے ۔ گو تمام سرکاری عہدے سعودی خاندان تک محدود ھیں ۔ لیکن روپیہ کی گردش محدود نہیں ۔ بلکہ اس میں تمام اھل ملک یکساں حصہ دار ھیں تیل اور سونا عرب کی بہترین دولت ھے ۔

مکہ مکرمہ کے لوگ سرخ و سپید میانہ جسم موٹی آنکھیں ستوان ناک موزوں قد خوبصورت نقوش اور با وقار شخصیت کے حامل ھیں ۔ عمر رسیدہ لوگوں کے سر گھٹے ھوئے اور ٹھوڑی پر داڑھی ۔ لیکن نو جوانوں کے سر پر انگریزی تراش کے بال چہرہ صاف اس کے باوجود نو جوان تو ایک طرف کوئی بچہ بھی سر سے ننگا نظر نہیں آتا ۔ بدوی حضرات کو چھوڑ کر یہ لوگ مہذب معاملہ فہم اور خلوص پیشہ بھی ھیں ۔ زبان نہایت شستہ اور فصیح جب گفتگو کرتے ھیں تو منہ سے پھول جھڑتے ھیں ۔ عام نو جوان شائستہ لہجہ میں اردو بھی بول لیتے ھیں ۔ انگریزی اور فارسی میں بھی خاصہ ادراک رکھتے ھیں ۔ صرف پ ٹ ج

Marfat.com

اور ق نہیں بولیں گے۔ قرش کو گرش پاکستان کو باکستان اور پاسپورٹ کو باسبورت کہیں گے۔ یہ شرف شاید دنیا بھر میں پنجاب ہی کو حاصل ہے کہ پنجابی ہر زبان کا صحیح تلفظ ادا کر سکتا ہے۔

مکہ مکرمہ کی ہوا گرم خشک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام لوگوں کا مزاج ذرا کرخت ہے مکہ معظمہ کے آثار قدیمہ حکومت کی بے توجہی سے دن بدن مٹتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ زندہ قومیں اپنی تاریخ کے اوراق اور مشاہیر کے کارنامے نہ صرف یاد رکھتی ہیں۔ بلکہ ان کی یادگاریں بھی قائم کرتی ہیں۔ مگر یہاں معاملہ ہی الٹ ہے۔ کسی بھی قدیم عمارت پر کوئی کتبہ یا مزار پر کوئی لوح نظر نہیں آئے گی۔ جس پر آثار کی تشریح ہو تاکہ زائرین کا ذوق تجسس تسکین حاصل کر سکے۔ کوئی آدمی کچھ نہیں بتائے گا۔ بہت ممکن ہے۔ یہاں کے باشندے بھی اپنی تاریخ بھول چکے ہوں۔ البتہ معلم یا اس کا کوئی کارندہ ٹوٹی پھوٹی اردو میں بتا دے گا۔ یہ مزار یا یہ آثار فلاں بزرگ کے متعلق ہے کاش حکومت اس فرض کی طرف توجہ کرے اور ان یادگاروں کو دستبرد زمانہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے کیونکہ انہی یادگاروں سے اسلام کی عظمت دیرینہ اور تاریخ وابستہ ہے۔

Marfat.com

شاھان وقت اپنی رھائش اور آسائیش کے لئے تو جدید طرز کے محلات مختلف مقامات پر تعمیر کرا رھے ھیں - جو اسقدر طویل و عریض اور خوبصورت ھیں - کہ انسان دیکھ کر حیران و ششدر رہ جاتا ھے - لیکن صحابہ رض کبار ازواج رض مطہرات اور دیگر بزرگان دین کے مزارات بھی ناگوار گذرتے ھیں - افسوس ھے یہ لوگ بزرگوں کے نشانات کے تحفظ سے لا پروا ھیں - حالانکہ انہی کی قربانیوں سے اسلام کی تاریخ درخشاں ھے - حکومت کو اس کوتاھی اور لا پرواھی کی تلافی کرنی چاھئے - اور ان مقامات کی حفاظت کا معقول انتظام کرنا چاھئے تاکہ زائرین حرمین الشریفین کو یہ معلوم کرنے میں دقت محسوس نہ ھو - کہ فلاں بزرگ ھستی کہاں آسودہ خواب ھے -

خانۂ کعبہ اور حرم نبوی ؐ میں کچھ ھندوستانی اور پاکستانی ملا بعض اختلافی مسائل چبا چبا کر بیان کرتے ھیں - جو مسلمانوں کے سواد اعظم کو ناگوار گذرتا ھے - آخر حجاز مقدس ایک فرقہ کا ملک تو نہیں ھے - بلکہ یہ پاک اور اطہر خطہ تمام عالم اسلام کا مشترکہ قبلہ اور ادب کی جگہ ھے -

مکہ معظمہ میں اخبارات بہت ھی کم ھیں - بلکہ نہ ھونے کے برابر ”عرفات“ سہہ روزہ ھے اور ”اجراد“ غالباً ھفتہ وار - طباعت معیاری ھے - لیکن خبروں کا معیار

Marfat.com

سطحی۔ یا تو محلات کی خبریں ہوتی ہیں۔ یا مقامی۔ دیگر اخبارات قابل ذکر نہیں۔ البتہ ایک دو ماھنامے معیاری ہیں۔

ریڈیو سٹیشن جدہ ہے۔ جو صرف مقامی گانے نشر کرتا ہے۔ بسا اوقات اُم کلثوم کی دھن من کر طبیعت جھوم اٹھتی ہے عربی فیچر اور تقریریں معلومات افزا ہوتی ہیں۔ ریڈیو میں اردو سیشن بھی ہے۔ اکثر تقریریں نشر ہوتی رہتی ہیں۔ پاکستان کے متعلق بھی کوئی نہ کوئی خاکہ نشر ہو جاتا ہے۔ البتہ حرم پاک کی اذان اور تلاوت قرآن حکیم اس کے ضروری پروگرام ہیں۔

پاکستانی اخبارات یہاں دو ھفتہ کے بعد پہنچتے ہیں۔ ڈاک کا انتظام ناقص ہے۔ انگریز نے سیاسی مصلحت کی بنا پر جو نظام رائج کیا تھا وہی سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ یعنی سعودی عرب سے ہوائی ڈاک پہلے مصر جائے گی۔ یورپ سے آئے ہوئے ہوائی جہاز سے ڈاک کا کچھ حصہ اُتارا جائیگا۔ جس قدر گنجائیش ہو سکے گی۔ عرب کی ڈاک کے تھیلے اس میں رکھ دیئے جائیں گے۔ اسی طرح کراچی سے آنے والی ڈاک پہلے مصر جائیگی اور وہاں سعودی عرب پہنچے گی۔ پاکستانی سفارت خانہ اپنی ڈاک بیروت کے راستہ منگاتا ہے۔ جس کے لئے ہر تیسرے دن سفارت خانہ کا کوئی عہدہ دار خود بیروت جاتا ہے۔

Marfat.com

پاکستان اور حرمین الشریفین میں ڈاک کا براہ راست کوئی انتظام نہیں - جہازوں کی کمی کی وجہ سے بحری ڈاک کا تو سوال ھی نہیں پیدا ھوتا - مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ ھوائی جہاز سے صرف ایک گھنٹہ کی مسافت پر ھے - لیکن ھوائی ڈاک کے خطوط عموماً مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ایک ھفتہ میں پہنچتے ھیں - اور یہ رفتار معمول کے مطابق ھے - دراصل سرکاری دفاتر میں کارکردگی کا معیار بہت ھی پست ھے -

عرب کے شرفا کا لباس موسم کے مطابق بدلتا رھتا ھے - گرمیوں میں سفید کپڑے کی ٹوپی اس کے اوپر کندھوں تک سفید ریشمی رومال سر پر سنہری یا سیاہ رنگ کا رسہ نما بند - یہاں عموماً سموم چلتی ھے - اس لئے یہ رومال گردن کو لو لگنے سے محفوظ رکھتا ھے- بدن پر ریشمی لمبی عبا اور اس کے اوپر ریشمی چغہ جس کے گریبان پر طلائی کام ھوتا ھے -

مکہ معظمہ میں گوشت مچھلی انڈا ھر قسم کے پھل اور سبزیاں تازہ بہ تازہ مل جاتی ھیں - سیب مالٹا انگور چیری ، آم ، کیلا ، انجیر ، تربوز ، خربوزہ نسبتاً ارزاں ھے کھجور تو خیر پیدا ھی یہیں ھوتی ھے - سبزیوں میں پالک ، کدو ، بھنڈی کریلے ٹماٹر آلو لکڑی بہت کثرت سے ملتے ھیں -

Marfat.com

سیدنا ابراهیم خلیل اللہ کی دعا ۔ کہ واذ قال ابراهیم رب جعل هذا بلد آمنا و رزق اهلل من اثمرات ۔ اور اس وادی غیر ذی زرع کو پھلوں کا رزق ملتا ہے ۔

مکہ معظمہ میں نئی وادیاں جدید طرز پر تعمیر ہو رہی ہیں ۔ کشادہ سڑکیں تارکول بچھی ہوئی خوبصورت ہوادار چہار منزلہ عمارتیں صحن میں باغیچے اور نل سے آراستہ لاہور کے گلبرگ اور سمن آباد کی طرح ۔

عرب میں صرف دو سواریاں ہی ملتی ہیں ۔ اول کار اور دوسری حمار ۔ کار ہر گھر کے سامنے موجود تیز خرام اور خاموش ۔ یہاں کا حمار فربہ اور تیز رفتار ہے ۔ لیکن اونٹ کی سواری تقریباً ختم ہو چکی ہے ۔ شہر میں تو نہیں اونٹ دیکھا نہیں گیا ۔ البتہ بیرونی وادیوں میں کہیں نہیں ریگستان کی اس پارینہ سواری کے قدموں کے نشانات مل جاتے ہیں ۔

یہاں سنیما کی تفریح بھی نہیں ہے اور منشیات کی لعنت بھی نہیں ۔ البتہ حقہ نہیں نہیں نظر آ جاتا ہے حقہ کی شکل واحد شاہی ہے پتر بھوج کی لمبی نے اور اسے ٹھنڈا رکھنے کے لئے رنگین کپڑے کا غلاف نپٹا ہوا ۔ تمبا کو کی دو ہی قسمیں ہیں ۔ سوکھے پتے اور شیرہ دا ۔ ولائیتی سگریٹ عام ہے اور ارزاں بھی ہے ۔

Marfat.com

شفا خانے بجلی گھر چھاپہ خانے اور دوا خانے بھی موجود ہیں ۔ مکہ معظمہ کی آبادی تقریباً آٹھ لاکھ ہے ۔

یہاں صبح ناشتہ ہوتا ہے اور ظہر کی نماز کے بعد کھانا ۔ عصر تک قیلولہ ۔ گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت سموم چلتی ہے اس لئے تمام عرب میں یہ وقت آرام کا ہوتا ہے ۔ پانی عام طور پر قیمتاً ہی ملتا ہے ۔ عین زبیدہ مکہ معظمہ کے ہر محلہ سے گذرتی ہے ۔ سقے پانی بھرتے اور بیچتے ہیں ۔ حج کے موسم میں ایک ریال میں ایک ٹین بکتا ہے ۔ لیکن بعد میں ارزاں ہو کر چار قرش تک پہنچ جاتا ہے ۔

مکہ مکرمہ اور پاکستان کے وقت میں پونے تین گھنٹہ کا فرق ہے ۔ سوا آٹھ بجے شام کی خبریں یہاں گیارہ بجے بعد از عصر سنی جا سکتی ہیں ۔

نماز کے اوقات صبح نو بجے ظہر ساڑھے پانچ بجے عصر نو بجے مغرب بارہ بجے اور عشا ڈیڑھ بجے شب یہاں قمری مہینے رائج ہیں ۔ اس لئے ہر شام بارہ بجتے ہیں اور تاریخ بدل جاتی ہے ۔ مکہ مکرمہ کے مشہور بازاروں کے نام شامیہ ۔ جیاد ۔ حارۃ الباب ۔ شبکیہ ۔ مسطی ۔ سوق الیل وغیرہ ہیں ۔

Marfat.com

مجموعی طور پر پاکستانی زائر کو اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ سعودی حکومت پاکستانی سفارت خانہ کو وقیع سمجھتی ہے۔ کسی پاکستانی زائر کی کوئی شکایت پہنچے۔ تو سعودی حکومت شکایت رفع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس مرتبہ پاکستانی حجاج کو کرنسی پاونڈ میں دی گئی تھی۔ عرب میں پونڈ کی قیمت اوسطاً پندرہ ریال رہی اور حج نوٹ کی قیمت ۱۰۸ ریال تک لیکن پاکستانی سو روپے کے نوٹ کی قیمت ۷۰ ریال رہی۔ کاش حکومت پاکستان مال بردار جہاز خرید سکے۔ اس طرح سامان کی درآمد برآمد شروع ہو جائے۔ اور پاکستانی کرنسی کی قیمت معمول پر آ جائے۔

خانۂ کعبہ

خانۂ کعبہ کے جلال و جبروت کے متعلق عرض کر چکا ہوں۔ اسے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نے تمام دنیا کا وسط اور اسلام کا مرکز قرار دیا۔ یہی روز ازل سے منبع انوار الٰہی ہے اور ابد تک عرفان و تجلیات کا مرکز رہے گا۔ پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے بھی اسے ہی قبلہ تجویز کیا گیا۔

Marfat.com

کعبہ کی بنیاد کے متعلق روایت ہے - کہ جب پانی ہی پانی تھا - ہنوز زمین کی تخلیق نہیں ہوئی تھی ایک جگہ پانی میں گرداب پیدا ہؤا - گرداب میں کثافت پیدا ہوئی - اسی کثافت سے مٹی خمیر کا اٹھایا گیا - پہلے کیچڑ تھا - اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا نے رطوبت خشک کر دی اس طرح زمین کی تخلیق ہوئی - پھر اسی جگہ فرشتوں نے خانۂ کعبہ کی بنیاد تحت الثریٰ پر استوار کی -

خانۂ کعبہ مستیطل شکل کا ایک کمرہ ہے جو ۴۵ فٹ اونچا ۴۴ فٹ شمالاً جنوباً اور ۳۳ فٹ شرقاً غرباً ہے اور مکہ معظمہ کے مضافات کے مٹیالے رنگ کے پتھروں سے بنا ہؤا ہے پتھروں کو جوڑنے کے لئے سفید سیمنٹ استعمال کیا گیا ہے مشرقی دیوار کے جنوبی کونے میں ایک منقش دروازہ ہے جس پر سنہری دھات سے آیات شریفہ کنندہ ہیں - دروازہ سطح زمین سے سات فٹ بلند ہے - ۸ ھجری فتح مکہ کے دن حضور نے آقائے نامدار بیت اللہ شریف میں اسی دروازہ سے داخل ہوئے تھے حضرت بلال رضؓ کی روایت ہے - کہ آنحضورؐ نے پہلے اسے بتوں سے پاک کیا تصاویر جو دیواروں پر منقش تھیں ان کو مٹایا - پھر نفل ادا کئے - کعبہ کے کلید بردار عثمان بن طلحہ بھی ہمراہ تھے - اب اندونی دیواریں خوبصورت خط میں قرآنی آیات سے مزین ہیں - جو مختلف سلاطین نے لکھوائیں - اندر سرخ حریر کے پردے

87306

Marfat.com

لٹکے ہوئے ہیں ۔ جن پر کلام الٰہی کی آیات لکھی ہوئی ہیں ۔ کمرہ کے درمیان خوشبودار عود کی لکڑی کے تین ستون ایستادہ ہیں ۔ اندرونی طرف شمال مشرقی کونہ میں زینہ ہے ۔ اور چھت کے ساتھ مختلف قسم کی قندیلیں آویزاں ہیں ۔ مشرقی رکن میں چار فٹ بلند حجر اسود پیوست ہے جس کا رخ باہر کی طرف ہے ۔

بیت اللہ شریف کی جگہ کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اس کی تاریخی اہمیت کا تعین انسانی ادراک سے باہر ہے ۔ تاہم عربی کی قدیم تاریخی کتب میں اس کا ذکر ضرور ملتا ہے ۔ حضرت آدمؑ کی تخلیق سے کئی ہزار برس قبل فرشتوں نے اسے تعمیر کیا ۔ یہ بھی روایت ہے کہ فرشتوں کی پیدائش سے پیشتر حق سبحانہ تعالیٰ کے امر ''کن'' سے اس کی تعمیر ہوئی ۔ جب آثار محو ہو گئے ۔ تو حضرت آدمؑ نے جناب جبریل امین کی نشاندھی پر بیت المعمور کے نیچے اس کی بنیاد استوار کی ۔ علامہ ارزقی مولف تاریخ مکہ رقمطراز ہیں ۔ کہ جب حضرت آدمؑ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو بارگاہ الٰہی میں دعا کی ۔ کہ اے مالک ارض و سما مجھے اسی جنت میں پھر بھیج دے ۔ جس میں سے نکالا گیا ہوں ۔ نیز میری اولاد کو بھی ۔ جو کعبہ کا حج کرے اور تجھ سے بخشش طلب کرے ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی ۔ سیدنا ابراہیمؑ کی روایت ہے ۔

Marfat.com

که خالق دو جہان نے فرمایا اے آدمؑ تجھے اور تیری نسل کے جو لوگ اس گھر کا طواف کریں گے ان کے تمام گناہ بھی معاف کردونگا پھر ۔ حضرت آدمؑ کی تعمیر کے آثار طوفان نوحؑ میں اٹھا لئے گئے ۔ خود قرآن کریم نے فرمایا ۔ ان اول بیت وضع للناس الذی ببکۃ مبارکاً و ھدی اللعالمین ۔

اس کے بعد سیدنا ابراھیمؑ نے حضرت جبرئیلؑ کے نشانات پر اسے تعمیر کیا انہوں نے نو گز اونچی تیس گز لمبی اور ۲۳ گز چوڑی دیواریں اٹھائیں ۔ لیکن چھت نہیں ڈالی ۔ اس وقت خانہ کعبہ کے دو دروازے بنائے گئے ایک مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی طرف تھا ۔ اندرونی حصہ میں دائیں جانب گڑھا بنایا گیا ۔ جس میں نذرانے رکھے جاتے ۔ اس کے بعد قوم عمالقہ نے اسے تعمیر کیا ۔ پھر بنو جرھم اور قصی بن کلاب نے بھی بنایا ۔ حضور سرورؐ کائنات کے پانچویں پشت کے دادا نے بھی کعبہ کی تعمیر کی بعد ازاں سرکارؐ دو عالم کے زمانہ میں بھی اس کی تعمیر ہوئی ۔ جس میں آنحضرت ﷺ نے بھی شرکت فرمائی ۔ اور حضور کی دانشمندی سے ایک بڑی جنگ رک گئی ۔ ورنہ حجر اسود کو پیوست کرنے کے لئے قریش کی تلواریں نیام سے نکل آئی تھیں ۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے ۔ کہ ایک سیلاب کی وجہ سے کعبہ کی دیواریں پھٹ گئی تھیں ۔ مکہ معظمہ کے لوگوں نے مل جل کر اس

Marfat.com

عمارت کو از سر نو تیار کر لیا ۔ مگر سنگ اسود پیوست کرنے کا وقت آیا ۔ تو آپس میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ۔ ہر قبیلہ یہی چاہتا تھا کہ یہ سعادت ہمیں نصیب ہو ۔ کئی دن کی کشکمش کے بعد ابوامیہ بن مغیرہ نے جو قریش میں سب سے معمر اور بزرگ آدمی تھا ۔ یہ رائے دی کہ کیوں نہ کسی کو حکم مان لیا جائے اور اس کے فیصلہ پر عمل کیا جائے تمام لوگوں نے ابوامیہ کی رائے کو تسلیم کر لیا ۔ اور قرار پایا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے حرم میں داخل ہو وہی حکم ہو گا ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ملاحظ فرمائیے۔ کہ طلوع سحر کے وقت سب سے پہلے کملی ؐ والے آقا کعبہ میں داخل ہوئے ۔ جب قریش نے آپ کو دیکھا تو ھذاالامین رضیناہ ۔ امین آ گئے ہم ان کے فیصلے پر رضا مند ہیں ۔ کہ نعرے بلند ہوئے ۔ مدبر ؐ کامل سرکار ؐ دو عالم حضور رحمتہ ؐ اللعالمین نے اپنی فراست اور معاملہ فہمی سے ایسی تدبیر کی کہ سب خوش ہو گئے آپ نے اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اس پر سنگ اسود اپنے ہاتھ سے رکھ دیا ۔ پھر ہر قبیلے کے سردار کو فرمایا کہ چادر اٹھائیں ۔ اور خود حجر اسود اٹھا کر خانۂ کعبہ کی دیوار میں رکھ دیا ۔ اور اس طرح ایک خونریز جنگ کا آغاز ہی میں خاتمہ ہو گیا ۔

اس تعمیر کے وقت حضرت ابراھیم ؑ کی طرز تعمیر میں کچھ تبدیلی ہو گئی ۔ یعنی حطیم کا حصہ چھوڑ دیا

Marfat.com

گیا - اور چھت بھی بنا دی گئی - اس تعمیر کے وقت جو لکڑی استعمال ہوئی - وہ اس شکستہ جہاز کی تھی - جو رومیوں سے مکہ کی قدیم بندرگاہ شعیبیہ پر خریدا گیا تھا - چنانچہ ایک حدیث ہے کہ خواجہؐ کون و مکان نے مدینہ منورہ میں فرمایا - آئندہ سال اگر زندگی نے وفا کی - تو کعبہ میں ترمیم کر دی جائے گی - یعنی حطیم کی جگہ کو بھی شامل کعبہ کر لیا جائے گا - لیکن سرورؐ کونین کا یہ ارادہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا -

یزید کی فوج نے جب مکہ پر چڑھائی کی اور محصور عبداللہؓ بن زبیرؓ پر منجنیق سے آگ برسائی تو اس آتش باری سے کعبہ کی دیواروں کو بھی نقصان پہنچا اسی اثنا میں یزید فوت ہو گیا - اس کی فوجیں محاصرہ چھوڑ کر چلی گئیں - عبداللہؓ بن زبیرؓ نے کعبہ کو منہدم کر کے از سر نو تعمیر کرایا - اور حطیم کی جگہ بھی آنحضرتؐ کی خواہش کے مطابق کعبہ میں شامل کر لی - عبدالملک بن مردان کے زمانہ میں حجاج بن یوسف نے شکایت کی کہ ابن زبیرؓ نے کعبہ میں تغیر کر دیا ہے - جیسا رسولؐ اللہ کے زمانہ میں تھا اب نہیں چنانچہ عبدالملک کے حکم سے عمارت کو دوبارہ اسی صورت میں تبدیل کر دیا گیا - نیز اندرونی سطح بھی بلند کر دی گئی تاکہ پانی اندر داخل نہ ہو سکے - بعد ازاں ہاروں رشید اور دوسرے شاہان

Marfat.com

اسلام نے کعبہ کو گرانے اور حضرت ابن زبیرؓ کے خطوط پر تعمیر کرنے کی کوشش کی ۔ تو حضرت امام مالکؓ نے سخت مخالفت کی اور کہا کہ کعبہ کی تعمیر شاہوں کا کھیل نہیں بننا چاہئے ۔ ۱۰۳۱ ہجری میں سلطان احمد نے چھت تبدیل کی اور دیواروں کو مرمت کرایا ۔ ۱۰۴۰ ہجری میں سیلاب کی وجہ سے کعبہ میں پانی داخل ہو گیا ۔ تو دیواریں شکستہ ہو گئیں ۔ سلطان مراد نے اسے از سر نو تعمیر کرایا ۔ سلاطین عثمانیہ بھی وقتاً فوقتاً اس کی مرمت کراتے رہے ۱۳۶۷ ہجری میں سلطان ابن سعود نے دروازہ کی چوکھٹ نئی بنوائی ۔ ۱۳۷۷ ہجری میں شاہ سعود نے از سر نو چھت ڈلوائی ۔ علامہ ارزقی کے قول کے مطابق بیت اللہ شریف کی تعمیر اب تک گیارہ مرتبہ ہو چکی ھے ۔ ۱ حضرت آدمؑ ۔ ۲ حضرت شیثؑ علیہ السلام ۔ ۳ سیدنا ابراھیمؑ ۴ قوم عمالقہ ۔ ۵ بنو جرھم ۔ ۶ قصی بن کلاب ۔ ۷ قریش جن میں حضور سرورؑ کونین نے بھی بعمر ۳۵ برس شرکت فرمائی ۔ ۸ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ۔ ۹ حجاج بن یوسف ۔ ۱۰ سلطان احمد ۔ ۱۱ سلطان مراد اور یہی تعمیر سب سے آخری ھے ۔ اس کے بعد مرمت ضرور ھوتی رھی ۔ لیکن تعمیر نہیں ھوئی ۔

خانۂ کعبہ کے تقدس و تاریخ سے کوئی مسلمان ناواقف نہیں ۔ زیارت بیت اللہ مسلمان کے ایمان کا رکن

Marfat.com

ہے - اس کی عظمت و بزرگی پر لیل و نہار کی کوئی گردش اثر انداز نہ ہو سکی - اور تا حشر اس چراغ مقدس کو کوئی آندھی نہ بجھا سکے گی - لیکن جس طرح دنیا مختلف انقلابات اور تغیرات کے مراحل طے کرتی رہی اسیطرح دنیا کے بتکدوں میں یہ خدا کا گھر بھی حوادث زمانہ اور تعمیر و تخریب کی منازل طے کرتا رہا - کئی مرتبہ اسے آگ لگی اور کئی دفعہ سیلاب کی زد میں آیا کبھی ابرھہ نے اسے مسمار کرنے کی کوشش کی - تو کبھی مسلمانوں کے ھاتھوں ھی اس پر منجنیق سے آگ برسائی گئی لیکن کعبہ ھر بار بہتر سے بہتر تعمیر کا پیرھن زیب تن کر کے از سر نو استوار ھوتا رہا -

ھزار آندھیاں اُٹھیں اُنہیں بجھانے کو -
حریم کعبہ کے پھر بھی چراغ جلتے ھیں -

مسجد الحرام

یہ دنیا کی بہت بڑی مسجد ہے اپنی چار دیواری میں محددو مستطیل شکل میں واقعہ ہے صحن کھلا چاروں طرف پتھر کے ستونوں پر تین گبند نما چھتیں اور برآمدے ھیں - جو مرمر اور خشت و چونہ کے بنے ھوئے ھیں - کل ستون ۳۱۱ ھیں - پتھر کے ۲۴۴ ھیں - چوبیس دروازے ھیں - صحن کے درمیان خانۂ کعبہ ہے - مشہور

Marfat.com

باب یہ ہیں ۔ باب السلام ۔ باب نبی ؐ ۔ باب علی رضؓ ۔ باب صفا ۔ باب جیاد ۔ باب ام ہانی رضؓ ۔ باب دداع ۔ باب ابراہیمؑ ۔ اور باب عتیق ۔ حضورؐ سرور کائنات کا فرمان ہے اس مسجد میں ایک نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ہے ۔

باب السلام

۸ ہجری میں فتح مکہ کے دن حضورؐ آقائے نامدار نے اسی دروازہ میں کھڑے ہو کر اہل مکہ سے خطاب فرمایا ۔ حمد و ثنا کے بعد کہا اے لوگو تم میرے برادر ہو ۔ جس طرح میرے ایک بھائی حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا تھا ۔ اسیطرح آج میں تمہیں معاف کرتا ہوں ۔ لا تثریب علیکم الیوم آج تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا ۔

باب ابراہیمؑ

تعمیر کعبہ کے وقت سیدنا ابراہیمؑ نے اس جگہ قیام فرمایا ۔ اور زیارت کرنے والوں کے لئے یہی راستہ تجویز کیا ۔

باب ام ہانی رضؓ

اس جگہ حضرت علی رضؓ کی ہمشیرہ ام ہانی رضؓ کا مکان تھا ۔ حضور سرکارؐ دو عالم اسی مکان کے ایک کمرہ میں

Marfat.com

آرام فرما تھے ۔ کہ معراج کا بلاوا آیا ۔ توسیع حرم کے وقت مکان کو داخل حرم کر لیا گیا ۔ اس کمرہ کی یادگار جہاں سے صاحب معراج عرش پر تشریف لے گئے ۔ ایک چبوترہ بنا دیا گیا ہے ۔

مسجد الحرام کی عمارت کو سب سے پہلے ۱۷ ھجری میں ترتیب دیا گیا ۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں اسکی تعمیر ہوتی رہی ۔ لیکن موجودہ تعمیر شاہ سلیم الثانی نے ۹۷۹ھ میں شروع کی اسکی موت کے بعد سلطان مراد نے اسکی تکمیل کی ۔ اب مسجد احرام کی بیرونی جانب حکومت سعودیہ کے زیر اھتمام نئی عمارت زیر تعمیر ہے ۔ صفا مروہ کے مقام پر مشرق کی طرف پتھر اور سیمنٹ کی مضبوط دو منزلہ عمارت بن چکی ہے ۔ تھوڑا سا کام یعنی بیرونی سطح پر مسطح پتھروں کا جڑاؤ باقی ہے ۔ جو لوہے کی سلاخوں سے نصب کئے جائیں گے ۔ باب صفا سے باب ام ھانی رض تک سہ منزلہ عمارت زیر تکمیل ہے ۔ زر کثیر صرف ھو رہا ہے ۔ حکومت کا منصوبہ یہ ہے ۔ کہ چاروں طرف نئی عمارت بنائی جائے ۔ اور اندرونی مسجد کو شہید کر دیا جائے ۔ اسطرح حرم پاک میں کافی توسیع ھو جائیگی ۔ نیز اسے ایر کنڈیشنڈ بنایا جائیگا ۔ زمزم کے چشمہ پر ٹیوب ویل لگا کر ریفریجریٹر کے ذریعہ پانی ٹھنڈا کیا جائیگا ۔ حرم پاک کے بیرونی مکانات حکومت نے مالکان کو معاوضہ دیکر خرید لئے ھیں ۔

Marfat.com

مکانات دو طرف سے رائے جا چکے ھیں۔ باقی بوقت ضرورت گرا دئے جائیں گے۔ جن لوگوں کے مکانات حدود حرم میں آئے ھیں۔ ان کو معقول معاوضہ دیا گیا ھے ایک بنک کی عمارت جب زیر آمد کی گئی۔ تو اسے دس لاکھ ریال دئیے گئے علیٰ ھذالقیاس۔

مسجد الحرام سے تمام مصلے اٹھا دئیے گئے ھیں۔ صرف شافعی مصلیٰ باقی ھے باب کعبہ کے قریب معجن کے مقام پر امام کھڑا ھوتا ھے اسجگه بوقت نماز آلهٔ جہیرالصوت رکھ دیا جاتا ھے۔ معلم اپنے اپنے حلقه میں الگ الگ مصلے قائم کئے ھوئے ھیں۔ نماز اور جمعه کے اوقات میں دریاں اور بورئیے بچھا دئیے جاتے ھیں۔ یہاں پہنچکر شاھان وقت بھی سر جھکانے کو سعادت سمجھتے ھیں۔ اور اس دراقدس کی خاک پر جبیں سائی کو حاصل زندگی خیال کرتے ھیں۔ یہاں گورے کالے سرخ و زرد انسانوں میں کوئی تمیز نہیں۔ صدیق رضؓ و بلال رضؓ ایک ھی صف میں کھڑے دکھائی دیتے ھیں۔ ایک ترک سرخ و سفید رنگ چوڑا چکلا سینه بھاری بھر کم جسم احرام پہنے کھڑا ھے تو اس کے شانه به شانه ایک حبشی سیاہ فام دبلا پتلا چھ فٹ قد صف بسته قبله کی طرف منه کئے محو نماز ھے۔ کوئی ایک دوسرے سے واقف نہیں۔ لیکن ایک اسلامی اخوت کا رشته ھے جو سب کو ایک تار میں پروئے ھوئے ھے۔ یہاں دنیائے جہان کے باشندے یکجا ھوتے ھیں۔ ایک دوسرے کی زبان

Marfat.com

نہیں سمجھتا۔ لیکن نماز کی زبان سب سمجھ رہے ہیں۔ امام کے احکام پر تمام عمل پیرا ہیں۔ وہ لوگ جو پاکستان میں نماز اپنی زبان میں ادا کرنے کی سیاسی تحریک چلا رہے ہیں۔ ان کیلئے لمحہ فکریہ ہے اگر نماز مختلف زبانوں میں ادا ہونے لگے۔ تو مرکز اسلام میں کسقدر انتشار و تفریق پیدا ہو جائے۔ کاش اس تحریک کے داعی ذرا وسیع نظر سے اس مسلہٴ پر غور کریں۔ اسی مقام پر محسوس ہوتا ہے۔ کہ اسلام کسی خاص طبقہ یا خطہ کا مذہب نہیں۔ بلکہ عالمگیر پیغام اور ایک آفاق گیر تحریک ہے۔

اسی ہمہ گیر اور احیائے دین کی تحریک کے ماتحت حج کے دن تمام دنیا کے مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر بین الا قوامی فضاؤں کو نہ صرف متاثر کر سکتے ہیں۔ بلکہ انکی یہی حیات تو خود اسلام کیلئے بھی نشاۃ ثانیہ ثابت ہو سکتی ہے۔

حجر اسود

اس کے متعلق روایت ہے۔ کہ حضرت جبرئیلؑ امین اسے جنت سے لائے تھے۔ مختلف اوقات میں یہ خانہٴ خدا میں پیوست رہا۔ جب سیدنا ابراہیمؑ خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ تو حضرت روح الامین اسے جبل ابی قبیس سے اٹھا لائے۔ اور خلیلؑ اللہ نے اسے دیوار کعبہ میں موجودہ جگہ پر پیوست کر دیا۔ بعد ازاں معمارؑ کون و مکاں حضور

Marfat.com

سرور ؑ کونین نے اسے اپنے مبارک ھاتھوں سے خانہ کعبہ میں موجودہ جگہ پر نصب فرمایا۔ رسول اکرم ؐ کے فرمان کے مطابق ازل میں رب العزت نے تمام روحوں سے اپنے رب ہونے کا اقرار لیا۔ اور اس پتھر میں محفوظ کر دیا۔ قیامت کے دن اس پتھر کو طاقت گویائی اور قوت بصارت عطا ھو گی۔ یہ اللہ کے دربار میں شہادت دے گا۔ کہ فلاں فلاں شخص نے طواف کعبہ کے وقت مجھے بوسہ دیا تھا۔ ترمذی کی حدیث ھے۔ کہ ھبوط کے وقت اسکا رنگ نورانی اور سفید تھا۔ اب مرور ایام سے سیاہ ھو چکا ھے۔ ایک حادثہ میں جب اسکے ٹکڑے ھو گئے۔ تو حاکم وقت نے اسے چاندی میں منڈھا دیا اسکا قطر ایک فٹ ھے پیالہ نما گھری جگہ پر نصب ھے۔ یہ بھی روایت ھے۔ کہ دوران طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا اللہ تعالیٰ کی ذات با برکات سے مصافحہ کرنا ھے۔ خلیفہ ثانی جناب عمر فاروق رض نے فرمایا۔ اے حجر اسود تو صرف پتھر ھے چونکہ میرے آقا و مولا محبوب ؐ خدا سرور عالم ؐ نے تجھے بوسہ دیا اس لئے میں بھی تجھے چومتا ھوں۔ اسکے بعد دیر تک روتے رھے اسکی فضیلت کے متعلق رسول اکرم ؐ نے فرمایا۔ جو شخص اس کے قریب کھڑے ھو کر دعا کرے اسکی دعا اللہ تعالیٰ قبول کر لیتے ھیں۔

Marfat.com

مطاف

طواف کرنے کی جگہ خانہ کعبہ کے ارد گرد دائرہ نما سنگ مرمر کا فرش لگا ہوا ہے اسکی بیرونی جانب سنگ موسیٰ کا حاشیہ بنا ہوا ہے۔ اور یہی وہ سر زمین پاک ہے جہاں حضرت آدمؑ سے لیکر حضور خواجہؐ دو جہان تک تمام انبیاؑ علیهم اسلام کے مبارک قدم محو طواف رہے۔ اور ہادیٔ اکبرؐ کے فرمان کے مطابق یہاں حشر تک طواف جاری رہے گا۔

میزاب رحمت

خانۂ کعبہ کی چھت کا پانی نکلنے کے لئے سنہری پرنالہ لگایا گیا ہے۔ سب سے پہلے قریش نے کعبہ پر چھت بنائی۔ تو پانی کے لئے میزاب بھی بنایا۔ یہ حطیم کی طرف ہے اسکے نیچے فرش پر سبز پتھر لگا ہوا ہے۔ روایت یہ ہے کہ اس جگہ حضرت اسماعیلؑ کا مزار مبارک ہے۔ سات بالشت کے فاصلہ پر ایک بیضوی سبز پتھر فرش پر لگا ہوا ہے۔ اسجگہ حضرت ہاجرہؑ کی قبر ہے۔ شاہان وقت اپنے اپنے وقت میں سونے اور چاندی کے میزاب لگواتے رہے۔ سب سے آخری میزاب ۱۲۷۶ھ میں سلطان عبدالحمید ترکی نے ہدیة لگوایا۔ یہ خالص سونے کا ہے۔

Marfat.com

ملتزم

حجر اسود اور باب کعبہ کا درمیانی حصہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ملتزم کی دعا رد نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ضرور اسے شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ حضرت آدمؑ نے جب اس جگہ بخشش کیلئے دعا کی۔ تو حکم ہوا۔ کہ تیری نسل سے جو بھی یہاں آ کر دعا کرے گا۔ اس کی دعا قبول ہو گی۔

حطیم

حجر اسماعیلؑ سے خانہ کعبہ کی دیوار تک نیم دائرہ کی صورت میں درمیانی جگہ جو دراصل بیت اللہ شریف کا اندرونی حصہ ہے۔ آنحضرتؐ نے جناب عائیشہ صدیقہؓ سے فرمایا حطیم میں اور خانہ کعبہ کے اندر دعا کرنا نماز پڑھنا یکساں ہے۔ حجر اسماعیلؑ اس منڈیر کا نام ہے جو حطیم کے گرد بنی ہوئی ہے۔

معجن

باب کعبہ کے داھنی جانب مطاف کی سطح پر مربعہ شکل کا سیاہ پتھر لگا ہوا ہے جب نماز فرض ہوئی۔ تو جبرئیلؑ امین نے مصلحؑ اعظم حضور سرور عالمؐ کو اسی جگہ نماز کی ترتیب سمجھائی۔ معجن کے معنی گوندھنے کی

Marfat.com

جگہ۔ روایت ہے کہ سیدنا ابراھیمؑ نے کعبہ کی تعمیر کے وقت اس جگہ گارا گوندھا تھا۔ آجکل فجر مغرب اور عشا کے وقت امام اسی جگہ کھڑا ہوتا۔ جمعہ اور ظہر کی نماز کے وقت امام دھوپ سے بچنے کیلئے زمزم کی اوٹ میں کھڑا ہو کر فرائض امامت ادا کرتا ہے۔

شاذروان

یہ فارسی لفظ ہے۔ خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ تین طرف پشتہ بنا ہوا ہے۔ تاکہ کعبہ کی دیواروں کو پانی کی وجہ سے نقصان نہ پہنچے۔ اسکی ساخت بھی پتھر کی ہے۔ سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اسے تعمیر کرایا۔ چونکہ ابن زبیرؓ نے تعمیر کعبہ کیلئے کچھ معمار فارس سے بھی منگائے تھے۔ اسلئے اسکا فارسی نام ھی رائج ہو گیا۔ اب اس میں غلاف باندھنے کیلئے حلقے بھی لگائے گئے ہیں۔

باب کعبہ

کعبہ کا دروازہ سب سے پہلے یمن کے بادشاہ نے بنوایا تھا۔ تالہ لگایا۔ اور چابی کلید برداروں کے حوالہ کر دی۔ پھر حضرت ابن زبیرؓ نے تعمیر کے وقت لکڑی کا دروازہ بنوایا۔ ہارون رشید کے وقت دروازہ کی چوکھٹ اور تختوں پر سونے کا خول چڑھایا گیا۔ جس کی میخیں بھی سونے کی تھیں۔ بعد میں نئی تغیرات ہوئے۔ لیکن دروازہ ہنوز طلائی کام سے مزین ہے۔

Marfat.com

رکن یمانی

کعبہ کی عمارت کا جنوب مغربی کونہ رکن یمانی کہلاتا ہے۔ دوران طواف میں اسے چھونا سنت ہے حجر اسود والا جنوب مشرق کونہ اور رکن یمانی والا حصہ ہنوز انہی بنیادوں پر قائم ہے۔ جو سیدنا خلیل اللہؑ نے استوار کی تھیں۔

غلاف کعبہ

غلاف کا رواج بھی قدیمی ہے۔ سب سے پہلے شاہ حمیر اسد نے کعبہ پر چمڑے کا غلاف چڑھایا تھا۔ پھر قریش نے حریر کا غلاف بنوایا۔ سرکار دو عالمؐ نے اپنے زمانہ میں یمنی چادر کا غلاف پہنایا خلفائے راشدینؓ بھی حسب قاعدہ یمنی چادر کے غلاف بنواتے رہے۔ امیر معاویہؓ جناب ابن زبیرؓ اور مروان نے دیباج کا غلاف چڑھایا۔ ۱۶۰ھ میں شاہ وقت مہدی عباس جب حج کیلئے آیا۔ تو دیکھا کہ کعبہ غلافوں کی کثرت سے اٹا پڑا ہے۔ اس نے تمام پرانے غلاف اترو دئیے صرف ایک غلاف باقی رہنے دیا۔ وہی رسم اب تک جاری ہے۔ ہر سال نیا غلاف چڑھایا جاتا ہے ۸۱۹ھ میں باب کعبہ پر سفید حریر کا پردہ جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا چڑھایا گیا۔ محمد علی پاشا کے عہد حکومت میں مصر نے ہر سال غلاف بھیجنے کی خدمت اپنے ذمہ لی۔ جو آجتک جاری

Marfat.com

ہے۔ لیکن اس زمانہ میں غلاف بڑی شان و شوکت سے مکہ معظمہ لایا جاتا تھا۔ جس کے جلوس میں بڑے بڑے علما اور امرأ شریک ہوتے۔ یہ لوگ محمل کے جلو میں قدم قدم چلتے جس پر غلاف لاد کر لایا جاتا تھا۔ اندرون کعبہ کی دیواروں پر سب سے پہلے حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی والدہ نے غلاف چڑھایا تھا شاھان آل عثمان بھی کعبہ کے اندرونی غلاف اور حرم نبویؐ کیلئے سبز حریر کا غلاف بھیجتے رہے۔ اور آجکل کا اندرونی غلاف فرقہ بوھرہ کی طرف سے ملک عبدالعزیز کو تحفۃ آیا تھا۔ پہلی عالمگیر جنگ ۱۳۳۳ھ میں شریف مکہ حسین ابن علی نے آستانہ سے غلاف بنوا کر بھیجا۔ لیکن جب معلوم ھوا۔ کہ جنگ کی وجہ سے راستہ مسدود نہیں ہے۔ اور مصر نے حسب قاعدہ غلاف بنوا کر بھیج دیا ہے تو آستانہ والا غلاف مدینہ منورہ میں محفوظ رکھ لیا۔ پھر ۱۳۴۱ھ میں حکومت مصر سے درخواست کی۔ کہ اس دفعہ غلاف نہ بھیجا جائے اور آستانہ والا غلاف چڑھا دیا۔ اسی طرح ۱۳۴۲ھ میں نیلان کا بنا ھوا غلاف پہنایا گیا۔ ۱۳۴۵ھ حکومت سعودیہ اور مصر میں کچھ اختلاف رونما ھوا۔ تو مصری حکومت نے صرف ایک ماہ پیشتر اطلاع دی۔ کہ اس سال غلاف نہیں آ سکے گا۔ سعودی حکومت نے زر کثیر صرف کرکے مقررہ وقت تک نیا غلاف بنوا لیا ۱۳۵۶ھ میں سعودی حکومت اور سلطنت

Marfat.com

مصر کے اختلافات ختم ہو گئے۔ اس وقت سے پھر حکومت مصر ہی ہر سال نیا غلاف بنا کر بھیجتی ہے اور پرانے غلاف کے ٹکڑے بطور تبرک لوگ خرید کر لے جاتے ہیں۔ آپکو یہ سنکر تعجب ہو گا۔ کہ اب یورپ سے مصنوعی غلاف بھی بنکر آتا ہے۔ جس کے ٹکڑے حرم پاک کے باہر فروخت ہوتے ہیں۔ مقام عبرت ہے کہ عرب کی تمام متبرک اشیا مثلاً تسبیح رومال مصلے سرمہ بھی یورپ سے ہی آتے ہیں۔ صرف زمزم اور کھجور ہی عرب کی پیداوار ہے۔

زمزم

کعبہ کے مشرق میں مطاف کے قریب قدرتی چشمہ ہے جس پر گنبد نما عمارت بنی ہوئی ہے یہ حضرت اسماعیلؑ زبیح اللہ کی ایڑیوں کی رگڑ سے معرض وجود میں آیا تھا۔ اسی جگہ بنی جرہم نے جناب ہاجرہؑ کے پاس قیام یا۔ بعد میں ہزار ہا سال تک معدم رہا۔ جناب عبدالمطلب نے مخبر صادقؐ سرکار دو عالمؐ حضرت محمد مصطفیٰ صل اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت سے کچھ عرصہ قبل خواب میں اشارہ پا کر اسے دوبارہ جاری کیا۔ آقائےؐ نامدار نے فرمایا۔ کہ یہ روئے زمین پر سب سے بہتر پانی ہے۔ اس میں کلوریم گندھک اور پوٹا شیم کے اجزا ملتے ہیں۔ روحانی اور جسمانی امراض کیلئے شفا بخش ہے اس پانی میں اسقدر غذائیت اور

Marfat.com

قدرتی مقویات کی آمیزش ہے۔ کہ چالیس دن تک بغیر کچھ کھائے اس پانی کے سہارے انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ روایت ہے کہ جب جناب اسماعیلؑ کی ایڑیوں کی رگڑ سے سوتا پھوٹا۔ تو جناب ھاجرہؑ نے چشمہ کے گرد ریت کی مینڈھ بنا دی اور پانی سے خطاب کر کے فرمایا۔ زم زم (ٹھہر ٹھہر) حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ اگر جناب ھاجرہؑ اسے ٹھہر ٹھہر نہ کہتیں۔ تو رحمت آلہی اسقدر جوش میں تھی۔ کہ یہ پانی تمام دنیا میں پھیل جاتا۔

مقام ابراھیمؑ

یہ وہ جگہ ہے جس کی طرف قرآن پاک نے اشارہ کیا ہے کہ وتحذو من مقام ابراھیمؑ مصلیٰ۔ جو کعبہ کی دیوار سے تقریباً ۲۷ فٹ دور اور زمزم کی شمالی جانب ۲ گز کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ ۱۰۴۰ھ میں سلطان سلیم نے اس پر چھتری نما چھت بنوائی تھی۔ ارد گرد پیتل کی جالی لگی ہوئی ہے مشرقی جانب چھوٹا سا برآمدہ ہے اس عمارت کے اندر دو بالشت مربعہ پتھر جو سونے اور چاندی سے منڈھا ہوا ہے۔ پڑا ہے اوپر کی سطح پر سیدنا ابراھیمؑ کے پاؤں کا نشان ہے۔ اس کے اوپر بھی غلاف پڑا ہؤا ہے۔ روایت یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت یہ پتھر حضرت سیدنا ابراھیمؑ کو مچان کا کام دیتا تھا۔ اور بعض علما کا

Marfat.com

خیال ہے۔ کہ جب حضرت ابراھیمؑ نے حج کے متعلق اذان کہی تو اسی پتھر پر کھڑے ہوئے تھے۔ یہ پاؤں کے نشان اسوقت لگے تھے۔ یہ تقریباً ساڑھے چار ہزار برس کا واقعہ ہے۔ گردش ایام اور حادثات زمانہ کی وجہ سے یہ پتھر کئی جگھوں سے کھوکھلا ہو گیا تھا۔ شاھان اسلام نے اسکی حفاظت کا انتظام کیا۔ پہلے تو اسپر سونے اور چاندی کے پترے بنوا کر چڑھائے گئے بعد ازاں ایک تابوت میں بند کر دیا۔ بعض مورخین نے لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ جناب عبدالمطلب حضور سرورؐ کائنات کو انگلی لگائے طواف کر رہے تھے۔ تو قبیلہ بنی مولج کے ایک سردار نے کہا۔ اس بچے کی حفاظت کرو اس کے نقوش پا جناب ابراھیمؑ کے پاؤں کے نشان سے مشابہ ھیں۔

باب بنی شیب

یہ ایک خوبصورت دروازہ مقام ابراھیمؑ کے قریب اور مطاف کے کونے پر واقع ہے۔ اسی دروازہ سے آنحضرتؐ مطاف میں داخل ہؤا کرتے تھے۔ یہ مسجد الحرام کا قدیمی دروازہ ہے مسجد الحرام کی توسیع کر دی گئی۔ لیکن یہ دروازہ قائم رہا۔ اس پر آیات قرآنی بھی لکھی ہوئی ھیں۔ اور نقش ونگار بھی بنے ہوئے ھیں۔

Marfat.com

راستے

صحن مسجد میں حدود حرم سے لے کر مطاف تک مختلف پختہ راستے سنگ مرمر کے تعمیر کئے گئے ھیں۔ یہ دروازوں تک پہنچتے ھیں۔ صحن کے درمیانی حصہ میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں ڈال دی گئی ھیں۔

کبوتر

خانۂ کعبہ کے کبوتروں کی تاریخ سلطان سلیم الثانی کے زمانہ سے شروع ھوتی ھے۔ سلطان نے کچھ پیغام رساں کبوتر حرم شریف بھیجے تھے۔ یہ انھی کی نسل سے ھیں۔ یہ بھی روایت ھے کہ کعبہ کی چھت پر کبوتر بیٹھتے نہیں۔ لیکن راقم نے دیکھا۔ کبھی کبھی کوئی کبوتر بام حرم پر بیٹھ ھی جاتا ھے جب ایک عرب سے اس کے متعلق استفسار کیا۔ تو اس نے کہا۔ جب کوئی کبوتر بیمار ھو جائے تو حرم پاک کی دیوار پر بیٹھ جاتا ھے۔ اللہ تعالےٰ اسے جلد صحت یاب کر دیتے ھیں۔ زائران حرم ان کیلئے دانہ مہیا کرتے ھیں۔ چشمہ زمزم انکی تشنگی رفع کرنے کیلئے جاری وساری ھے اور یہ ساکنان حرم کعبۂ امن کے گوشوں میں بے خطر رھائیش پذیر ھیں۔ ذکر بھی کرتے ھیں۔ اور جب ٹکڑیوں میں پرواز کرتے ھیں۔ تو انکی پرواز قلب و نگاہ کیلئے سامان حیرت و مسرت فراھم کرتی ھے

Marfat.com

منبر کعبہ

بیت اللہ شریف کے مشرق میں مقام ابراھیمؑ کے شمالی جانب سنگ مرمر کا بنا ھؤا منبر ایستادہ ھے ۔ جس پر پچی کاری کا کام ھؤا ھے ۔ اس کے اجزا آستانہ میں بنے تھے ۔ سلطان سلیم الثانی نے ۹۳۴ ھجری میں بنوایا ۔ سب سے پہلے معاویہ نے پھر ھاروں رشید کے زمانہ میں مصر کے عامل جناب موسیٰ نے ایک لکڑی کا منبر بنوایا تھا ۔ ھادیؑ اکبر حضورؐ رسول مقبول کے زمانہ میں مسجد الحرام میں کوئی منبر نہیں تھا ۔ نہ ھی خلفائے راشدین کے زمانہ میں منبر بنایا گیا ۔ ۱۳۶۷ ھجری میں حکومت سعودیہ نے آستانہ والے منبر پر آلۂ جھیرالصوت لگایا تاکہ خطیب کی آواز حرم پاک میں سنی جا سکے ۔

راقم الحروف نے دیکھا ۔ کہ ۷ ذی الحج کی صبح شاہ سعود اور شاہ فیصل معہ عملہ بحیثیت خادم کعبہ بیت اللہ شریف کے اندرونی حصہ کو غسل دے رھے ھیں ۔ عسکری اور دیگر زعما آب زمزم چشمہ سے بھر بھر کر لا رھے ھیں ۔ اور شاہ حجاز انتہائی عقیدت سے اپنا فرض منبصی ادا کر رھے ھیں ۔ عوام اور حجاج بھی موجود ھیں ۔ لیکن شاہ و گدا میں کوئی تمیز نہیں ۔ بہت سے لوگوں نے غسل کا پانی بطور تبرک پیا ۔ اور ساتھ بھی

Marfat.com

لے گئے - غسل کے بعد پرانا غلاف اُتار دیا جاتا ہے - اور خانۂ کعبہ کو سفید احرام پہنا دیا جاتا ہے - حج کے بعد جب حجاج منیٰ سے واپس پہنچتے ہیں - تو نیا غلاف پہنا دیا جاتا ہے - لیکن شاذروان سے باندھا نہیں جاتا - بلکہ نیچے کے کنارے اوپر اٹھا دئیے جاتے ہیں - تاکہ غلاف انسانی ہاتھ کی دستبرد سے محفوظ رہے - ورنہ حجاج اور پرانے غلاف کے ٹکڑے بیچنے والے تاجر بطور تبرک نئے غلاف پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے نہیں چوکتے -

طواف

بیت اللہ شریف کا مطاف طواف سے کبھی خالی نہیں رہا - خصوصاً ایام حج میں زائر چلچلاتی دھوپ اور گرمی میں دیوانہ وار دوڑتے ہیں - پروانوں کی طرح شمع حقیقت کے ارد گرد طواف کرتے ہیں - ایک طواف کے سات شوط ہوتے ہیں - ہر چکر کی الگ دعا ہے - اس کے بعد واجب نفل ادا کرتے ہیں - زم زم پیتے ہیں - اور پھر محو طواف ہو جاتے ہیں - بعض بزرگوں کا قول ہے کہ آج تک مطاف کبھی طواف سے خالی نہیں پایا گیا - جب کوئی انسان طواف کے لئے مطاف میں نہیں ہوتا تو فرشتے طواف کرتے ہیں - حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں -

Marfat.com

ایک رات کو میں نے دیکھا مطاف میں کوئی انسان موجود نہیں ۔ تو ایک بڑا اژدھا طواف کر رہا تھا ۔ ہو سکتا ہے کہ اژدھا کی تکمیل آرزو کے لئے انسانوں پر اس وقت نیند طاری کر دی گئی ہو ۔ مطاف میں طواف کے وقت مرد عورتیں جوان بچے بوڑھے سبھی یکجا ہوتے ہیں ۔ کسی کو اپنی جداگانہ ہستی کا احساس نہیں رہتا ۔ برہنہ پا اور ننگے سر ہونے کے باوجود ایک محویت طاری ہوتی ہے ۔ ہر فرد دعائیں پڑھتا ہے اور روتا ہے ۔ شاید خانۂ کعبہ کا یہ بھی ایک اعجاز ہے ۔ کہ اس مقدس بارگاہ کے سامنے پہنچ کر انسان طبعاً طواف کرنے اور سر جھکانے پر مجبور ہو جاتا ہے ۔ بہت ممکن ہے حشر کے دن خالق دو جہاں کے سامنے پہنچ کر بھی یہی منظر ہو ۔

صفا مروہ

بیت اللہ کے مشرق میں دو پہاڑیاں تھیں ۔ اب ان پہاڑیوں کی جگہ زینے بنا دیئے گئے ہیں اور درمیانی فاصلہ میں پختہ سڑک تعمیر کر دی گئی ہے سڑک کے اوپر دو منزلہ عمارت بنائی گئی ہے ۔ حجاج یا عمرہ کرنے والے زائر صفا سے شروع ہو کر مروہ تک پہلا چکر ختم کرتے ہیں ۔ اس طرح سات چکر پیدل چل کر پورے کرنے ہوتے ہیں ۔ ہر چکر کی الگ دعا ہے ۔ اس جگہ حضرت ہاجرہؑ پانی کی

Marfat.com

تلاش میں سات مرتبہ دوڑی تھیں ۔ یہ ان کی سنت ہے ۔ جو ادا کی جاتی ہے ۔

عرفات

مکہ معظمہ سے طائف جانے والی سڑک پر شمال مشرق جانب مکہ معظمہ سے تقریباً پچیس کوس دور ایک کھلا میدان ہے مضافات میں پہاڑیاں ہیں ۔ شمال میں جبل رحمت ہے مشرق میں عمان اور مغرب میں مسجد نمرہ ہے سرکار دو عالم نے اپنے آخری حج ۱۰ ہجری میں اس مسجد کے مقام پر وقوف فرمایا تھا ۔ اسی جگہ اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دیا تھا ۔ آیت الیوم اکملت لکم دینکم بھی اسی مقام پر نازل ہوئی تھی ۔ یہ میدان وقوف کی جگہ ہے اور یہی وقوف حج کا رکن اعظم ہے ۔ ہبوط کے بعد حضرت آدمؑ اور حواؑ کی ملاقات بھی اسی جگہ ہوئی ۔ یہیں ان کی توبہ قبول ہوئی ۔ سیدنا ابراہیمؑ خلیل اللہ کو جبریلؑ امین نے اسی جگہ مناسک حج سکھائے ۔ قرآن پاک کے الفاظ میں ھل عرفت مناسک اپنے حج و زیارت کی جگہ پہچان لو ۔ یہیں ظہر اور عصر کی نمازیں اکھٹی ادا کی جاتی ہیں ۔ اس میدان مین کفن پوشوں کا عظیم انبوہ ہوتا ہے ۔ جب تلبیہ کا ذکر ہوتا ہے تو یہی آشنائے حقیقت ریگذار درود و سلام کی صداؤں سے معمور ہو جاتے ہیں ۔

چہ خوش صحرا کہ در وے کارواں ہا
درودے خواند و محمل را بر آنند (اقبال)

Marfat.com

مزدلفه

اس کا مصدر ہے ولف بمعنی بوجھ اٹھائے آہستہ آہستہ چلنا ۔ باب مفعول میں مزدلفه ۔ عرفات اور منیٰ کے درمیان دو پہاڑیوں میں گھری ہوئی مستطیل شکل کی وادی ہے جس میں مشعر الحرام ہے ۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے ۔ وز کرو الله عند المشعرالحرام ۔ یہاں الله کا ذکر کرو ۔ یه طائف کو جانے والی سڑک وادیٔ محسر سے شروع ہوتا ہے ۔ رمیٰ کے لئے کنکریاں یہاں سے لے لی جاتی ہیں ۔ یہاں ۹ ذی الحج کو مغرب اور عشا کی نمازیں ملا کر ادا کی جاتی ہیں ۔ چونکه یہاں کا وقوف رات کے آخری حصه سے شروع ہوتا ہے ۔ اس لئے یہاں خیمے نہیں لگائے جاتے۔ اور طلوع آفتاب کے ساتھ ہی منیٰ کی جانب روانگی ہو جاتی ہے ۔

منیٰ

لفظی ترجمه میله ۔ مسجد خیف کی جگه حضور اکرم ﷺ نے دوران حج میں اس جگه قیام فرمایا ۔ منیٰ قربانی یا آزمائیش کی جگه کا نام ہے ۔ بیت الله شریف کے مشرق کی جانب پہاڑیوں کے درمیان مستطیل سی وادی ہے ۔ اس جگه تینوں جمرات ہیں ۔ جمرهٔ عقبه ۔ جمرهٔ

Marfat.com

وسطیٰ بائیں طرف جمرا صغریٰ دائیں جانب رمی جمار متفقہ طور پر واجب ہے منیٰ کی حد وادیٔ محسر سے جمرۂ عقبیٰ تک ہے بطن محسر دو پہاڑی سلسلوں کے درمیان تقریباً دو فرلانگ لمبا تنگ سا راستہ ہے ۔ حضور سرورؐ کائنات کی ولادت با سعادت سے ۵۰ دن پہلے اصحاب فیل کا واقعہ اسی جگہ ہؤا ۔ یہاں سے جلد گذر جانا مسنون ہے ۔

حج کے پانچ دن

۸ ذی الحج کی صبح حجاج کرام احرام زیب تن کرنے کے بعد منیٰ روانہ ہو جاتے ہیں ۔ مکہ سے جانے والی سڑک کے دونوں کنارے آباد ہیں ۔ پہاڑوں کے دامن میں کوٹھیاں بن رہی ہیں ۔ کہیں کہیں سبزہ بھی نظر آ جاتا ہے ۔ امیر فیصل کا محل بھی اسی سڑک پر ہے کبھی ریگذاروں کے نواح اور پہاڑوں کے دامن میں یہ خوشنما بستی صحرائی گاؤں تھا ۔ مگر اب آہستہ آہستہ ارتقائی منازل طے کر رہا ہے ۔ پختہ مکان تعمیر ہو رہے ہیں ۔ جو ایر کنڈیشنڈ بھی ہیں ۔ حجاج کے لئے خیموں کی چھاؤنی چھا جاتی ہے بازار میں خورد و نوش کے علاوہ ضروریات زندگی کی تمام اشیأ میسر آ جاتی ہیں ۔ بجلی اور پانی کا معقول انتظام ہے ۔ حکومت کے دفاتر مختلف ممالک

Marfat.com

کے سفارت خانے شفا خانے پولیس سٹیشن ڈاک خانے الغرض پانچ دن کے لئے اس وادی میں ایک شہر بس جاتا ہے۔ مسجد خیف کے مینار روشنی کے ستون نظر آتے ہیں۔ شاہ سعود کا محل روشنیوں سے بقعہ نور بن جاتا ہے۔ روشنی سے رات کو پہاڑ بھی چمک اٹھتے ہیں۔ شاید اس کوہستانی سلسلہ میں بھی سونے کے ذرات ہیں۔ کم و بیش دس لاکھ زائرین جمع ہوتے ہیں۔ ماکولات و مشروبات برف پھل سبزی کسی چیز کی کوئی کمی نہیں۔ انوار الٰہی کے جلوے بھی عام ہیں۔ رحمتیں اور برکتیں کثرت سے تقسیم ہو رہی ہیں۔ لیکن اپنی تنگ دامانی پر افسوس ہے۔ عرفات کی حاضری سے پہلے اس جگہ پانچ نمازیں مسنون ہیں۔ یہ حج کے لئے یوم ترویہ (تیاری) کا دن ہے۔

یوم حج

۹ ذی الحج منیٰ سے طلوع آفتاب کے بعد روانگی شروع ہو جاتی ہے۔ زبان پر تکبیر اور تلبیہ کی کثرت ہوتی ہے۔ معلم اپنے حجاج کے لئے سواری کا انتظام کرتے ہیں۔ اور عرفات میں اپنے نصب کردہ خیموں میں ٹھہراتے ہیں۔ منیٰ مزدلفہ اور عرفات میں معلم کا انتظام ہی نظم و ضبط قائم رکھتا ہے۔ ورنہ حجاج کی کثرت اور ذرائع آمد و رفت کی کمی سے بد نظمی اور انتشار کا احتمال ہوتا

Marfat.com

ہے ۔ حجاج کو میدان عرفات میں دوپہر کا کھانا بھی معلم کی معرفت ملتا ہے ۔ دوپہر تک تمام حجاج میدان عرفات میں پہنچ جاتے ہیں ۔ زوال تک غسل کھانا اور دیگر ضروریات سے فارغ ہو جاتے ہیں ۔ بعد از ظہر وقوف شروع ہو جاتا ہے ۔ اور شام تک مسنونہ دعائیں درود شریف استغفار اور تلاوت جاری رہتی ہے ۔ ایک لمحہ تک ضائع نہیں کیا جاتا ۔ ۹ ذی الحج کا وقوف فرض ہے ۔ اگر کوئی زائر عصر تک تھوڑی دیر کے لئے بھی اس میدان میں پہنچ جائے ۔ تو اس کا وقوف صحیح ہو جائیگا ۔ اس کی توبہ قبول ہوگی ۔ ورنہ حج نہیں ہوگا ۔ اس میدان میں انسانی قلوب پر سکون و اطمینان کی بارش ہوتی ہے ۔ انوار آلہی اور تجلیات و برکات کی گرمجوشی کا یہ عالم ہوتا ہے ۔ کہ انسانی زبان اسے بیان کرنے سے قاصر ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی شان عظمت و کبریائی کا کمال کہ لاکھوں برکتیں اور کروڑوں بخشیش نازل ہوتی ہیں ۔ حجاج اپنے عزیز و اقارب اعزہ احباب اور متعلقین کے لئے دعائیں کرتے ہیں ۔ معبود حقیقی کی نوازشیں بے حد اور بے حساب ہوتی ہیں ۔ ایک حدیث میں ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ میدان عرفات میں اپنے بندوں کو غبار آلودہ اور خستہ حال دیکھ کر فرشتوں کو فرماتے ہیں ۔ دیکھو یہ لوگ اسی آدمؑ کی اولاد میں سے ہیں ۔ جس کے متعلق تمہارا خیال تھا ۔ کہ دنیا میں یہ فساد پھیلائے گا ۔ تم گواہ رہو ۔ ہم نے آج ان کی خستہ حالی اور غبار آلود

Marfat.com

چھرے دیکھ کر ان کی دعائیں قبول کر لی ھیں ۔ اور ان کے تمام گذشتہ گناہ معاف کر دیئے ھیں ۔ خواہ وہ بارش کے قطروں یا ریت کے ذرات کے برابر ھوں ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ اس دن فرماتا ھے کہ اے میرے بندو اس میدان سے خوش و خرم واپس جاؤ ۔ میں نے تم سب کو معاف کر دیا ھے ۔

اس میدان میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں رھنا چاھئے بلکہ یہ یقین کر لینا چاھئے ۔ کہ آج توبہ اور دعائیں شرف قبولیت حاصل کر گئی ھیں ۔

اپنا خیمہ جبل رحمت کے قریب تھا ۔ مسجد نمرہ میں عصر کے وقت خطبہ ھوتا ھے ۔ غروب آفتاب کے وقت تک مسنونہ دعائیں ھوتی رھتی ھیں ۔ نماز مغرب بھی ادا نہیں کی جاتی بلکہ صرف ھاتھ اٹھائے بارگاہ رب العزت سے بخشش طلب کی جاتی ھے غروب آفتاب کے بعد جب سیاھی پھیلنی شروع ھو جاتی ھے ۔ تو حجاج عرفات سے مزولفہ روانہ ھو جاتے ھیں ۔ اس میدان سے مزولفہ کو جانے والی سڑکوں کا جال پھیلا ھؤا ھے ۔ مزولفہ پہنچ کر عشا کے وقت ایک اذان و اقامت کے ساتھ مغرب اور عشا کی نمازیں ادا کی جاتی ھیں ۔ یہاں امام اور جماعت کی شرط نہیں ۔ لیکن نمازیں عموماً با جماعت ھی ادا ھوتی ھیں ۔ عرفات کے وقوف کی اھمیت ملاحظہ ھو کہ اسوقت یہاں نماز بھی نہیں ادا کی جا سکتی

Marfat.com

مزولفه کی شب بھی انوار و برکات کی رات ہے۔ بعض علما نے اس رات کو شب قدر سے بھی افضل کہا ہے۔ رات مزولفه میں بسر کرنا سنت ہے۔ طلوع فجر سے پہلے مزولفه کا وقوف شروع ہوتا ہے۔ اور طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔ یه وقوف بھی واجب ہے۔ یہاں سے کنکریاں ہے لینا مستحب ہے طلوع آفتاب اور نماز فجر کے بعد حجاج بصد اطمینان قلب یہاں سے روانه ہو جاتے ہیں۔

۱۰ ذی الحجہ

منیٰ پہنچکر صرف حجرۂ عقبیٰ کی رمی کی جاتی ہے۔ سات کنکریاں پے در پے بسم الله الله اکبر رجماً اللشیطان پڑھکر ماری جاتی ہیں۔ پھر مذبح جا کر قربانی کی جاتی ہے۔ یه حضرت اسماعیل ؑ ذبیح الله کی سنت ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے۔ مذبح میں لاکھوں کی تعداد میں دنبے بکرے مینڈھے گائے اور اونٹ موجود ہوتے ہیں۔ حجاج اپنی پسند کا جانور خریدتے ہیں۔ اور قربان کرنے کے بعد وہیں چھوڑ آتے ہیں۔ ذبیح پاؤں تلے روندے جا رہے ہوتے ہیں۔ تمام کا تمام گوشت اور کھالیں بے کار ضائع ہو جاتی ہیں۔ کاش حکومت گوشت کو سکھانے اور کھالوں کو مصرف میں لانے کے لئے کوئی سائینٹیفکٹ منصوبه بنائے اور یه کروڑوں روپے کی اشیا بے کار نه جائیں۔

Marfat.com

قربانی کے بعد حلق کرایا جاتا ہے اور احرام کھول دیا جاتا ہے۔ ظہر کے بعد مکہ مکرمہ پہنچکر طواف زیارت کے لئے جانا افضل ہے۔ یہ حج کا آخری رکن ہے۔ ویسے طواف زیارت ۱۲ ذی الحجہ کی شام تک بھی کیا جا سکتا ہے۔ الحمد للہ کہ حج کے تمام ارکان و مناسک بخیر و خوبی ادا ہو گئے۔

۱۱ ذی الحجہ سفیر پاکستان اور سفارت خانہ کے عملہ کی طرف سے منیٰ میں ایک دعوت خورد و نوش کا انتظام کیا گیا تھا۔ دعوت کا کارڈ مکہ معظمہ میں معلم کی معرفت مل چکا تھا۔ شرکائے دعوت میں چیدہ چیدہ پاکستانی مدعو تھے۔ ان کے علاوہ دیگر ممالک کے سفراء اور امراء بھی شریک تھے۔ پاکستان اسمبلی کے سپیکر جناب عبدالوہاب انڈونیشیا کے سفیر جناب عبدالرحمن خاں میاں محمد شفیع ڈائریکٹر فوڈ پاکستان کے علاوہ جج بریگیڈیر پیر اور علمائے کرام بھی موجود تھے۔ اس دعوت میں در اصل سفارت پاکستان کے کارکنوں کو غریب الوطنی میں اپنے هموطنوں سے مل بیٹھنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ کھانے کے بعد پاکستان کے استقلال کے لئے دعائیں کی گئیں۔ پھر پاکستان کے سر کردہ حضرات سفیر پاکستان کی معیت میں شاہ سعود کی ملاقات کے لئے قصر شاہی گئے شاہ سعود کو عید اور

Marfat.com

حج کی مبارکباد پیش کی عرفات، مزدلفہ اور خانہ کعبہ میں بھی پاکستان کی بہبودی کے لئے دعائیں کی گئیں۔

۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو دو دن تینوں حجرات کی رمی کی جاتی ہے۔ جس کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے حجاج مکہ معظمہ واپس پہنچ جاتے ہیں اور اس طرح حج کے فرائض کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

دیگر مقامات مقدسہ

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سرکارؐ دو عالم کا قدیم مکان شاہراہ عام پر واقع ہے۔ اسی مکان میں آنحضرتؐ کی ولادت با سعادت ۹ ربیع الاول ۵۷۱ عیسوی بروز پیر صبح صادق کے وقت ہوئی دنیا بھر کے ماہرین سیارگان کی متفقہ رائے ہے کہ ابتدائے آفرینش سے لیکر آج تک ایسے سعید اور نیک ستاروں کا اجتماع کبھی نہیں ہوا۔ اور نہ آئیندہ ہوگا جیسا کہ سرکارؐ دو عالم کی پیدائش کے وقت ہوا۔ جناب عبد المطلب نے حضرت عبد اللہ نو شادی کے بعد رہائش کے لئے یہ مکان دیا تھا۔ رسولؐ مقبول نے یہ مکان حضرت عقیلؓ بن ابی طالب کو ہبہ کر دیا تھا۔ حجاج کے عہد میں اس کے بھائی یوسف نے اسے

Marfat.com

خرید کر دار بیفا میں داخل کر دیا۔ عہد خیزران میں اس مکان کی مسجد بنا دی گئی۔ حال ھی میں اس کی نئی تعمیر ہوئی ھے۔ اب یہاں مدرسہ اور لائبریری قائم ھے۔

مولد حضرت فاطمۃ ازھرا رضی اللہ عنہا

محلہ ذقاق میں واقع ھے اسے بیت النبی ؐ بھی کہتے ھیں۔ اس مکان میں حضرت فاطمہ رضؓ کی ولادت ہوئی۔ آنحضرت ؐ نے اس مکان میں ۳۵ سے ۵۳ سال کی عمر تک قیام فرمایا۔ یہ مکان در اصل حضرت خدیجۃ رضؓ الاکبریٰ کی ملکیت تھا۔ جبرئیل امین اس جگہ بارھا تشریف لائے اس مکان کے چار کمرے تھے۔ ایک کمرہ حضورؐ سرور کونین ؐ نے اپنے لئے مخصوص فرمایا ہؤا تھا۔ ایک بچوں کے لئے تھا۔ ایک حضرت خدیجہ رضؓ کے لئے۔ اور ایک کمرہ بطور دیوان عام استعمال فرماتے تھے۔ ایک کھلا صحن بھی تھا۔ یہ مکان بھی آپ ھجرت کے وقت حضرت عقیل رضؓ کو دے گئے تھے۔ اس مکان کا نقشہ آج بھی وھی ھے۔

دار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

محلہ مسفلہ میں واقع ھے۔ جس میں وہ پتھر لگے ہوئے ھیں۔ جنہوں نے سرکار دو عالم ؐ کو قبل از نبوت

Marfat.com

سلام کیا۔ جناب ابوبکر رض صدیق نے مکی زندگی اسی مکان میں بسر کی۔

دار ارقم رض

صفا کی طرف جاتے ہوئے داھنی جانب ایک کوچہ میں واقعہ ھے۔ حضرت حمزہ رض اور حضرت عمر رض اس مکان میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان حضرات کے اسلام لانے سے پیشتر مسلمان اسی جگہ چھپ چھپ کر عبادت اور نمازیں ادا کیا کرتے۔ قرآن پاک کی بہت سی آیات اسی مکان میں نازل ہوئیں۔

دار عثمان غنی رض

باب عباس رض کے سامنے والی سڑک پر اسکا محل وقوع ھے عمارت بھی پختہ ھے آج کل یہاں مصری مسافر خانہ ھے۔ نبوت ؐ کے پہلے برس ابوبکر رض صدیق کی دعوت پر جناب عثمان رض غنی اسی جگہ ایمان لائے۔

دار ابو سفیان

اس کے متعلق سرور ؐ ارض و سما نے فتح مکہ کے دن اعلان فرمایا۔ جو شخص ابوسفیان کے گھر آ جائے اسے امان ہوگی۔ آجکل اسجگہ سعودی حکومت کا شفاخانہ ھے۔

Marfat.com

ابو جہل کا مکان

حکومت سعودیہ نے حجاج کے لئے اس جگہ بیت الخلا بنا دیا ہے۔

جنت المعلی

اہل مکہ کا قدیم قبرستان ہے بڑی شاہراہ پر واقعہ ہے۔ حضرت خدیجہ رضؓ عبد اللہ رضؓ بن زبیر رضؓ حضرت اسما رضؓ اور بنی ہاشم کے تمام اکابر کے مقابر اسی جگہ ہیں۔ لیکن اب مزارات کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ جنت البقیع کے علاوہ سب سے افضل قبرستان ہے۔

غار حرا

مکہ معظمہ سے شمالی جانب چار میل کے فاصلے پر عرفات کو جاتے ہوئے کوہ نور کی چوٹی پر واقع ہے۔ نبوت سے قبل رسولؐ اللہ چالیس برس کی عمر تک یہاں قیام فرماتے اور ان دیکھے خدا کی عبادت کرتے رہے۔ ۲۲ فروری ۶۱۰ء زوال کے بعد جبرئیل امین حضورؐ اقدس کی خدمت میں پہلی مرتبہ تشریف لائے اور کہا۔ اقرا باسم ربک الذی خلق۔ آنحضورؐ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ تین دفعہ تکرار کے بعد سیدؐ کونین امیؐ لقب پڑھنے لگے۔ آپ اس واقعہ سے بہت

Marfat.com

متاثر ہوئے اور کانپتے ہوئے گھر پہنچے ۔ جناب خدیجہ رض سے فرمایا میں ڈر گیا ہوں مجھے کپڑا اوڑھا دو ۔ جناب خدیجہ رض آپ کو ہمراہ لیکر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں ۔ وہ آسمانی کتابوں کے عالم تھے ۔ انہوں نے واقعہ سن کر کہا ۔ آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے تھے آپ نبی آخرالزماں ہیں ۔ اب اس غار کی زیارت پر پابندی ہے اس کا طول پندرہ اور عرض دس فٹ ہے ۔

غار ثور

محلہ مسفلہ کے جنوب میں مکہ معظمہ سے تین کوس دور دشوار گذار راستہ پر واقعہ ہے اس جگہ اس غار کے مشابہ دیگر کئی غاریں ہیں ۔ یہ غار تقریباً آٹھ فٹ مربعہ ہے ۔ جب خواجہ رض کون و مکان نے مکہ سے ہجرت فرمائی ۔ تو تین راتیں اس غار میں قیام فرمایا حضرت ابوبکر رض صدیق ہمراہ تھے ۔ قرآن پاک اسے ثانی اثنین از هماف الغار از یقول انصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا ۔ کے الفاظ سے یاد کرتا ہے ۔ اس غار کے دو راستے ہیں ۔ ایک داخلہ کے لئے اور دوسرا باہر نکلنے کے لئے ۔ جس راستہ سے آنحضرت ؐ داخل ہوئے تھے ۔ وہ ہنوز قائم ہے ۔ اس جگہ مکڑی نے جالا تن دیا تھا ۔ یہاں کی زیارت بھی ممنوع ہے ۔

Marfat.com

جبل ابی قبیس

بیت اللہ شریف کے شمال مشرقی کونہ میں بلند پہاڑ ہے اس پر مسجد بلالؓ ہے شق القمر کا معجزہ یہیں ہؤا تھا ۔ جسے دیکھ کر شاہ یمن مسلمان ہو گیا تھا طوفان نوحؑ میں حجر اسود اسی جگہ رہا حضور سرکارؐ دو عالم نے اسی پہاڑ پر کھڑے ہو کر اہل مکہ کو دعوت اسلام دی تھی ۔ مجاھد کا بیان ہے ۔ زمین کی تخلیق کے بعد سب پہاڑوں سے پہلے یہ پہاڑ معرض وجود میں آیا ۔ مسجد بلالؓ کی مغربی دیوار میں ایک پتھر لگا ہؤا ہے ۔ جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراھیمؑ نے لوگوں کو حج کے لئے پکارا تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی آواز روحوں تک پہنچائی ۔ اور جس نے اس آواز پر لبیک کہا وہ حج بیت اللہ کے لئے حاضر ہؤا ۔

مسجد الرایہ

آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے دن اپنا چرپم اس جگہ نصب فرمایا تھا ۔ صحابہؓ کبار اس جگہ بیٹھ کر کفار کے متعلق مشورے کیا کرتے تھے ۔

Marfat.com

مسجد جن

اس مسجد میں جنات نے حاضر ہو کر اسلام قبول کیا نیز سورۂ جن بھی اسی مسجد کی جگہ نازل ہوئی -

مسجد تنعیم

اس مسجد میں مکہ معظمہ کے مقیم لوگ عمرہ کے لئے احرام باندھتے ھیں - مکہ سے تقریباً تین میل دور ھے - اسے مسجد عائشہ رضؓ صدیقہ اور مسجد عمرہ بھی کہتے ھیں -

جعرانہ

مکہ معظمہ سے کم و بیش ۱۷ میل دور منیٰ جانے والی سڑک پر واقعہ ھے آٹھ ھجری میں فتح مکہ غزوہ حنین اور طائف کے محاصرہ سے فارغ ہو کر آنحضرتؐ اس جگہ تشریف لائے مال غنیمت مجاھدین میں تقسیم کیا - چشمہ کا پانی کھاری تھا اس میں آپ نے لعاب دھن ٹپکایاً تو شیریں ہو گیا - نیز اسے میقات بھی تجویز فرمایا چنانچہ حجاج عمرہ کرنے کے لئے جعرانہ جا کر احرام باندھتے ھیں - اس راستہ کی سڑک جبل نور تک پختہ ھے - باقی خام ھے حکومت اسے پختہ بنانے کی فکر میں ھے -

Marfat.com

کوہ شبیر

منیٰ کی حدود میں داخل ہوتے ہی بڑے شیطان کے پہلو میں واقعہ ہے ۔ روایت ہے کہ سیدنا ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے یہیں لائے تھے ۔ اور اسی جگہ جبریلؑ امین مینڈھا لے کر حاضر ہوئے جو ذبح ہؤا ۔ یہاں ایک غار بھی ہے جسے غار ابراہیمؑ بھی کہتے ہیں ۔ مسجد ابراہیمؑ کے قریب ایک پتھر میں گہرا شگاف ہے مشہور ہے کہ یہ شگاف حضرت ابراہیمؑ کی چھری سے آیا ۔ اس کے مقابل پہاڑ میں ایک غار ہے جس کا نام غار مرسلاتؑ ہے سورۂ مرسلات یہیں نازل ہوئی ۔

مسجد خیف

منیٰ کی حدود میں بہت بڑی مسجد ہے جس جگہ اس کا مینار ہے آنحضرتؐ نے اسی جگہ دوران حج میں قیام فرمایا تھا ۔ صحن میں ایک بڑا گنبد ہے اس جگہ حضرت آدمؑ عبادت کرتے رہے یہ بھی روایت ہے کہ اس جگہ ستر انبیاؑ نے نمازیں ادا کیں ۔ یہ مسجد حضرت علیؓ کرم اللہ کے زمانے میں تعمیر ہوئی ۔

Marfat.com

مسجد کوثر

سورۂ کوثر اسی جگہ نازل ہوئی ۔ یہ بھی منیٰ کی حدود میں واقعہ ہے ۔

مشعر الحرام جبل قزح پر مزولفہ میں بہت بڑی مسجد ہے ۔ درمیان میں بلند مینار ہے اسے ایک مصری سلطان نے تعمیر کرایا ۔

مسجد نمرہ

یہ حدود حرم پر بنی ہوئی ہے اسے بھی سلطان قاتیبائی مصری نے تعمیر کرایا تھا ۔ درمیان میں نہر زبیدہ کی شاخ کا پانی کھول دیا گیا ہے اس مسجد کے شمال میں دو ستون ایستادہ ہیں ۔ یہاں سے عرفات کی حد شروع ہوتی ہے ۔ آنحضرت ؐ نے بھی اس جگہ نمازیں ادا کی ہیں ۔

طائیف

مکہ معظمہ سے کم و بیش ساٹھ میل دور ہے سرور کائنات ؐ اس جگہ تبلیغ کے لئے تشریف لائے اور زخمی ہوئے ۔ یہاں ایک مسجد حضرت عباس رض کے نام پر ہے

Marfat.com

آنحضورؐ کے دو صاحبزادوں کے مزارات بھی اس جگہ ہیں۔ ہرنی والا مشہور معجزہ بھی یہیں ظہور پذیر ہؤا۔ طائیف حکومت کا گرمائی مقام ہے سرکاری دفاتر اور بڑے امرأ کا مسکن ہے ایام حج کے بعد لوگ یہاں آ جاتے ہیں۔ قرب و جوار میں کھیتی باڑی ہوتی ہے پھلوں کے باغات چراگاہیں با رونق بازار تجارت کی منڈی صاف اور کشادہ سڑکیں۔ آبادی صاف ستھری ہے مدارس اور مساجد بھی ہیں۔ یہاں کے باشندوں کا رنگ و روغن دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ یورپین لوگ عبائیں پہن کر آ گئے ہیں۔ سرخ و سفید رنگ سنہری بال اور خوبصورت نقوش۔ یہاں معاشرہ تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے مغربی تہذیب اپنے پورے پھیلاؤ پر ہے۔ یہاں ''اپوا'' ایسی انجمن تو نہیں۔ لیکن بیگمات سرعت سے مغربی تہذیب اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ تراشیدہ بال نیل پالش اور لپ سٹک وغیرہ کا استعمال عام ہے۔ لباس عریانی کی حدوں کو چھو رہا ہے معزز گھرانے یورپ کو پیچھے چھوڑتے جا رہے ہیں۔ صرف سیاہ برقعہ ہی عریانی کو مستور کئے ہوئے ہے چہرے پر ہلکا ریشمی نقاب جس میں سے تمام نقوش بخوبی نظر آتے ہیں۔ ثقافت اور تہذیب کا یہ عالم ہے کہ ایک عورت اس بات پر فخر کرتی ہے کہ پانچ مرتبہ طلاق یافتہ ہوں اور اسی طرح مرد بھی اس بات پر نازاں ہے کہ چھ عورتوں کو نکاح

Marfat.com

میں لا چکا ہوں۔ پہلی بیوی کے بچے جوان بچیاں شادی شدہ ہیں لیکن بڑے میاں اپنا بیاہ رچا لینے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے ۔ شرفا کے گھروں میں میز کرسی کا رواج نہیں۔ بلکہ کمروں کے فرش پر بیش قیمت قالین بچھے رہتے ہیں ۔ سہارے کے لئے بڑے ریشمی تکیئے لگا دیئے جاتے ہیں چاندنی کا فرش درمیان میں۔ حقہ یا اگالدان رکھ دیا جاتا ہے ۔

عربی ذوق کے کھانوں میں پلاؤ خمیری روٹی گوشت اور ثرید زیادہ استعمال ہوتا ہے ۔ ناشتے میں مصری دال اور خمیری روٹی ۔ دال میں زیتون علیحدہ ڈال لیا جاتا ہے ۔ مرچ کم کھاتے ہیں ۔ چائے بغیر دودھ کے استعمال کرتے ہیں ۔ جس کا آخری دور لیموں کی قاش کے ساتھ ہوتا ہے ۔ چائے کے لئے بلور کے چھوٹے فنجان استعمال ہوتے ہیں ۔ حجاز میں عموماً سردیوں میں بارش ہوتی ہے لیکن گرمیوں میں اگر بارش ہو جائے تو ریت کی نمی دن کی دھوپ اور شبنم سے بھیگی راتیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں ۔ کھجور انگور اور انار کے باغات یا مکی اور گندم کی محدود پیداوار کے سوا یہاں اور کوئی پیداوار نہیں ہوتی یا کی نہیں جاتی ۔ ایام حج اور رجب کے مہینے میں زائرین کی آمد و رفت مکانات کا کرایہ سامان خورد و نوش اور تحائیف کی تجارت پر ہی یہاں کی معشیت کا انحصار ہے

Marfat.com

حجاز مقدس میں زندگی کے دونوں پہلو شانہ بشانہ نمایاں ھیں ۔ ایک بدوی زندگی نئے ماحول سے بالکل الگ تپتے ریگذاروں میں رہتے سہتے عمریں بیت جاتی ھیں اور دوسری جانب شہری زندگی ۔ بدوی قبیلوں کے سرداروں اور شہر کے گردن فرازوں کو ھر طرح کے آرام و آسائیش میسر ھیں ۔ ان صحرائی سرداروں اور شہری امرأ کی دولت غریب آبادی کے کسی ترقیاتی منصوبہ پر خرچ نہیں ھوتی بلکہ اپنے ھی اللوں تللوں پر صرف ھو جاتی ھے ۔ یہاں کے غربا صبر و قناعت کی دولت سے مالا مال ھیں ۔ یہ بکریاں دنبے اور اونٹ پالتے ھیں ۔ اور یہی افزائیش نسل ان کے تجارتی مفاد کا سب سے نمایاں پہلو ھے ۔ حج کے ایام میں لاکھوں مویشی قربانی کے لئے درکار ھوتے ھیں ۔ یہ لوگ شام اور یمن کی سرحدوں سے گلوں کو ھانکتے ھوئے منیٰ کی حدود تک پہنچتے ھیں ۔ یہی لوگ شہروں میں صحرائی زندگی کے ترجمان ھوتے ھیں ۔ یہ گلہ بان اپنی طبعی خود داری کو کسی قیمت پر مجروح نہیں ھونے دیتے البتہ قربان گمھ میں سودے کا آغاز سو ریال سے ھوگا اور انجام ستر ریال فی مویشی ھو جائے گا ۔ اور جب آپ ان سے معاملہ طے کرنے کے بعد الگ ھونگے تو آپ کا ذھن سوچنے پر مجبور ھو جائے گا ۔ کہ کبھی ان شاھین صفت لوگوں کا گذر شاھی محلات میں بھی ھو گا یا ان کا بسیرا ھمیشہ پہاڑوں کی چٹانوں پر ھی رہے گا ۔

Marfat.com

جمعه کی صبح اخبارات میں اعلان ہوا کہ نماز کے بعد دو سارقین کو قطع یہ کی شرعی سزا دی جائے گی ۔ ہوا یہ کہ ایک زائیر کی جیب تراش لی گئی شاید حج کے لئے جیب کترے بھی آ جاتے ہیں ۔ حجاز مقدس کے لوگ اخلاق لحاظ سے بہت بلند ہیں ۔ یہاں چوری بد دیانتی دھوکہ فریب ایسے قبیح افعال بہت ہی کم ہوتے ہیں ۔ ہزار ہا روپیہ کا سامان زمین پر پڑا رہے گا ۔ کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا البتہ عکسری اٹھا کر پویس چوکی میں جمع کرا دے گا ۔ اور مالک اپنا نشان بتا کر سامان چوکی سے وصول کر لے گا ۔ چنانچہ باب ابراھیمؑ کے باھر بعد از نماز جمعہ مجرمین کو سزا ملی زائر کا روپیہ مل گیا لیکن شامی کا ہاتھ کٹ گیا ۔ حجاز میں اسلامی قوانین رائج ہیں ۔ اس لئے نواھی کے خرافات بہت کم ہوتے ہیں ۔

شام کے وقت کعبۃ اللہ اور مسجد الحرام کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے ہر محراب پر دو پنکھے اور دو قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں ۔ ہر قندیل کے اوپر اسم ذات اللہ جلی حروف میں کندہ ہے ۔ تقریباً بارہ سو پنکھے اور اتنی ہی قندیلیں ہیں ۔

جمعه کے دن بعد از عصر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانگی ہوئی ۔ معلم مدینہ منورہ کے لئے بسوں کا

Marfat.com

کرایہ وصول کر لیتے ہیں۔ اور حجاج کرام کو مع پاسپورٹ بسوں پر سوار کرا دیتے ہیں۔ مکہ سے روانہ ہو کر جدہ میں زمزم اور بھاری سامان بطور امانت وکیل کے پاس رکھ دیا جاتا ہے۔ وہاں سے عشا کے بعد قافلے عازم مدینہ منورہ ہو جاتے ہیں۔

مکہ سے جانے والی طویل اور بل کھاتی ہوئی پختہ سڑک مدینہ منورہ پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان دوڑنے والی بسیں اور کاریں دراصل حجاز کی معاشرتی زندگی کی رگوں کا خون ہے اگر یہ رک جائے۔ تو شاید زندگی کی سانسیں بھی رک جائیں یا ماحول بھی افسردہ ہو جائے۔ جب آونٹ کے قافلوں کی آھستہ خرامی مواصلات کا ذریعہ تھی تو یہ مسافت ھفتوں بلکہ مہینوں میں طے ہوتی تھی۔ جو اب گھنٹوں میں طے ہو جاتی ہے۔ ریت کے ٹیلے اور حجاز مقدس کے خشک پہاڑ بھی زائرین حرم کے منتظر رہتے ہیں۔ یہ سڑک قہوہ خانوں کے قریب سے گذرتی ہے۔ جب مسافروں کی بسیں اور کاریں بصورت کارواں قہوہ خانوں میں عارضی قیام کرتی ہیں۔ تو تھوڑی دیر کے لئے ان سرا نما ہوٹلوں میں زندگی کی رونق عود کر آتی ہے۔ لیکن سکوت کا طلسم پھر بھی نہیں ٹوٹتا۔ لمبی اور ڈھیلی عبائیں سر پر کندھوں تک رومال اور

Marfat.com

بان کی بنی ہوئی چپل ان صحرا نشینوں کا امتیازی نشان ہے۔ یہاں کسی شخص کے تن پر اُجلا لباس نظر نہیں آتا ان قہوہ خانوں میں جائیے اور روٹی سے لے کر موٹروں کے ٹائر ٹیوب اور ڈسٹل واٹر تک میسر آ سکتا ہے۔ ان کے ساتھ ہی پولیس کی چوکی بھی موجود ہوتی ہے دوپہر سے عصر تک سفر حکماً روک دیا جاتا ہے۔ کیونکہ دوپہر کے بعد جب لق و دق صحرا میں سموم چلتی ہے۔ تو بھری ہوئی چھاگلوں کا پانی اندر سے خشک ہو جاتا ہے رابغ تک ریگذار ہیں۔ البتہ ان ریگذاروں میں کہیں کہیں دور افتادہ صحرائی بستیوں کے نشان نظر آ جاتے ہیں۔ یہ صحرا نورد جہاں کھجووں کے جھنڈ یا پانی کا انتظام دیکھتے ہیں۔ وہیں خیمے لگا لیتے ہیں۔ ان پس ماندہ بادیہ گردوں کو کسی قسم کی سرکاری امداد میسر نہیں وسائل آمد و رفت کی کمی کے باعث یہ لوگ تہذیب و تمدن کی برکتوں سے یکسر محروم ہیں۔ لیکن یہ بادیہ پیما اپنا اپنا ایک الگ تہذیب و تمدن رکھتے ہیں۔ ان عربوں کا معاشرتی مزاج سمجھنے کے لئے ان کی تاریخ کے آثار و شواھد کریدنے پڑتے ہیں۔ ان کی تہذیب بزرگان دین کی مقدس امانت ہے قدیم طرز زندگی سے ان کو والہانہ لگاؤ ہے مشکل پسندی جفاکوشی توکل صبر و شجاعت مہمان نوازی اور غیرت ان کی فطرت ثانیہ بن

Marfat.com

چکی ہے ۔ عناصر کی برھمی اور زمانہ کی گردش ان کو اپنے اصولوں سے برگشتہ نہیں کر سکتی ۔ ان کی حالت اسلاف کی تاریخ اور ان کے مورثان اعلیٰ کے تمدن کی عکاسی کرتی ہے ۔

لا کھوں سلام اور کروڑوں درور و رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی پر جنھوں نے ایسے غیر متمدن علاقوں کو مشرف بہ اسلام کیا ۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا ۔ کہ ان پتھروں کو کلمہ پڑھا دیا ۔ ان بادیہ گروں کی دینداری اور خشیت آللہی ان کا تاریخی ورثہ ہے ۔ ان کی ہر ادا سے حدی خوان حجاز کا رنگ جھلکتا ہے ان کا ذہنی جھکاؤ کتاب و سنت کی طرف ہے بات بات میں قرآن کی آیات اور حدیث رسول مقبول کا حوالہ دیں گے ۔ اور امتیاز نہیں ہو سکے گا ۔ یہ تلاوت کر رہے ہیں یا نجی گفتگو ۔ یہ فقر و غنا کے پتلے اقبال کے مرد مومن کی جیتی جاگتی تصویر ہیں ۔ یہ صحرا نورد ہمیشہ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں ۔ دن کو ٹیلوں اور پہاڑوں سے رہنمائی کا کام لیتے ہیں ۔ اور شب کی تاریکی میں چمکتے ہوئے ستاروں کی ضیا ان کو راستہ دکھاتی ہے ۔ با ایں ہمہ یہ بدوی زندگی کو خیر باد نہیں کہہ سکتے ماحول کی نا خوشگواری اور غربت کے احساس کے باوجود ان صحرائی باشندوں کا

Marfat.com

مسکراتا ہؤا چہرہ ان کی قلبی طمانیت کی غمازی کرتا ہے۔ یہ سادہ لوح پہاڑوں کے دامن میں بیٹھ کر زندگی کی رعنائیوں سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اور غم روز گار کو دامن سے جھٹک کر الگ کر دیتے ہیں۔ ان صحرا نشینوں میں خدا داد ذہانت کی بہتات ہے۔ لیکن یہ صلاحیتیں لوک گیتوں اور قبیلوں کے مسائل تک محدود رہتی ہیں۔ ان کے معصوم بچوں کے میلے کچیلے لباس میں مسکراتے اور چمکتے ہوئے چہرے دیکھ کر لالۂ صحرائی بھی شرمندہ ہو جاتا ہے۔ ان کی بے تاب آرزوئیں سر سبز علاقوں کی خبروں تک محدود رہتی ہیں۔ ان کو سیاست سے صرف اس قدر دلچسپی ہے کہ شاہ سعود کے بعد شاہ فیصل حکمران ہونگے یا کوئی دوسرا تخت نشین ہو گا۔ وہ بھی ذاتی مفاد تک اجتماعی دستور کی برکتوں سے یہ لوگ بے خبر ہیں۔

بدر

رابغ سے آگے پہاڑوں میں گھری ہوئی وادی جو ایک موروثی امیر کے زیر نگیں ہے مدینہ منورہ سے اسی میل دور خط استوا کے شمال میں عرض بلد ۲۴ اور طول بلد ۳۷ پر واقعہ ہے۔ تقریباً ایک سو گھروں کی آبادی ہے ایک بڑی مسجد کھجوروں کے باغات شفا خانہ ڈاک خانہ پولیس چوکی اور ابتدائی مدارس بھی ہیں تجارتی منڈی بھی ہے قرب و جوار کے لوگ یہاں خرید و فروخت

Marfat.com

کرتے آتے ھیں ۔ یہاں کی پیداوار کھجور شہد اور روغن بلسان ھے تربوز خربوزہ اور انڈے فراوانی سے ملتے ھیں ۔ شہدائے بدر کے مزارات کے پاس ایک ٹیلے پر مسجد عریش ھے ۔ آنحضرتؐ نے دوران جنگ میں یہیں قیام فرمایا تھا ۔ میدان کے ایک کونے میں ایک شیریں پانی کا کنواں بھی ھے جو بدر کے نام سے مشہور ھے ۔ قریہ کے درمیان سے ایک چھوٹی سی نہر گذرتی ھے ۔ جس کا پانی نمکین ھے ۔ میدان میں ریت کا ایک پہاڑ ھے جس کی ریت سموم و صرصر سے بھی نہیں اڑتی ۔ ماحول دیکھ کر محسوس ھوتا ہے کہ جنگ بدر شاید حال ھی میں لڑی گئی ھے ۔ یہ جنگ دراصل ابتدائے اسلام میں حق و باطل کی فیصلہ کن جنگ ھے ایک طرف اسلام کے تین سو تیرہ مجاھد سر بکف ۔ دوسری جانب لا تعداد قریش مکہ بڑے طنطنے تکبر اور ساز و سامان جنگ سے لیس ۔ ابوجہل عتبہ امیہ جیسے امرأ ۔ یعنی کفر اپنی پوری پوری طاقت کے ساتھ میدان کار زار میں آیا ھے ۔ اور مسلمان چند اللہ کے بندے رسولؐ اللہ کے ھمراہ بظاھر ناتوان بھوکے پیاسے بے یار و مدد گار دو گھوڑے چند زرہیں اور ٹوٹی پھوٹی تلواریں اسلحہ جنگ نہ ھونے کے برابر ۔ زمین رتیلی اونٹوں کے پاؤں دھنستے جا رھے ھیں ۔ پانی پر اغیار کا قبضہ ۔ لیکن رحمت خداوندی پر آس لگائے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم

Marfat.com

سے میدان بدر کو باران رحمت سے نواز دیتا ہے ۔ گرد جم جاتی ہے ہوا خوشگوار ہو جاتی ہے ۔ مسلمان پانی کے ارد گرد مینڈھ بنا کر حوض بنا لیتے ہیں ۔ وضو کرتے ہیں نہاتے ہیں مویشوں کو پانی پلاتے ہیں ۔ اور تازہ دم ہو کر گہری نیند سو جاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت دیکھئے یہی بارش کفار کے لئے زحمت بن جاتی ہے ۔ پانی کی وجہ سے میدان دلدل بن جاتا ہے ۔ چلنا پھرنا محال ہو جاتا ہے ۔ قرآن پاک سورۂ انفال اور آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر کرتا ہے ۔ بسا اوقات میدان کارزار میں چھوٹے چھوٹے واقعات دور رس نتائج پیدا در دیتے ہیں ۔ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم بھی اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس بارش نے میدان بدر بلکہ عرب کا نقشہ بدل دیا ۔ اگر بدر میں اس دن بارش نہ ہوتی ۔ تو شاید عرب کی تاریخ اس سے مختلف ہوتی ۔ اس طرح اگر واٹرلو کے میدان میں بارش نہ ہوتی تو شاید یورپ کی تاریخ اس نہج پر نہ لکھی جاتی ۔ نپولین اعظم کو بارہ گھنٹے بارش کی وجہ سے زمین خشک ہو جانے کا انتظار کرنا پڑا اس اثنا میں انگریزوں کو کمک پہنچ گئی اور نپولین کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی ۔ فرانس کا مورخ اس بارش کو بڑے درد ناک الفاظ میں یاد کرتا ہے ۔ اسی طرح کفار مکہ کے لئے بدر کی بارش باعث

Marfat.com

شکست بن گئی ۔ اور مسلمانوں کے فتح و نصرت کی نوید ۔

حضور سرور ؐ کائنات رات بھر محویت کے عالم میں دونوں ھاتھ پھیلائے اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کرتے رہے ۔ نیز دعا کرتے رہے کہ اے کون و مکان کے مالک نصرت و امداد کا وعدہ پورا فرما ۔ کبھی سجدے میں گر جاتے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ۔ کہ اے اللہ یہ تیرے نا چیز بندے اگر آج کفار سے شکست کھا گئے ۔ تو دنیا میں حشر تک تیرا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہے گا ۔ دوسرے دن فوجیں مقابل ھوتی ھیں ۔ کفر اور اسلام ٹکراتے ھیں ۔ جنگ انتہائی سخت مراحل میں داخل ھو جاتی ھے کشتوں کے پشتے لگ جاتے ھیں ۔ جب گھمسان کا رن پڑتا ھے تو آنحضرت ؐ ایک مٹھی بھر ریت اٹھا کر کفار کی طرف پھینکتے ھیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرتا ھے ۔ اسلام کی امداد کے لئے فرشتے انسانی شکل میں نازل ھوتے ھیں ۔ ابوجھل امیہ عتبہ قتل ھو جاتے ھیں ۔ دوسرے نامور سرداران قریش بھی کھیت رہتے ھیں ۔ حق غالب ھوتا ھے اور کفر مغلوب ۔ قبل از جنگ جھاں جھاں آنحضرت ؐ نے نام بنام مقتولوں کے نشان دیئے تھے ۔ عتبہ امیہ ابوجہل وھیں ڈھیر ھوتے ھیں ۔ باطل کو شکست فاش ھوتی ھے ۔ اور مسلمانوں کو فتح ۔ چودہ مسلمان شہید ھوتے ھیں اور

Marfat.com

ستر کفار ھلاک ہوتے ھیں ۔ شہدائے بدر کو بصد عزت و احترام دفن کر دیا جاتا ھے ۔ کفار کے لاشے ایک گڑھے میں ڈال دیئے جاتے ھیں ۔ اور تاجدارؐ کون و مکاں کی قیادت میں لشکر اسلام معہ مال غنیمت مظفر و منصور مدینہ منورہ پہنچ جاتا ھے ۔

راستہ کے آبار (کنوئیں)

آبار حصائی ۔ آبار بدر ۔ بئیر المسجید ۔ بئیر حسانی اور آباد علیؑ ۔

مساجد

مسجد فتح مکہ سے ایک منزل پر ھے ۔ مسجد ذوالحلیفہ اھل مدینہ کی میقات ھے ۔ مسجد عرق الطبیہ ۔ یہاں آنحضرتؐ نے نماز ادا فرمائی ۔ ایک روایت ھے کہ اس جگہ ستر نبیوںؑ نے نمازیں ادا کی ھیں ۔ مسجد العضرا مدینہ منورہ سے تین دن کے راستہ پر ھے اس جگہ ابو عبیدہؓ بن حارث کا مزار ھے ۔ آپ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئے اور یہاں پہنچ کر شہید ہو گئے ۔ مسجد صرف وادیٔ فاطمہؓ سے تین میل دور ھے جہاں ام المومنین حضرت میمونہؓ کا آنحضرتؐ سے نکاح ہوا ۔

Marfat.com

دیار حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ آں جا دلبر است

Marfat.com

مدینہ منورہ

مکہ کے عین شمال میں تقریباً تین سو گیارہ میل کے فاصلہ پر ۳۹ طول بلد اور ۲۴ عرض بلد پر واقعہ ہے ۔ جس کے چہار طرف دوھری فصیل تھی ۔ لیکن اب نہیں ہے ۔ مضافات میں جنوب کی طرف جبل عسیر اور شمال کی جانب احد ہے ۔ مدینہ منورہ وہ پاک سر زمین اور مبارک شہر ہے جو خدائے بزرگ و برتر کے بعد سب سے افضل ہستی پیغمبرؐ آخرالزماں حضرت محمدؐ مصطفیٰ احمدؐ مجتبیٰ صل اللہ علیہ و سلم کو اپنے دامن آغوش میں لئے ہوئے ہے ۔ اور اس جگہ وہ ذات گرامی آرام فرما ہے ۔ جو ساری مخلوق سے برتر اور لوح و قلم کی زینت ہے ۔ یہی وہ تابناک و دلآویز خطہ ہے ۔ جس کی خاک پاک کو حضور سرکارؐ دو عالم کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہے ۔

Marfat.com

اسی جگہ روز و شب درود و سلام کی نغمہ ریزیاں سامعہ نواز ہوتی رہتی ہیں - فرشتے اور انسان سلام و صلوات کے لئے حاضری کو زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں - اور یہی وہ مقدس بارگاہ ہے جس کی نسبت عزتؒ بخاری نے کہا ہے -

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ بالاتفاق تمام بلاد مشرق و مغرب سے افضل ترین مقامات ہیں - امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک مکہ افضل ہے اور امام مالکؒ کی رائے میں مدینہ منورہ افضل ہے - البتہ مدینہ منورہ کا وہ حصہ جو حضور سرکارؐ دو عالم کے جسم اطہر سے ملا ہوا ہے - بالاتفاق تمام کائنات سے افضل ہے - حتیٰ کہ مسجد الحرام اور عرش و کرسی سے بھی افضل تر مانا جاتا ہے - مدینہ منورہ مکہ کے بعد دوسرا حرم ہے جہاں نماز کا ثواب پچاس ہزار گنا زیادہ ہے -

حج و زیارت کے دلگداز مناظر سے بہرہ اندوز ہونے کے بعد انسان دیر تک وہی کیفیات محسوس کرتا

Marfat.com

ہے مگر میرا تاثر یہ ہے ۔ کہ مکہ میں جلال و جبروت ہے عظمت و ہیبت ہے درد و کرب ہے حسرت ہے بے چینی ہے بے کلی ہے حیرت اور رقت ہے ۔

لیکن مدینہ منورہ میں سر تا سر جمال و رحمت ہے محبت ہے شفقت ہے یہاں جو کیفیات دل پر طاری ہوتی ہیں ۔ وہ محسوس تو کی جا سکتی ہیں ۔ لیکن ان کو الفاظ کا جامہ نہیں پہنایا جا سکتا ۔ اور جو واردات یہاں قلب و دماغ پر گذرتے ہیں انہیں بیان کرنے کے لئے تاب سخن نہیں ۔

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

شنشہاہ ؐ دو عالم کو امت کی خطائیں اور غلطیاں ناگوار نہیں گذرتیں ۔ بلکہ آپ کی شان رحمتہ اللعالمین ؐ در اقدس پر حاضر ہونے والے خطا کاروں کو دامن عاطفت میں چھپا لیتی ہے ۔ گنہگاروں کو معاف کر دیتی ہے ۔ بخش دیتی ہے ۔ دراصل خواجہ ؐ کون و مکاں کی عظمت بے حدود اور رحمت بے کراں کے سامنے امت کے بے نواؤں کی لغزشیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں ۔

مدینہ منورہ کی حدود میں پہنچ کر بے اختیار چیخیں نکل جاتی ہیں ۔ رو رو کر ھچکی بندھ جاتی

Marfat.com

ہے آنسوؤں کے سیل رواں کے بعد تمام بے چینی اور بے تابی از خود ختم ہو جاتی ہے ۔ سکون اور اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے ۔ یعنی حضورؐ انور کے قدموں میں پہنچ کر انسان دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتا ہے ۔

ع ۔ سر ایں جا سجدہ ایں جا

بندگی ایں جا قرار ایں جا

روضۂ اقدس

مسجد نبویؐ کے جنوب مشرق کونہ میں تانبے اور پیتل کی جالی میں گھرا ہوا حضرت عائیشہ صدیقہؓ کا حجرہ ہے جس میں حضور سرکارؐ دو جہاں حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ فاروق محو استراحت ہیں ۔ شمالی جانب حضرت فاطمہؓ کا حجرہ ہے ۔ اس کا طول چوبیس فٹ اور عرض بائیس فٹ ہے مضبوط ستونوں کے اوپر گنبد خضرا ہے روضۂ اقدس کے پانچ دروازے ہیں مغرب کی طرف باب وفود اور باب توبہ آنحضرتؐ انہی دروازوں سے مسجد نبویؐ میں تشریف لایا کرتے ۔ باب تہجد شمال کی جانب ہے اور باب فاطمہؓ مشرق کی طرف ہے اور جنوبی جانب ماجھہ شریف کے قریب ایک چھوٹا سا دروازہ ہے ۔ پیتل کی جالی

Marfat.com

کے اندر چار فٹ کے فاصلہ پر صندل کی جالی ہے جس پر سبز رنگ کے ریشمی پردے لٹکے ہوئے ہیں ۔ پردوں پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں لیکن یہ پردے اب بوسیدہ ہو چکے ہیں ۔ رنگ بھی خراب ہو چکا ہے جا بجا پھٹ چکے ہیں ۔ پاکستان کے وزیر اعظم لیاقت علی خاں مرحوم نے ایک مرتبہ سعودی حکومت کو پیشکش کی تھی ۔ کہ روضہ اطہر کے پردے تبدیل کرنے اور گنبد خضرا پر سبز رنگ لگانے کی اجازت دی جائے ۔ لیکن سعودی حکومت نے اس پیشکش کو نامنظور کر دیا تھا ۔ روضہ اطہر پر غلاف سب سے پہلے ہارون رشید کی والدہ خیزران نے چڑھایا تھا ۔ جس جگہ آنحضرتؐ کے حجرہ کے دروازے تھے ۔ تقریباً اسی جگہ باب بنائے گئے ہیں ۔ اسی طرح جہاں آنحضرتؐ کے حجرہ کی کھڑکیاں تھیں وہاں ریاض الجنتہ کی طرف جالی میں کھڑکیوں کے چھوٹے چھوٹے نشانات بنائے گئے ہیں ۔ تاکہ یادگار قائم رہے ۔ صندل کی جالی کے اندرونی طرف چار فٹ پر دھات کی دیوار ہے ۔ اس کے اندر حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کی تعمیر کردہ پانچ گوشہ عمارت ہے اور اس کے اندرونی طرف حضرت عائیشہؓ صدیقہ کا حجرہ مبارک اپنی پہلی حالت میں موجود ہے ۔ واللہ اعلم با الصواب کیونکہ یہ مقام اسرار ہے حضرت عائشہ کے حجرہ کا دروازہ سیدنا عمر فاروقؓ کے دفن ہونے کے بعد

Marfat.com

نہیں کھلا البتہ بیرونی دیواروں کی مرمت ہوتی رہی - جب نورالدینؒ زنگی نے سیسہ کی دیواریں آٹھ فٹ گہری اور دس فٹ اونچی بنوائیں - تو اس کے بعد گذشتہ ایک ہزار سال سے انسانی نظر اس مقام تک باریاب نہیں ہو سکی - البتہ قدیم کتب اور صاحب حال لوگوں کی سینہ بہ سینہ روائتیں ضرور ملتی ہیں -

روضہٴ اطہر میں جالی کے اندر جنوبی جانب ایک بڑا قرآن حکیم رکھا ہؤا تھا - لیکن اب اٹھا دیا گیا ہے - کہا جاتا ہے یہ قرآن حکیم ان میں سے ایک تھا - جو حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں لکھے گئے تھے - ان میں سے ایک قرآن کریم کا نسخہ ماسکو کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے - اس پر حضرت عثمانؓ کے خون کے چھینٹے پڑے ہوئے ہیں - جب آپ شہید کئے گئے تو محو تلاوت تھے -

روضہ اقدس کو سال میں تین مرتبہ ربیع الاول رجب اورذی قعد میں غسل دیا جاتا ہے اور غسل کا پانی بطور تبرک تقسیم کر دیا جاتا ہے -

مسجد نبویﷺ کے سات ستون ہیں - ان کو اسطوان رحمت کہا جاتا ہے - ان کے نیچے کے حصہ پر سفید پلستر کیا گیا ہے - یہ حضورﷺ اکرم کے زمانہ کی مسجد کی چھت کے نشان ہیں - ان ستونوں کی دھاریوں پر سنہری کام ہؤا

Marfat.com

ہے ۔ پہلی قطار میں چار ستون ہیں ۔ یہی ریاض الخبتہ کی حدود ہیں ۔ باقی ستون سرخ رنگ کے ہیں ۔ ان پر بھی طلائی دھاریاں ہیں ۔ یہ مسجد نبوی ؐ کے صحن کے نشان ہیں ۔ ان پر کھجوروں کے درخت کے خاکے بنائے گئے ہیں یہ اس بات کی علامت ہیں ۔ کہ یہ ستون آنحضرت ؐ کے زمانہ میں کجھور کے تھے ۔ ۱ ۔ ستون حنانہ یہ کجھور کا تنہ تھا ۔ جب حضور ؐ اکرم خطبہ کے لئے منبر پر منتقل ہو گئے ۔ تو اس کے رونے کی آواز آئی ۔ آپ نے اسے تسلی دی ۔ پھر یہ مسجد نبوی ؐ میں محراب کے قریب دفن کر دیا گیا ۔ ۲ ۔ ستون حرس جب آنحضور ؐ حجرہ میں تشریف لے جاتے تو صحابہ رض اس جگہ پہرہ دیا کرتے ۔ ۳ ۔ ستون توبہ حضرت ابولبابہ رض صحابی سے غزوۂ تبوک میں کوتاھی سر زد ہو گئی ۔ تو آپ نے اس ستون کے ساتھ خود کو باندھ لیا ۔ جب توبہ قبول ہوئی ۔ تو کھولے گئے ۔ ۴ ۔ ستون وفود یہاں حضور سرکار ؐ دو عالم بیرونی وفود سے ملاقات فرمایا کرتے ۔ ۵ ۔ ستون جبرئیل ؑ ۔ جناب روح الامین ؑ حضرت وصیہ رض کی انسانی شکل و صورت اختیار کر کے یہاں تشریف لائے ۔ ۶ ۔ ستون سریر اس جگہ رسول ؐ مقبول نے اعتکاف کے لئے مسجد میں قیام فرمایا ۔ ۷ ۔ ستون عائیشہ رض صدیقہ حضور ؐ اکرم نے فرمایا مسجد میں یہ جگہ بہت متبرک ہے اگر لوگوں کو اس کی خیر و برکت کا

Marfat.com

علم ہوتا تو یہاں نماز ادا کرنے کے لئے قرعہ اندازی کرتے ۔

ماجهہ شریف

یہ پیتل کی جالی میں تین گول جھروکے ہیں ۔ مغربی جانب پہلا سوراخ آنحضرت ؐ کے رخ انور کے سامنے ہے دوسرے اور تیسرے جھروکہ کے سامنے جناب ابوبکر رضؓ صدیق اور عمر رضؓ فاروق کے رخ مبارک ہیں ۔ ان جھروکوں کے درمیان بھی پیتل کی جالی کا ایک دروازہ ہے ۔ لیکن یہ کھولا نہیں جاتا ۔ البتہ جب کبھی جملہ مسلمانوں پر کسی قسم کی کوئی داخلی یا خارجی مصیبت نازل ہو تو اسے کھول کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ بحرمت رسول ؐ اکرم دعا کرنے والوں کو اس آلام سے نجات بخش دیتے ہیں ۔ آج سے ایک صدی پیشتر رفاعی خاندان کے ایک بزرگ نے جھروکے کے سامنے حاضر ہو کر جب الصلوات والسلام و علیک یا رسول ؐ اللہ عرض کیا ۔ تو اندر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلا ۔ جسے عام لوگوں نے بھی دیکھا ۔ یہ خاندان ہنوز مدینہ منورہ میں آباد ہے ۔

ریاض الجنتہ

مسجد نبوی ؐ میں سفید ستونوں کے درمیان وہ حصہ ہے جسے آنحضرت ؐ نے مسجد نبوی ؐ کی صورت میں تعمیر

Marfat.com

فرمایا جس کی لمبائی ۸۸ فٹ اور عرض ۶۰ فٹ ہے ۔ اس کے متعلق حضور سرکار ؐ دو عالم کا فرمان ہے کہ بیتی و منبری روضہ من ریاض الجنتہ ۔ میرے منبر سے میرے گھر تک جنت کا ٹکڑا ہے ۔ یا تو جنت یہاں بپا ہو گی یا یہ جگہ جنت میں اٹھا لی جائے گی ۔ اس میں نماز ادا کرنا بڑی فضیلت ہے ۔

راقم الحروف جب ریاض الجنتہ میں پہنچا ۔ تو معاً خیال پیدا ہوا کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے حضرت آدم ؑ کی اولاد میں سے جو فرد جنت میں بھیج دیا جائیگا وہ ہمیشہ جنت الفردوس میں رہے گا ۔ اور سرکار ؐ دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ۔ کہ ریاض الخبتہ جنت کا ٹکڑا ہے ۔ دونوں باتیں مصدقہ ہیں ۔ اور .... میں اس وقت ریاض الجنتہ میں ہوں بے ساختہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھے کہ اے مالک الملک حشر میں کرم فرمانا ۔

منبر

ریاض الجنتہ کی مغربی جانب ایک طویل اور بلند سنگ مرمر کا بنا ہؤا خوب صورت منبر رکھا ہؤا ہے ۔ جس پر پچی کاری کا کام ہؤا ہے ۔ سلطان مراد نے اسے تعمیر کرایا ۔

Marfat.com

محراب نبویؐ

مسجد نبویؐ میں تین محراب ہیں ایک محراب عثمانیؓ جنوبی دیوار میں ہے ۔ ایک محراب تہجد شمال کی جانب ہے ۔ یہاں آنحضرتؐ اپنے حجرہ میں نماز تہجد ادا فرمایا کرتے اور تیسرا محراب نبویؐ ہے اس میں آنحضرتؐ امامت فرمایا کرتے تھے ۔ سلاطین اسلام کے ادب و احترام کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیے ۔ کہ جب محراب نبویؐ کی بنیاد اٹھائی گئی ۔ تو محراب کی عمارت میں وہ جگہ مستور کر دی گئی جہاں رسولؐ اکرم کی جبین مبارک سجدہ ریز ہوتی تھی ۔ کہ مبادا امت کے کسی فرد کے قدم سجدہ گاہ نبویؐ پر آ پڑیں ۔ اور جس جگہ فخرؐ موجودات کے قدم مبارک ہوتے تھے ۔ وہاں محراب کی گولائی بنا دی گئی ۔ اور بوقت سجدہ وہاں اب امت کی پیشانی آتی ہے ۔ یہاں نفل ادا کرنا بڑی فضیلت ہے ۔

باب توبہ کے مقابل سید نا ابوبکرؓ صدیق کا مکان تھا ۔ جسے توسیع کے وقت مسجد نبویؐ میں شامل کر لیا گیا تھا ۔ لیکن آپ کے ارشاد کے مطابق ابوبکرؓ کے مکان کی کھڑکی جانب مسجد کھلی رہے ۔ یہ جگہ باب صدیقؓ کے سامنے ہے وہاں کھڑکی کا نشان بنا دیا گیا ہے ۔

Marfat.com

حجرۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا

باب جبریلؑ کے مقابل حضرت فاطمہؓ کا حجرہ مبارک ہے ۔ جس کے اندرونی حصہ میں برتنوں کے خاکے (ماڈل) مثلاً چکی لوٹا پیالہ اور دیگر اشیا رکھی ہوئی ہیں ۔ باب فاطمہؓ ہر جمعرات کو بعد از نماز عشا کھلتا ہے ۔ اور خواجہ سرا حضرات اندر جا کر صفائی کرتے ہیں ۔

سرکارِ دو عالم (کی رحلت)

بارہ ربیع الاول گیارہ ہجری بروز شنبہ ہوئی ۔ حضرت ابوبکرؓ کی وفات بائیس جمادی الاول تیرہ ہجری کو ہوئی اور حضرت عمرؓ فاروق نے دو ذی الحجہ تئیس ہجری کو انتقال فرمایا ۔ آپ نے انتقال سے پہلے حضرت عائیشہؓ صدیقہ سے روضۂ اطہر میں اپنی قبر کے لئے اجازت طلب کی ۔ جو حضرت عائیشہؓ نے مرحمت فرما دی ۔ حضور فخرؐ موجودات کا سر مبارک ریاض الجنتہ کی طرف ہے اور قدم مبارک باب جبریلؑ کی طرف رخ انور قبلہ یعنی جنوب کی طرف اور محو استراحت ہیں ۔ آنحضرتؐ کی چھاتی کے برابر جناب ابوبکرؓ کا سر ہے اور اسی رخ پر مدفون ہیں حضرت ابوبکرؓ کی چھاتی کے سامنے جناب عمرؓ فاروق خلیفہ ثانی دفن ہیں ۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے ۔ کہ گنبد خضرا

Marfat.com

سنگ اسود اور باب کعبہ کا رخ پاکستان کی طرف ہے ۔

گنبد خضرا

مسجد نبوی ؐ کے بلند ستونوں کے اوپر چھتری نما چھت پر ایک مضبوط هشت پہلو منڈیر بنائی گئی ہے ۔ اس منڈیر پر جست کی دھات کا سبز گنبد جس کے دھاری نما جوڑ ہیں پیوست کر دیا گیا ہے ۔ مدینہ منورہ میں قحط پڑا ۔ تو سرکار ؐ دو عالم نے عائیشہ رض صدیقہ کو خواب میں فرمایا ۔ میرے حجرے کی چھت پر سوراخ بنا دو ۔ فوراً ارشاد کی تعمیل کی گئی ۔ اس اندرونی حجرہ کے سوراخ کی سیدھ میں چھتری نما چھت اور گنبد خضرا کے غربی پہلو میں بھی سوراخ بنا دیا گیا ہے ۔ جس پر باریک جالی لگا دی گئی ہے کہ ھوا کا گذر ھو سکے ۔ جسے سب سے پہلے حضرت عمر رض بن عبدالعزیز نے تعمیر کرایا ۔ اور گنبد خضرا سلطان محمود نے ۱۲۰۰ هجری میں جست کی دھات کا بنوایا ۔ اوپر سبز رنگ لگایا اس دن سے گنبد خضرا نام رائج ھؤا ۔ ۱۲۷۰ هجری میں سلطان عبدالحمید نے مسجد نبوی ؐ از سر نو تعمیر کرائی ۔ تو اس کے گنبدوں میں نقش و نگار بنوائے ۔ نیز اسے آیات قرآنی سے مزین کرایا ۔ آنحضرت ؐ کے اسمائے گرامی لکھائے ۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ تحریر بھی کرائے ۔ یہ تمام تحریریں اپنے وقت کے بہت بڑے کاتب جناب عبداللہ بک زاہدی کی ہیں ۔ اس تمام عمارت پر اس زمانہ کے دس لاکھ پونڈ ترکی خرچ آئے ۔ سبز گنبد کے اوپر سونے کا سنہری کلس ہے ۔

مدینہ منورہ میں میرا قیام کم و بیش بائیس دن رہا ۔ میں وہاں یکم محرم کو پہنچا تھا ۔ چاند کے عروج و زوال کے دن وہیں گذرے ۔ میرا مشاہدہ ہے کہ رات کو جب چاند گنبد خضرا کے بالمقابل آتا ۔ تو ماند پڑ جاتا ۔ روشنی زردی مائل ہو جاتی جیسے گہن میں آ گیا ہو ۔ اور جب سبز گنبد سے آگے نکل جاتا تو روشنی بدستور چمک اٹھتی ۔

مدینہ منورہ کے مکانات قریب سے دیکھے جائیں تو کافی بلند نظر آتے ہیں ۔ اور روضۂ اقدس سے اونچے معلوم ہوتے ہیں ۔ لیکن آبادی سے باہر جا کر نظارہ کریں تو تمام مکانات سے روضۂ اقدس بلند و بالا نظر آتا ہے ۔ اسی طرح آنحضرت ؐ دراز قامت نہیں تھے ۔ آپ سہی قد اور موزوں قامت تھے ۔ لیکن جب دوسرے لوگوں میں کھڑے ہوتے تو آپ نمایاں اور سر بلند نظر آتے ۔ محراب تہجد کے شمالی جانب اصحاب صفہ رض کا چبوترہ ہے ۔ اب زائر یہاں بیٹھ کر تلاوت کرتے ہیں ۔

Marfat.com

خواجہ سرا

اصحاب رض صفہ کے چبوترہ پر خواجہ سرا حضرات حبشی نژاد لانبے قد فربہ جسم سیاہ رنگ زنانہ آواز سر پر پگڑی ڈھیلی عبا کمر بند پہنے بیٹھے رہتے ہیں ۔ روضۂ اقدس کی صفائی اور نگرانی ان کے سپرد ہے ۔ ان کو حکومت کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے ۔ مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف کی صفائی بھی انہی لوگوں کے سپرد ہے ۔

عسکری

روضۂ اطہر کی جالی کے ارد گرد حکومت کی طرف سے سپاہی متعین کر دیئے گئے ہیں ۔ اگر کوئی زائر جالی کو بوسہ دے یا قریب ہی چلا جائے ۔ تو تمشی کی آواز گونجتی ہے لیکن اگر عسکری کی مٹھی گرم ہو جائے ۔ تو پھر اس طرف توجہ ہی نہیں دی جاتی ۔

مسجد اور روضۂ اقدس کی صفائی کے لئے ایک الگ جماعت بھی ہے جو بوقت اشراق اور بعد از نماز عشا روزانہ مسجد کی صفائی کرتی ہے ۔ اس جماعت کو بھی حکومت کی طرف سے حق الخدمت ملتا ہے ۔ اس میں عرب پٹھان اور پاکستانی خدام بھی ہیں ۔

Marfat.com

مسجد نبویؐ کے دروازے بعد از نماز عشا بند کر دیئے جاتے ھیں ۔

حرم نبویؐ کے صحن میں ایک کنوآں اور کجھور کا درخت تھا اب کنؤآں بند کر دیا گیا ھے اور کجھور کا درخت کاٹ دیا گیا ھے ان کی جگہ شمسی اور قمری گھڑی بنا دی گئی ھے ۔ یہ گھڑیاں وقت اور تاریخ بتاتی تھیں مگر اب بے کار پڑی ھیں ۔

مسجد نبویؐ کی اذان گاھیں مندنہ رئیسہ ۔ مینار باب السلام باب رحمت اور مندنہ باب مجیدیہ ھیں ۔ مسجد نبویؐ میں تہجد کے وقت اذان ھوتی ھے ۔ یہ دستور حضرت بلالؓ کے زمانہ سے رائج ھے ۔ مسجد کے مینار ۔ دو قدیم ھیں اور دو شمالی جانب توسیع کے وقت حال ھی میں تعمیر کئے گئے ھیں ۔ جنوب مشرق مینار اس جگہ پر ھے جہاں موذن اول حضرت بلالؓ اذان دیا کرتے تھے ۔ چاروں خوبصورت مینار آسمان سے سرگوشیاں کر رھے ھیں ۔ موذن ان کی پہلی منزل پر جا کر اذان دیتے ھیں ۔ یہاں بھی آلۂ جہیر الصوت نصب ھے ۔ جنوب مشرق مینار کے ساتھ ایک حجرہ بھی ھے جہاں حضرت جبرئیلؑ امین تشریف لایا کرتے اور آنحضرتؐ اگر موجود نہ ھوتے ۔ تو حضورؐ کا انتظار کرتے ۔ اس جگہ کو مہبط وحی کے نام سے یاد کیا جاتا ھے ۔

Marfat.com

حرم نبوی

بالاتفاق بیت اللہ شریف کے بعد افضل ترین مقام ہے۔ اور مدینہ منورہ کے وسط میں واقعہ ہے کل رقبہ ۱۰ ایکڑ اور مستطیل شکل میں ہے۔ ہر چہار طرف برآمدہ بنا ہؤا ہے اور ایک برآمدہ صحن کے درمیان شرقاً غرباً بنا ہؤا ہے۔ جو صحن کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ کل ستون ۳۲۷ ہیں۔ کھلا صحن کنکروں سے مفرش ہے۔ دیواروں پر چاندی اور سونے کے محلول سے منقش آیات شریفہ لکھی ہوئی ہیں۔ جنوبی طرف سنگ سرخ کی دیواریں ہیں چھتری نما چھت گنبدوں کے اندرونی طرف اعلیٰ رسم الخط میں اسمائے باری تعالیٰ اور آیات و احادیث کندہ ہیں۔ بعض گنبدوں کے اندرونی جانب قصیدہ بردہ مرقوم تھا۔ جو اب سیاہی سے مٹا دیا گیا ہے۔ باقی تین طرف یعنی شرق غربی اور شمالی جانب اب نئی تعمیر ہوئی ہے یہ عمارت سنگ زرد کی ہے۔ سنگ مرمر کے فرش پر بیش قیمت قالین بچھے ہوئے ہیں۔ مسجد اور صحن میں بجلی کی دوھیا روشنی کے ٹیوب لگے ہوئے ہیں۔ بلور کے فانوس اور قندیلیں آویزاں ہیں ہوا کے لئے بجلی کے پنکھے ہیں۔

Marfat.com

مسجد نبویؐ کے دروازے - باب السلام با رحمت باب مجیدی باب النسأ باب جبریلؑ اور باب صدیقؓ ھیں - اب سعودی حکومت نے باب عمرؓ باب عبدالعزیز اور باب سعود کا اضافه کیا ھے -

سرکارؐ دو عالم نے جب مکه معظمه سے ھجرت فرمائی - تو مسجد قبا کے قریب تین دن تک قیام فرمایا - بعد ازاں مدینه منوره تشریف لے آئے - یہاں تمام انصار آپ کو مہمان بنانے پر مصر تھے - آپ نے فرمایا میرا راسته چھوڑ دو میری ناقه خود فیصله کرے گی - چنانچه اونٹنی اس جگه آ کر بیٹھ گئی جہاں اب آپ آرام فرما ھیں - بعده حضرت ایوبؓ انصاری کے مکان کے سامنے جا بیٹھی - آپ نے اس جگه کو خرید کر کچی مٹی کی دیواریں اٹھائیں - جس کے درمیان کھجور کے تنے کھڑے کئے - کھجور کی شاخوں اور پتوں کی چھت بنائی - اس مسجد کا رخ قبلهٔ اول مسجد اقصیٰ کی جانب تھا - آنحضرتؐ نے اپنی زندگی میں ھی اسے مربعه شکل میں تبدیل کر دیا - یه تھی سب سے پہلی مسجد جو آپ نے مدینه منوره میں تعمیر فرمائی - معمارؐ کون و مکاں به نفس نفیس اس کے لئے گارا اور انٹیں اٹھاتے رھے - اس کے بعد حضرت عمرؓ نے ۱۷ ھجری میں شمال جنوب اور مغرب کی طرف زمین خرید کر اس کی توسیع کی -

Marfat.com

حضرت عثمان رضؓ غنی نے ۲۹ ھجری میں چاروں طرف کمرے بنوائے اب ستون پتھر کے تھے اور چھت بھی پختہ تھی - ۸۵ ھجری میں ولید بن مالک نے مرمت کرائی - اور مشرقی جانب ازواج رضؓ مطہرات کے حجرے بھی مسجد میں داخل کر لئے - ۱۶۱ ھجری میں مہدی نے شمال کی جانب کچھ توسیع کی ۶۵۴ ھجری میں مسجد کے چراغ سے آگ بھڑکی اور شعلوں سے مسجد کو نقصان پہنچا - سلاطین آل عثمان چونکہ اپنے آپ کو خادم الحرمین بھی کہتے تھے - چنانچہ سلطان محمود نے ۱۲۵۵ ھجری میں گنبد خضرا دھات کا بنوایا - ۱۲۷۵ ھجری میں سلطان عبدالحمید نے مسجد کی دیواریں از سر نو تعمیر کرائیں - اور ترکی رسم الخط میں آیات قرآنی اور قصائد کندہ کرائے - بعد کے خلفأ بھی جزوی طور پر اس کی مرمت اور دیکھ بھال کرتے رہے - حکومت مصر بھی اپنے عہد میں اس کی نگرانی کرتی رہی - اب حکومت سعودی نے زرکیثر صرف کر کے شمالی صحن کی طرف توسیع کرائی ھے گنبد خضرا کی جانب تمام عمارت قائم رہنے دی گئی مگر باقی تیں طرف سے ساری مسجد شہید کر کے از سر نو بنائی گئی - جو سیمنٹ لوھے اور بجری کی خوبصورت عمارت ھے - اس کے اونچے ستون اور صراحی دار محرابیں بہت بھلی معلوم ھوتی ھیں - چھت کے اوپر تار کول بچھائی گئی ھے گرمی کی وجہ سے تار کول کے قطرات نمازیوں اور قالینوں

Marfat.com

پر گرتے رہتے ہیں ۔ اور اگر کبھی بارش ہو جائے تو پانی ٹپکتا ہے ۔ بجلی کا وائرنگ انڈر گراؤنڈ ہے ۔ اور بجلی کے دائرہ نما ٹیوب لگائے گئے ہیں ۔ جو بعد از مغرب چمکتے ہیں ۔ تو بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں ۔ پہلے حرم سے چھت کی اونچائی بھی زائد رکھی گئی ہے ۔ عمارت نہایت صاف ستھری اور فرش سنگ مرمر کا ہے ۔ تمام حرم میں نئے قالین بچھائے گئے ہیں ۔ جو بہت قیمتی ہیں ۔ پہلے قالین نکال کر مدینہ منورہ کی دوسری مساجد میں بچھا دیئے گئے ہیں ۔ نئے ستون بھی سیمنٹ اور بجری کے بنائے گئے ہیں ۔ لیکن معلوم نہیں ہو سکا نئے ستون پہلی مسجد کے ستونوں کی سیدھ میں کیوں نہیں ؟ یعنی نئے ستونوں کی قطاریں پرانے ستونوں کی قطاروں سے ٹیڑھی ہیں ۔

مسجد نبوی کی بیرونی سڑکیں کشادہ کر دی گئی ہیں ۔ مسجد کے شمال کی جانب ایک بڑا صحن چھوڑا گیا ہے ۔ مسجد کی مغربی جانب وضو کے لئے سبیل اور رفع حاجت کے لئے بیت الخلا بنائے گئے ہیں ۔ مجھے یہ دیکھ کر انتہائی دکھ ہؤا کہ مسجد نبوی ؐ کے ستونوں اور دیواروں کو شہید کرنے کے بعد سنگ سرخ کے جو ٹکڑے کار آمد نکلے ان کو پیشاب گاہ میں استعمال کیا گیا ہے ۔ مراۃ الحرمین کا مولف لکھتا ہے کہ سلطان مراد کے زمانہ میں جو کاریگر حرم نبوی ؐ کی تعمیر میں حصہ لے رہے تھے ۔ وہ ہر وقت

Marfat.com

با وضو رهتے تھے ۔ نیز حفاظ کی مختلف جماعتیں ایک ایک پتھر پر قرآن پاک کے پارے ختم کرتی تھیں ۔ لیکن اب معاشرہ کی تبدیلی کی وجہ سے نظریات بھی تبدیل ہو گئے ھیں ۔ اب ان کو وجدانی طور پر بھی کچھ محسوس نہیں ہوتا ۔ مسجد نبویؐ کی تعمیر کرنے والے معمار صناع اور کاریگر با وضو تو کجا منہ میں سگریٹ لئے کام کرتے ھیں ۔ راقم الحروف نے حریم مکہ میں یہی کیفیت دیکھی ھے ۔ کیونکر مسجد الحرام کی توسیع ہنوز جاری ھے ۔ حکومت نے اخراجات اور معاوضہ دینے میں بخل سے کام نہیں لیا لیکن عملہ کی ادب نا شناسی کو کیا کہا جائے ۔

حضرت ایوبؓ انصاری کے مکان کے متصل آنحضرتؐ کی اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ ہنوز محفوظ ھے یہاں ایک محراب بنا دی گئی ھے خاص و عام یہاں پہنچ کر نفل ادا کرتے ھیں ۔ جناب ایوبؓ انصاری کا مکان بہت متبرک ھے ۔ سرکارؐ دو عالم اس جگہ سات ماہ تک قیام پذیر رھے ۔ اسی جگہ ایک مشہور یہودی عالم عبداللہ بن سلام ایمان لائے ۔ آئے تھے ۔ فخرؐ موجودات سے بحث و مناظرہ کرنے ۔ لیکن آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر پکار اٹھے ۔ لیس بوجھک کذاب ۔ یہ جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا ۔ اس جگہ ایک کنواں بھی ھے آپ نے اس کنوئیں کا پانی کثرت سے استعمال فرمایا ۔

Marfat.com

امام حسنؓ حسینؓ کا مکان

جناب ابو ایوبؓ کے مکان کے سامنے ایک خوب صورت گنبد کی چھت والا سیاہ پتھر کا مکان ہے آج کل یہاں لائبریری ہے۔ اب مصری حجاج بھی یہاں قیام کرتے ہیں۔

مشہد سیدنا عثمانؓ غنی

اصحاب عشرہ مبشرہ کے تمام مکانات شہید کر دئیے گئے ہیں اور سڑک کو فراخ کر دیا گیا ہے۔

سلطان نور الدینؒ زنگی کے مزار کا نشان بھی باقی نہیں رہا یہ بھی سڑک میں ملا لیا گیا ہے سلطان نور الدین نے ان یہودیوں کو قتل کیا تھا۔ جنھوں نے مسجد نبویؐ کے باہر روضۂ اطہر میں سرنگ لگائی تھی۔ ان یہودیوں کی قتل گاہ ایک نشان ہنوز باقی ہے۔ یہ جگہ باب جبرئیلؑ کے جنوب میں کھڑکی کے نیچے واقعہ ہے۔

زیارت جنت البقیع

یہ حرم نبویؐ کے مشرق میں ایک چار دیواری میں محصور وسیع و عریض قدیم قبرستان ہے جو دنیا کے

Marfat.com

تمام قبرستانوں سے افضل ہے ۔ عہد نبویؐ سے آج تک اہل مدینہ کا یہی قبرستان ہے ۔ اس میں ہزار ہا صحابہؓ کبار (حضرت خدیجہؓ اور میمونہؓ) کے علاوہ تمام ازواجؓ مطہرات سیدنا ابراهیمؓ ابن رسولؐ اللہ حضرت عثمانؓ غنی حضرت عباسؓ امام حسنؓ سعدؓ بن ابی وقاص حضرت امام مالکؒ کے مزارات ہیں ۔ اور حضرت حلیمہ سعدیہ حضرت فاطمہؓ زہرا حضرت رقیہؓ اور آپ کی پھوپھیاں بھی یہیں مدفون ہیں ۔ آنحضرتؐ عموماً جمعرات کی صبح یہاں تشریف لے جاتے۔ زائرین کو اس کی زیارت کی عام اجازت ہے ۔ لیکن اب نہ کوئی مزار ہے نہ لوح مزار جس سے معلوم ہو سکے ۔ کہ یہ کس بزرگ ہستی کی آرام گاہ ہے ۔ اب ان نفوس قدسیہ اور صاحبان مزار کی نشاندھی معلمین ہی کرتے ہیں ۔ یہاں حکومت کی طرف سے عسکری بھی موجود رہتے ہیں ۔ حضرت حلیمہ سعدیہ کے مزار پر سر سبز گھاس اگ رہی ہے حضرت حلیمہ نے آنحضرتؐ کو بچپن میں دودھ پلایا تھا شاید اس لئے بعد از وفات بھی ان کی چھاتی اللہ تعالیٰ نے سر سبز رکھی ہے ۔

زیارت شہدائے احد

مدینہ منورہ سے تین میل شمال کی جانب جبل احد کے دامن میں ایک میدان ہے ۔ یہاں ۳ ہجری میں

Marfat.com

کفار مکہ سے لڑائی ہوئی سیدالشہدا سید نا حمزہ رض کا مزار مبارک یہیں ہے۔ پہاڑ کے میدانی گوشے میں ایک غار ہے جہاں آنحضرت ص نے جنگ کے وقت جب دندان مبارک شہید ہوئے تو آرام فرمایا۔ اس حق و باطل کی جنگ میں مسلمانوں کی ذرا سی کوتاھی کے باعث فتح شکست میں تبدیل ہو گئی لیکن رسول ص اللہ کی قیادت اور صحابہ رض کبار کی استقامت سے اللہ تعالیٰ نے شکست کو پھر فتح میں تبدیل کر دیا۔ یہ غزوہ جانبازی اور استقلال کا بے مثال کارنامہ ہے۔ سرکار ص دو عالم نے فرمایا جبل احد جنت کے پہاڑوں میں سے ہے نیز یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

احد کے میدان میں ۱۵ شعبان ۳ هجری کو کفار مکہ اور مسلمانوں میں ایک زبردست جنگ ہوئی کفار غزوۂ بدر کی شکت کی وجہ سے سیخ پا تھے۔ چنانچہ جوش انتقام سے برانگیختہ ہو کر سیلاب کی صورت میں مدینہ منورہ کی طرف بڑھے۔ قریش کی تعداد تین ہزار اور مسلمان صرف سات سو تھے۔ آنحضرت ص نے پچاس مجاھدین کو درۂ احد پر مقرر کر کے فرمایا اس جگہ کو کسی حالت میں بھی خالی نہ کیا جائے ورنہ مسلمانوں کی شکست کا احتمال ہوگا۔ بعض مغربی مورخ

Marfat.com

رقمطراز ہیں ۔ کہ اس مورچہ پر سپاہ مقرر کرنے سے دنیا کے بڑے بڑے جنرل سپاہ سالار اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی حربی اور فنی قابلیت کے معترف ہو گئے ۔ حضورؐ نے اسلامی علم حضرت مصعبؓ بن عمر کو عنایت فرمایا حق و باطل جب آمنے سامنے ہوئے ۔ تو مسلمانوں نے میمنہ اور میسرہ پر حملہ کر دیا ۔ کفار اسلامیوں کے حملہ کی تاب نہ لا سکے ۔ چند لمحات میں جنگ کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا ۔ کفار بھاگ نکلے ۔ میدان خالی ہو گیا ۔ تو صحابہؓ مال غنیمت لوٹنے کی طرف متوجہ ہو گئے درہ پر عبداللہؓ بن جبیر سالار دستہ اور دس مجاہد رہ گئے خالدؓ بن ولید اور عکرمہ نے جب درہ خالی دیکھا ۔ تو لوٹ کر اچانک حملہ کر دیا یہ دس مجاہد کب تک مقابلہ کرتے معہ سالار شہید ہو گئے کفار کی فوج پوری طاقت سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑی ۔ مسلمانوں کی صفیں درہم برہم ہو گئیں ۔ کفار نے تمام قوت اس جگہ پر صرف کرنا شروع کی ۔ جس جگہ رسولؐ خدا چند جانثاروں کے جھرمٹ میں اقامت پذیر تھے ۔ صحابہؓ پروانہ وار نثار ہو رہے تھے ۔ سعدؓ بن ابی وقاص آپ سے تیر لے لے کر کفار پر پھینک رہے تھے ۔ حضرت طلحہؓ کفار کے تیر اپنے شانوں اور کمر پر روک رہے تھے ۔ مشرکین کا ہر طرف سے نرغہ تھا ۔ خون آشام

Marfat.com

تلواریں چمک چمک کر آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھیں۔ اور کفار حضور انورؐ پر ہر طرف سے یورش کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت طلحہؓ خورشید نبوتؐ کو آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے بچا رہے تھے۔ ایک نابکار نے ذاتؐ اقدس پر تلوار سے وار کیا حضرت طلحہؓ نے وار اپنے ہاتھ پر روکا۔ اور انگلیاں شہید ہو گئیں۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے اس جنگ میں بہادری کے وہ جوہر دکھائے۔ کہ فرشتے بھی عش عش کر اٹھے۔ کفار کی طرف سے عبدالعزیٰ نے دعوت مبارزت دی عمؓ رسولؐ اللہ حضرت حمزہؓ نے فوراً بڑھ کر ایک ھی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔ حضرت امیر حمزہؓ نے چونکہ جنگ بدر میں بھی اکثر صنادید قریش دو تہہ تیغ کیا تھا۔ اس لئے تمام مشرکین قریش ان کے خون کے پیاسے تھے۔ چنانچہ ایک غلام وحشی کو آزادی کا لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کیا گیا۔ کہ وہ عمؓ رسولؐ اللہ پر وار کرے وحشی ایک چٹان کی گھات میں موقعہ کی تاک میں رہا۔ جب حضرت حمزہؓ قریب سے گذرے تو اس نے پیچھے سے اچانک حملہ کر دیا۔ اور حربہ اس زور سے پھینکا۔ کہ آپ زخمی ہو کر گر گئے۔ حضرت علیؓ مدد کو پہنچے۔ مگر جانثار نبوتؐ شمع حقیقیت پر قربان ہو چکا تھا۔ ابوسفیان کی بیوی ھندہ نے وحشی کو اکسایا تھا۔ جب حضرت حمزہؓ شہید ہو گئے

Marfat.com

تو ھندہ نے خنجر سے سینہ چاک کیا اور کلیجہ نکال کر چبا ڈالا ۔ اس پر مشرکین نے افواہ اڑا دی کہ نعوذباللہ سرکارؐ دو عالم بھی شہید ہو گئے ہیں ۔ مسلمان یہ خبر سن کر بہت سراسیمہ ہوئے بڑے بڑے بہادر میدان چھوڑتے جا رہے تھے ۔ مجاہدین اسلام کا ایک گروہ سالار اعظم رسولؐ اکرم کے ارد گرد حصار باندھے ہوئے تھا ۔ بعض مجاھد بے جگری سے لڑے اور یہ کہتے ہوئے شہید ہو گئے اب اس دنیا میں رہ کر کیا کریں گے ۔ کعبؓ بن مالک انصاری نے دور سے شمع نبوتؐ کو چمکتے دیکھا تو چلا کر مسلمانوں کو بشارت دی ۔ مسلمانوں رسولؐ اللہ زندہ ہیں ۔ اس آواز کا خاطر خواہ اثر ہؤا! مجاہدین کے حوصلے پھر بلند ہو گئے اور منتشر مسلمان رسولؐ اللہ کے قریب جمع ہونا شروع ہو گئے ۔ اس وقت جنگ کی شدت نقطۂ عروج پر تھی ۔ دفعتاً عتبہ بن ابی وقاص نے ایک بڑا پتھر پھینکا ۔ جس کی ضرب سے رسولؐ اکرم کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور سامنے کے دانت بھی شہید ہو گئے ۔ نیز لوہے کے خود کی دو کڑیاں رخسار مبارک میں پیوست ہو گئیں ۔ آپ ضرب کے صدمہ سے لڑکھڑائے اور ایک گڑھے میں گرنے ہی والے تھے کہ حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ بن عبداللہ نے سہارا دے کر سنبھالا ۔ ابو عبیدہؓ بن جراح نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر خود کی کڑیاں نکالیں ۔ کفار کے تیر جناب ابو دوجانہؓ اور

Marfat.com

سعدرض بن وقاص اپنے جسم پر روک رہے تھے - اس مرحلہ پر سرکارص دو عالم نے ٹیلے پر کھڑے ہو کر دعا فرمائی - اب مسلمانوں کے قدم جمنے شروع ہو گئے - پہلے جنگ مدافعانہ ہو رہی تھی - مسلمانوں نے رسولص اللہ کو اونچی جگہ پر کھڑے دیکھ کر جوش محبت سے نعرہ بلند کیا - اور کفار پر حملہ آور ہوئے- کفار اس پرجوش حملہ کی تاب نہ لا سکے ان کے قدم اکھڑ گئے میدان کارزار سے بھاگنا شروع کر دیا - اسلام فتح یاب ہؤا - کفار مکہ کی طرف جا رہے تھے - کہ ابوسفیان نے بھاگتے ہوئے کہا - آئیندہ سال پھر مقابلہ ہو گا - میدان جنگ میں ۸۰ صحابہرض شہید ہوئے سرورص کائنات نے سیدالشہدا حضرت حمزہرض کی نماز جنازہ خود پڑھائی تمام شہدائے احد کو حضورص نے اپنی موجودگی میں دفن کرایا - خواتین اسلام نے اس جنگ میں مجاہدین کی بڑی امداد کی - جناب عائشہرض اور ام سلیمرض مجاہدوں کو پانی پلاتی اور مرہم پٹی کرتی رہیں - حضرت صفیہرض ہاتھ میں نیزہ لئے میدان کارزار میں پھر رہی تھیں جب اپنے بھائی حضرت حمزہرض کی لاش پر پہنچیں تو انتہائی صبر و استقلال سے انا اللہ و انا علیہ راجعون پڑھا حضرت فاطمہرض نے جب رسولص اللہ کو دیکھا - تو رو کر گلے لپٹ گئیں - شہدا کو دفن کرنے کے بعد سامان حرب سنبھالا گیا - اور آنحضرتص معہ صحابہرض مدینہ منورہ تشریف لے

Marfat.com

آئے ۔ اب سید نا حمزہؓ اور دیگر شہدا کے مزارات کا کوئی نشان باقی نہیں ۔ ایک مٹی کے چبوترے پر چند پتھر بکھرے پڑے ھیں ۔ جبل احد کے دامن میں نہر ارزق بہتی ھے جس کا پانی شریں ھے ۔ جبل احد میں معدنیات کے ذخائر بھی پائے جاتے ھیں ۔

مدینہ منورہ کی مساجد

شہر سے جنوبی طرف دو میل کے فاصلہ پر مسجد قبا ھے ۔ مسجد الحرام مسجد نبویؐ اور مسجد اقصیٰ کے بعد تمام مساجد سے افضل ھے اس کی زیارت شنبہ کے دن مسنون ھے یہاں کے نوافل عمرہ کا ثواب رکھتے ھیں ۔ اس مسجد میں آنحضرتؐ کو جنوبی دیوار پر کعبۃ اللہ کی زیارت ھوئی ۔ مراۃ الحرمین کا مؤلف لکھتا ھے ۔ اس مسجد کی جنوبی دیوار پر ایک روزن تھا ۔ جس کا نام طاقتہ الکشف تھا ۔ لیکن اب اسے بند کر دیا گیا ھے ۔ رسولؐ اکرم نے ۱۲ ستمبر ۶۲۲ عیسوی بمطابق ۲۷ صفر پنجشنبہ ۱ ھجری بوقت شب مکہ معظمہ سے ھجرت فرمائی ۔ اور ۱۲ دن بعد ۸ ربیع الاول بروز پیر محلہ قبا میں پہنچے ۱۴ دن یہاں قیام فرمایا ۔ پھر مدینہ منورہ تشریف لے آئے ۔ قرآن پاک اس مسجد کے متعلق فرماتا ھے ۔ المسجد اسس التقویٰ من اول یوم الحق ۔

Marfat.com

مسجد جمعہ

مسجد قبا کے راستہ میں مشرق جانب واقعہ ہے چھت پر پتھروں کا گنبد بنا ہؤا ہے۔ اس جگہ بنو سالم آباد تھے۔ جمعہ اسی جگہ فرض ہؤا اور رسول ؐ اللہ نے پہلا جمعہ یہیں ادا کیا۔

مسجد غمامہ

یہ روضہٴ اطہر سے مغربی جانب سڑک پر واقعہ ہے اس مسجد میں فخر موجوداتؐ نے عیدین کی نمازیں ادا کیں۔

مسجد سقیا

باب عنبریہ کے قریب ریلوے سٹیشن کے اندر واقعہ ہے۔ آنحضورؐ نے غزوہٴ بدر کو جاتے ہوئے اسی جگہ نماز ادا فرمائی اور مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا۔

مسجد اخراب یافتح

جبل سلع کے غربی کنارہ پر ہے جب غزوہٴ احزاب کے لئے مشرکین مکہ جمع ہو کر آئے تو مسلمانوں نے حضرت سلمانؓ فارسی کے مشورہ کے مطابق شہر کے ارد گرد خندق کھود لی اس خندق کے کھودنے میں سرکارؐ

Marfat.com

دو عالم نے بہ نفس نفیس شرکت فرمائی ۔ سورہ انا فتحنا بھی یہیں نازل ہوئی ۔ اسی جگہ کملی والے ؐ آقا بحثیت سالار اعظم افواج اسلامیاں خیمہ زن رہے جناب ابوبکر رضؓ صدیق عمر فاروق رضؓ عثمان رضؓ غنی اور علی رضؓ مرتضی کے خیمے بھی یہاں نصب تھے ۔ اس جگہ اب انہی صحابہ رضؓ کے نام پر مساجد بنی ہوئی ہیں ۔ ان مساجد کے سامنے کھلا میدان ہے جس کے مغربی کونہ میں شاہ سعود نے مدینہ کا مستقر تعمیر کرایا ہے یہ محل امریکی طرز پر بنا ہے صحن میں بڑا باغیچہ بنایا گیا ہے حکومت کا منصوبہ ہے کہ اس میدان میں مغل طرز تعمیر پر شالامار لاہور کی طرح باغ بنوایا جائے ۔

مسجد قبلتین

مدینہ منورہ کے شمال مغرب کی جانب وادی عتیق میں واقعہ ہے اس مسجد کی ایک محراب مسجد اقصی کی جانب ہے اور دوسری کعبۃ اللہ کی طرف ۔ تحویل کعبہ کا حکم یہیں نازل ہؤا رسول ؐ اکرم دو رکعت نماز ادا کر چکے تھے ۔ کہ رخ کی تبدیلی کا حکم ہؤا بقایا دو رکعت نماز بیت اللہ شریف کی طرف منہ پھیر کر ادا کی ۔

Marfat.com

مسجد شمس

ایک بڑی مسجد ہے۔ اس جگہ شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ تو قریبی وادی میں شراب کشید کرنے کی بھٹی تھی۔ حضرت ایوب رضؓ انصاری نے جا کر شراب کے مٹکے توڑ دیئے وادی میں شراب پانی کی طرح بہہ نکلی۔

مسجد بنی ظفر

جنت البقیع کے مشرق میں واقعہ ہے۔ ایک صحابی رضؓ تلاوت کر رہے تھے۔ جب ایت فکیف اذاجعنا من کل پر پہنچے۔ تو حضور آقائے ﷺ نامدار آبدیدہ ہو گئے۔

مسجد اجابہ

یہ بھی جنت البقیع سے مشرقی جانب ہے۔ اب شہید کی جا چکی ہے۔ اس کا کنواں بھی خشک ہو چکا ہے۔ اور غلاظت سے اٹا پڑا ہے۔ مٹی کے چبوترے پر چند پتھر مرثیہ خوانی کر رہے ہیں۔ اس جگہ حضور سرور ﷺ کون و مکاں نے امت کے لئے تین دعائیں کیں۔ جن میں دو قبول ہوئیں۔

۱ اول امت قحط کا شکار نہ ہو۔ دوم ملت محمدیہ ﷺ غرق ہو کر تباہ نہ ہو۔ تیسری امت میں باہم نفاق نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ اول الذکر دونوں دعائیں قبول ہوئیں۔

Marfat.com

مسجد ابراہیمؓ

عوالی میں مسجد قریظہ کے قریب ہے اس جگہ کھجوروں کا بڑا باغ ہے سید نا ابراہیمؑ ابن رسولؐ اللہ کی ولادت یہیں ہوئی -

مسجد ابوذرؓ غفاری

جبل احد کو جاتے ہوئے داھنی جانب سڑک پر واقعہ ہے - حضرت عبدالرحمنؓ کی روایت ہے - اس جگہ سرکارؐ دو عالم دیر تک محو سجدہ رہے - جب استفسار کیا گیا - تو فرمایا جبرائیل امینؑ تشریف لائے اور کہا ہے - کہ جو مسلمان درود پڑھے گا - اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو گی اور جو سلام پڑھے گا اس پر سلامتی - اس جگہ جناب ابوذرؓ غفاری نے مسجد تعمیر کر دی -

مدینہ منورہ کے آبار کنوئیں

بئیر خاتم مسجد قبا کے قریب پہاڑی چشموں کا پانی آتا تھا اور کنوآں بھرا رھتا تھا - حضور آقائےؐ نامدار اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھے حضرت عثمانؓ غنی کی انگوٹھی اس میں گر گئی - اب یہ خشک ہو چکا ہے -

Marfat.com

بئیر حا

باب مجیدی کے سامنے ہے اس جگہ جناب ابو طلحہؓ کا باغ تھا آیت ۔ لن تنا لو لبر حتیٰ مما تنفقون ۔ اسی جگہ نازل ہوئی ۔ ابو طلحہؓ نے یہ باغ اقارب کے لئے وقف کر دیا تھا ۔ اب یہ کنواں ایک مکان کے گوشہ میں ہے ۔ اس میں آنحضرتؐ نے لعاب دھن بھی ڈالا تھا ۔ نماز عصر کے بعد آپ چہل قدمی کے لئے تشریف لے جاتے ۔ اور اس کنوئیں کا پانی نوش فرماتے اس پانی کا ذائقہ زمزم سے ملتا ہے ۔

بئیر رومہ

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر وادی عتیق میں واقعہ ہے یہ کنواں ایک یہودی کا تھا ۔ اور وہ اس کا پانی مسلمانوں کے پاس بیچتا تھا ۔ حضرت عثمانؓ غنی نے نصف کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا ۔ اس طرح مسلمان دو دن کے لئے پانی بھر لیتے آخر یہودی نے کنوئیں کا دوسرا حصہ بھی فروخت کر دیا ۔ پہلا نصف بارہ ہزار اور دوسرا نصف آٹھ ہزار درہم میں خریدا گیا ۔

Marfat.com

بئیر عروہ

یہ حدود مدینہ سے باہر ہے ۔ حجاج بغیر اجازت کے نہیں جا سکتے اس کنوئیں کا پانی درد گردہ اور ریگ مثانہ کے لئیے بے حد مفید ہے ۔ اس کے قریب ایک مسجد ہے جس کے متعلق روایت ہے کہ حضرت خضرؑ علیہ السلام اکثر جمعہ کے دن عصر کی نماز یہاں ادا فرماتے ہیں ۔ اس جگہ سبزہ تو نہیں لیکن یہ اہل مدینہ کی سیر گاہ بن گیا ہے ۔ عصر کے بعد لوگ بسوں پر سوار ہو کر یہاں آ جاتے ہیں ۔ پانی پیتے ہیں قہوہ کی چسکی لیتے ہیں ۔ اور مغرب کے وقت واپس مدینہ منورہ پہنچ جاتے ہیں ۔

ان آبار اور مساجد کے علاوہ اور بھی بہت سی مساجد اور کنوئیں آنحضورؐ کے زمانہ میں بھی تھے ۔ اب تو مدینہ منورہ کے ہر محلہ میں مسجد اور گھر گھر کنوئیں ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں ۔ کھجور سے باغات انگور کی بیلیں ہر قسم کے پھل سبزیاں ترکاریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ علاقہ بھی زرخیز ہے ۔ مٹی میں بھی نم ہے ۔ اور زمین سونا اگل رہی ہے ۔

مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات

دار ابوبکرؓ باب النسأ کے قریب آج کل دار سلیمان کے نام سے مشہور ہے ۔

Marfat.com

دار عثمان رضؓ غنی

کبھی رباط عثمانؓ کے نام سے مشہور تھا ۔ لیکن اب تمام مکانات گرا دیئے گئے ۔

دار خالد رضؓ بن ولید

کبھی رباط خالدرضؓ کہلاتا تھا ۔ لیکن اب اسے گرا کر حکومت نے ایک بڑا محل بنوایا اور ملک غلام محمد سابق گورنر جنرل پاکستان کو ھدیة دے دیا ۔ یه مکان جدید طرز کا پیلس ھے ۔ قد آدم آئینے صوفے فرنیچر قالین فانوس ٹب لفٹ اور دیگر سامان آرائیش سے لیس ایر کنڈیشنڈ بھی ھے ۔ اب یه مکان ملک صاحب کی اولاد کے نام ھے ۔ اللہ اللہ ۔

ع ۔ زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن ۔

فا عتبر و ا لو لا بصا ر

مزار حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب

سرکارؐ دو عالم کے والد مکرم کا مزار باب السلام کے مقابل ایک محله میں واقعه ھے ۔ جس کے دروازے اب اینٹوں سے چن دیئے گئے ھیں ۔ اس مقبرہ کے دروازہ پر ایک کتبه لگا ھؤا ھے ۔ ”مزار جناب عبداللہ والد پیغمبر

Marfat.com

علیه السلام " حضرت عبداللہ کا انتقال فخر موجوداتؐ کی ولادت سے چار ماہ پیشتر ہؤا ۔ تیس سال کی عمر تھی ۔ کسی کام کے لئے یثرب آئے ۔ ایک دوست کے پاس قیام کیا ۔ یہیں بیمار ہوئے اور انتقال ہو گیا ۔ دوست نے حق دوستی ادا کرتے ہوئے بجائے قبرستان کے اپنے مکان کے سامنے دفن کیا ۔ کملیؐ والے آقا کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ کا انتقال بھی یثرب کی حدود میں ہؤا تھا ۔ ان دنوں آپ کی عمر چھ برس تھی ۔ آپ کبھی کبھی والدہ محترمہ اور والد مکرم کے مزارات پر تشریف لے جایا کرتے ۔

محراب سجدہ

بڑے ڈاکخانہ کے عقب میں ایک چھوٹی سی پہاڑی پر محراب بنا ہؤا ہے ۔ ترکان احرار نے اسے محراب کی شکل دی تھی ۔ اس کے متعلق روایت ہے ۔ کہ جبرئیلؑ امین نے ایک دن سرکارؐ دو عالم سے کہا ۔ کہ آپ کی امت کے کچھ لوگ دوزخ میں بھی جائیں گے ۔ آپ کو یہ سن کر بہت قلق ہؤا آپ کسی کو اطلاع دیئے بغیر اس جگہ تشریف لے آئے اور دو دن تک گھر واپس نہیں گئے اہل بیتؓ اور صحابہؓ کبار کو بہت تشویش ہوئی ۔ آپ کو جگہ جگہ تلاش کیا گیا ۔ لیکن آپ کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوسکا ۔

Marfat.com

تیسرے دن جناب ابوبکرؓ جناب علیؓ اور حضرت فاطمہؓ آپ کو تلاش کرتے ہوئے اس طرف آ نکلے ۔ تو ایک چرواہے نے بتایا ۔ ایک آدمی اس پہاڑی پر سر سجدہ میں رکھے رو رہا ہے ۔ میری بکریاں اس طرف منہ کر کے کھڑی ہو جاتی ہیں اور چرنا چھوڑ دیتی ہیں ۔ یہ لوگ یہاں پہنچے ۔ تو دیکھا ۔ کملی والےؐ آقا ایک غار کے کونہ میں سجدہ ریز ہیں اور رو رو کر امت کی بخشش کے لئے دعا کر رہے ہیں ۔ حضرت فاطمہؓ بے تاب ہو کر آپ سے لپٹ گئیں اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپ تین دن سے کچھ کھائے پئے بغیر بھوکے پیاسے یہاں اشکبار ہیں ۔ آپ نے فرمایا میں اس وقت سر سجدہ سے نہیں اٹھاؤں گا ۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت نہ ملے گی ۔ کہ امت محمدیہؐ دوزخ میں نہیں جائیگی ۔ یہ سن کر تمام اہلؓ بیت اور صحابہؓ بھی سر بسجود ہو گئے اور امت کے لئے دعا کرنے لگے ۔ معاً جبرئیلؐ امین نازل ہوئے اور فرمایا یا رسولؐ اللہ سر سجدہ سے اٹھا لیجیئے ذات باری نے فرمایا ہے ۔ کہ امت محمدیہؐ میں جس شخص کی آپ سفارش کریں گے اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا ۔ کملیؐ والے آقا نے اللہ کا شکر ادا کیا اور واپس گھر تشریف لے آئے ۔

Marfat.com

مدینہ منورہ کا موسم

صبح کے وقت سرد۔ دوپہر کے بعد گرم اور بعد از مغرب ہوا میں خنکی پیدا ہو جاتی ہے۔ پانی ہاضم شریں اور دافع امراض ہے۔

صنعتیں

ہنوز عالم طفلی میں ہیں۔ گھریلو صنعتوں میں مولانا حسین احمدؒ مدنی مرحوم کے برادر خورد جناب محمود صاحب کے دو تین برف خانے ہیں۔ آپ مدینہ منورہ کے امرأ میں سے ہیں۔ شہر سے تقریباً بارہ میل پر ایک جھیل عاقول نامی واقعہ ہے جسے دیکھ کر کشمیر یاد آجاتا ہے اس کا پانی ٹھنڈا اور شریں ہے۔ ارد گرد سبزہ بھی ہے۔ کچھ لوگوں نے یہاں مکانات بھی بنا لئے ہیں۔ اور گرمی کے موسم میں یہاں نقل مکانی کر لیتے ہیں۔ اس جھیل کے قریب ایک جرمن انجنیئر نے ایک پلانٹ نصب کیا ہے جہاں بیلٹ سسٹم پر انیٹیں تیار ہوتی ہیں بیلٹ پر کام کرنے کے لئے کچھ مزدور ملازم ہیں۔ باقی کام خود بخود مشینیں کرتی ہیں۔ خود ہی انیٹیں بناتی اور پکاتی ہیں۔ اس کے باوجود مدینہ منورہ میں انیٹوں کا نرخ -/۱۰۰ ریال فی ہزار ہے۔

Marfat.com

تبرکات

دوران قیام میں سنا تھا کہ مدینہ منورہ میں کملیؐ والے آقا کے تبرکات بھی ہیں ۔ جو ایک بزرگ کے مکان پر رکھے ہوئے ہیں اور زائر وہاں پہنچ کر زیارت بھی کرتے ہیں ۔ ان تبرکات میں ایک کمان ایک تیر اور ایک پیالہ ہے یہ بھی کہا جاتا ہے ۔ کہ یہ کمان جنگ بدر میں سرکارؐ دو عالم کے ہاتھ میں تھی ۔ اور اس کمان پر حضورؐ پرنور کا اسم گرامی بھی درج ہے ۔ لیکن مجھے زیارت نہیں ہوسکی ۔

مدینہ منورہ کے کئی بارونق بازار ہیں ۔ مگر جس بازار کی حدود حضورؐ نے مقرر فرمائی تھیں اس کا نام مناخہ ہے اور اب تک یہی بازار سب سے بڑی تجارتی منڈی ہے ۔ بسوں کا اڈا بھی اسی بازار کے کونہ پر ہے ۔

ایک لطیفہ

حکومت سعودیہ کی چیکنگ پوسٹ مرحوم ریلوے سٹیشن پر واقعہ ہے سٹیشن کے قریب ہنوز ریلوے کی پٹڑھی بچھی ہوئی ہے ۔ انجن شیڈ بھی ہے پانی اور تیل کے ٹینک بھی ہیں ۔ کانٹا بدلنے کا کیبن بھی ہے مال گاڑی کے ایک دو ڈبے اور ایک دو انجن بھی موجود ہیں ۔ جب حجاز فتح ہؤا تو ایک عمائد سلطنت نے پوچھا یہ کیا ہے ؟ عرض

Marfat.com

کیا گیا ۔ یہ ریل کھینچنے کا انجن ہے معاً حکم ملا ۔ اس کو پھانسی دے دو حکم حاکم مرگ مفاجات ۔ انجن کے اگلے حصہ میں سٹینڈ لگا کر اونچا کر دیا گیا ۔ اور اوپر کی طرف لوہے کی سلاخ لگا دی گئی ۔ یعنی انجن کے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈال دیا گیا ۔ کمال یہ ہے ۔ کہ ہنوز راکب مرکب سے اتارا نہیں گیا ۔ انجن کی لاش اسی طرح سڑ رہی ہے ۔

سم کا نشان

جنت البقیع کے عقب میں ایک کھلا میدان ہے ۔ وہاں ایک پتھر پر گھوڑے کے سم کا نشان بنا ہوا ہے ۔ روایت یہ ہے ۔ کہ سرکارؐ دو جہاں مسجد نبویؐ میں تشریف فرما تھے ۔ کسی منافق نے خبر دی کہ دشمن مدینہ کی طرف بڑھ رہا ہے ۔ آپ اسی وقت جناب ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہو کر یہاں پہنچے اطراف و جوانب میں نظر دوڑائی کوئی دشمن نظر نہیں آیا ۔ در اصل خبر غلط تھی ۔ واپس تشریف لے آئے دوسرے دن صحابہؓ جب اس مقام پر پہنچے تو یہاں گھوڑے کے سم کا نشان بن گیا تھا ۔ جسے محفوظ در لیا گیا ۔

Marfat.com

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے امام

مسجد نبوی میں مولانا عبدالعزیز صاحب حکومت کی طرف امام مقرر ہیں جمعہ کے خطبہ کے علاوہ پانچوں نمازیں بھی مسجد نبوی میں یہی پڑھاتے ہیں۔ خوش شکل اور سلجھے ہوئے عالم دین ہیں۔ ان کی تقریر بر جستہ اور معلومات افزا ہوتی ہے۔

کعبتہ اللہ کے امام جناب عبداللہ خیاط ہیں۔ عالم با عمل ہیں جمعہ کا خطبہ عیدین اور میدان عرفات کا خطبہ بھی ان کے فرائض میں داخل ہے لیکن خانۂ کعبہ میں روزانہ نمازوں کے لئے جناب ابوسمع امام مقرر ہیں۔ بہت اچھے قاری ہیں۔ اور مکہ معظمہ کے قاضی القضأ جناب ابوالحسن ہیں۔

مدینہ منورہ میں چالیس نمازیں با جماعت اور کعبتہ اللہ میں پچاس طواف ضروری ہیں۔ عمرے جسقدر بھی ہو سکیں غنیمت ہے۔

مدینہ منورہ میں پھلوں اور سبزیوں کی فراوانی ہے بہترین گوشت -/۸ ریال فی سیر ہے عرب کا سیر بھی ایک سیر چھ چھٹانک

Marfat.com

کا ہے ۔ یہ اشیا مکہ معظمہ سے نسبتاً ارزاں ہیں ۔ لیکن تحائف اور کپڑا وغیرہ کا نرخ گراں ہے حرمین الشریفین میں بے شمار جنگلی کبوتر ہیں ۔ ان کے گھونسلے چھت کے اوپر منڈیروں اور بے آباد گوشوں میں ہیں ۔ زائیر ان کے لئے دانہ کا انتظام کرتے ہیں ۔ مکہ معظمہ کے کبوتر نسبتاً لا پروا اور کھردرے مزاج کے ہیں ۔ لیکن مدینہ منورہ کے کبوتر مؤدب اور محبت کرنے والے ہیں ۔ یہ اڑتے اڑتے آئیں گے ۔ سبز گنبد کے قریب پہنچکر اگر قطار کی صورت میں ہوں تو پھٹ جائیں گے ۔ گنبد کے اوپر سے نہیں گذریں گے ۔ گنبد خضریٰ کے ارد گرد بیٹھ جائیں گے اور پر سکیڑ کر چھاتی گنبد کے ساتھ رگڑیں گے ذکر کریں گے تو آنکھیں بند کر لیں گے ۔ جیسے کوئی شاہی دربار میں مؤدب بیٹھا ہو البتہ ایک کبوتر ایسا دیکھا گیا جو شاید ناز پرور تھا ۔ وہ سنہری کلس کے نیچے بیٹھ جاتا چھاتی گنبد سے لگاتا ادھر ادھر دیکھتا اور اڑ جاتا اس کا رنگ و روغن بھی دوسرے کبوتروں سے نرالا تھا کبوتر تو خیر ایک خوبصورت اور محبت کرنے والا پرندہ ہے ۔ مدینہ منورہ کے کوچوں میں پھرنے والے کتے بھی نہایت مؤدب ہیں حرم نبویؐ کے باہر سڑک پر چکر کاٹیں گے ۔ لیکن اونچی آواز نہیں نکالیں گے ۔ سر پھینک کر اور کان دبا کر ادب کے ساتھ گذر جائیں گے ۔ پیشاب کے لئے حدود حرم سے باہر چلے جائیں گے ۔

Marfat.com

سرکارؐ دو عالم کا فرمان ہے کہ یہود و نصارا کافر و مشرک سر زمین حرم میں داخل نہ ہوں ۔ تاجدارؐ کون و مکان کا یہ فرمان حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہا ہے یہاں ترک ، تاجیک ، چینی ، ہندی ، جاپانی ، مصری ، روسی پاکستانی اور یورپین مسلمان تو نظر آئیگا ۔ لیکن کوئی غیر مسلم مقامات مقدسہ کی حدود میں داخل نہیں ہو سکے گا ۔ چند سال ادھر کی بات ہے ۔ پنڈت نہرو وزیر اعظم ہند سرکاری دورے پر حجاز پہنچے ۔ جدہ سے ریاض تک گئے تو خواہش ظاہر کی کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی حاضری چاہتا ہوں ۔ عمائدین سلطنت نے جواب دیا ۔ آپ وہاں نہیں جا سکتے ان ہر دو مقامات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ مقبول کی حکومت ہے اور ہم صرف خادم الحرمین ہیں البتہ آپ صدق دل سے توحید و رسالتؐ کا اقرار کریں تو تمام دروازے خود بخود کھل جائیں گے ۔

حرم نبویؐ کے ایک پاکستانی خادم راوی ہیں ۔ کہ گذشتہ سال سر چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی حرم نبویؐ میں آئے پاکستانی حج آفیسر بھی ساتھ تھے ۔ چودھری صاحب سے سوال کیا گیا آپ کسطرح تشریف لائے انہوں نے جواب دیا عمرہ کے لئے آیا تھا ۔ زیارت کے لئے حرم نبویؐ میں بھی آ گیا ۔

Marfat.com

میرا قیام مدینہ منورہ میں باب جبرئیل کے قریب تھا - جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے درود و سلام کے لئے نازل ہوتے ہیں - اور حشر تک دوبارہ حاضری کی تمنا رہتی ہے - کیونکہ جو ایک مرتبہ حاضری دے جائیں دوبارہ ان کی باری نہیں آتی -

تہجد کے وقت حرم نبوی میں اذان ہوتی ہے تو مسجد کے دروازے کھل جاتے ہیں - اذان سنتے ہی مسجد میں پہنچ جاتا - صبح کی نماز عموماً ریاض الجنتہ میں ہوتی اشراق اور ناشتہ کے بعد تاریخی مقامات کی زیارت کے لئے چلا جاتا - پھر اصحابؓ صفہ کے چبوترہ پر تلاوت ہوتی - اس کے بعد مولانا عبدالغفور مہاجر مدنی کے صاحبزادہ مولوی عبدالحق صاحب ساتھ لے جاتے - انہوں نے میری موجودگی سے فائدہ اٹھایا - طبی کتابوں کے چند مقامات سمجھے جہاز کے کچھ ساتھی ان کے دولتکدہ پر قیام پذیر تھے - ان کے ساتھ دراصل میدان عرفات میں ہی ملاقات ہو گئی تھی - میرا اور ان کا ایک ہی معلم خلیل حیات نور تھا - ہم سب ایک ہی خیمے میں عرفات مزدلفہ اور منیٰ میں اکٹھے رہے ان کی بدولت ارکان حج بھی نہایت خوش اسلوبی سے ادا ہو گئے تھے - حضرت مولانا بڑے عالم دین اور صاحب طریقت بزرگ ہیں - مجھ پر شفقت خصوصی فرماتے -

Marfat.com

اس طویل سفر اور مختصر قیام کے دوران میں جن لوگوں سے رابطہ پیدا ہؤا ۔ ان میں سر فہرست مولانا محمدؐ سلیم مالک و مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ کا نام ھے ۔ ان کی ذات گوناگوں دلچسپیوں کی حامل ھے متبسم چہرہ بھاری بھر کم جسم گورا رنگ خوش پوش با اخلاق اور متدین بزرگ ھیں ضلع مظفر گڑھ یو پی کے رھنے والے ھیں ۔ مدرسہ کے صدر دفتر میں ان کا قیام ھے ۔ ایوان حکومت اور حکام تک رسائی ھے ان سے علمی و ادبی صحبتیں رھیں ۔ مدرسہ کی لائبریری سے بہت لوگ مستفید ھوتے ھیں ۔ مدرسہ کے ھال میں تبلیغی جماعت کے پندرہ روزہ اجلاس ھوتے رھتے ھیں ۔

مولانا یسٰین الخیاری پرنسپل مدرسہ تجوید القرآن مدینہ منورہ سے بھی کئی مرتبہ ملاقات ھوئی مولانا عموماً چائے پر بلا لیتے کلام سنتے اور سر دھنتے آپ فقہ اصول ادب حدیث کے عالم اور علم نجوم کے بڑے ماھر ھیں . میرا زائچہ بنایا ۔ گذشتہ زندگی کے حالات بتائے ۔ اور آئیندہ کے متعلق مشورے دیئے ۔ مولانا مودوی کا تفہیم القرآن دکھایا جو مولانا دوران سفر حج میں ان کی نذر کر آئے تھے ۔ گفتگو نہایت شستہ فرماتے اور لطایف و حقایق کے جواھر بکھیرتے چلے جاتے ۔

Marfat.com

مولانا عبدالرؤف خاں صاحب ایک درویش منش صاحب دل خلیق ملنسار سلجھے ہوئے گداز طبیعت متین اور متدین بزرگ ھیں ۔ شعر کا ذوق بہت بلند ھے ۔ مدینہ منورہ میں ایک سرکاری سکول میں انگریزی پڑھاتے ھیں ۔ آپ ایوب خاں والئی کابل کے خاندان مین سے ھیں ۔ مدت مدید سے یہاں مقیم ھیں ۔ عموماً ملنے چلے آتے یا بلا لیتے خود شعر سناتے فارسی اساتذہ کا کلام انہیں ازبر ھے اس کے بعد مجھ سے شعر سنتے ۔

مولانا صدیقی میمن یہاں کے جنرل مرچنٹ اور کتابوں کے تاجر ھیں ۔ ان کا صاحبزادہ حافظ قرآن اور سات قرآت کا قاری ھے ۔ شعر و ادب کی کئی نشتیں ان کے گھر ھوئیں ۔ ان کا مکان جناب عبداللہ والد حضور سرورؐ کائنات کے مزار کے قریب ھے ۔ یہاں کے شعرا سے عربی قصائد سنے یہ ھر جمعرات کو بعد از نماز مغرب دلائل الخیرات کا دور کراتے ھیں ۔ سلام اور نعتیں بھی پڑھی جاتی ھیں ۔ مجھ سے سلام سنا جاتا جو روضہ اطہر کے سامنے عرض کیا گیا ۔ خود بھی آنسو بہاتے اور مجھے بھی رلاتے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضور سرورؐ کون و مکان کی بندہ نوازی دیکھئے کہ مجھ ایسے ننگ آفرنیش کو خاصان بارگاہ سے نہ صرف بھلا کہلوایا بلکہ وہ میری کوششوں کو سراھتے رھے ۔

Marfat.com

مدینہ منورہ میں تاجر ہوٹل والے جنرل مرچنٹ تاجران کتب تاجران چوب اکثر پاکستانی اور ہندی نژاد ہیں۔ اور عرصہ دراز سے یہاں مقیم ہیں۔ بہت سے لوگ تو یہ آس لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ کب اس کوچہ محبت میں اجل کا فرشتہ آئے اور یہ اسے بخوشی لبیک کہیں۔

منم و ہمیں تمنا کہ بوقت جان سپردن
بہ رخ تو دیدہ باشم تو درون دیدہ باشی

مدینہ منورہ کے لوگ با ذوق خوبصورت نفاست پسند اور گورے چٹے موزوں قد نازک اندام نیک سیرت اعلیٰ کردار سلیم الطبع خاموش مؤدب اور فطرتاً مہمان نواز واقعہ ہوئے ہیں۔ جب آپ سے ملیں گے تو معانقہ اور مصافحہ کے بعد آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیں گے اگر بوسہ نہ دے سکیں تو اپنی سبابہ انگلی چوم لیں گے۔ معاملات اور لین دین میں صرف ایک بات کریں گے۔ جب اللہ وکیل کہہ دیں گے۔ تو بات حتمی ہو جائیگی۔ گفتگو ہمیشہ ایک دلآویز مسکراہٹ پر ختم کرینگے۔ عہد کا ایفا کرینگے۔ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرینگے۔ مہذب اور امانت داری ان کا شیوہ ہے۔ اپنی علاقائی تہذیب کے دلدادہ ہیں کوئی دینی یا دینوی مشکل آ پڑے تو فوراً حرم نبویؐ میں پہنچ کر سلام و

Marfat.com

صلوات کے بعد دعا کرینگے اللہ تعالیٰ کا کرم اور حضور سرکارؐ دو عالم کا اعجاز دیکھئے کہ ان کی دعا فوراً مستجاب ہوگی ۔

سرور کونینؐ کے حیات النبیؐ ہونے کا ثبوت اور کیا ہو ۔ راقم الحروف نے دیکھا ایک شخص حرم نبویؐ میں کھڑا عرض کر رہا تھا حضورؐ دو وقت سے کھانا نہیں ملا ۔ چند لمحات کے بعد ایک شخص خوان اٹھائے آتا ہے وہ وہ پوچھتا ہے کھانا کس نے بھیجا ؟ لانے والا جواب دیتا ہے ۔ جن کی خدمت میں تو نے عرض کیا تھا ان کے حکم سے لایا ہوں ۔

ایک شخص معہ بچوں کے کار کھڑی کر کے مکان کی تلاش میں پھرتا رہا ۔ ہوٹل دیکھے مکان بھی تلاش کئے کہیں جگہ نہ ملی مجبور ہو کر کملیؐ والے آقا کی خدمت اقدس میں حاضر ہؤا ۔ اور عرض کی ۔ یا رسولؐ اللہ مدنیہ منورہ میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں جہاں قیام کر سکوں ۔ اسی وقت ایک شخص اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے ۔ میرے ساتھ آؤ آپ کے لئے مکان کا بندوبست ہو گیا ہے !

مدینہ منورہ میں ایک صاحب کے ہاتھ پر سانپ نے ڈس لیا ۔ زہر کی وجہ سے اس کی حالت غیر ہونا

Marfat.com

شروع ہو گئی ہاتھ پر ورم ہو گیا ۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق کی اولاد میں سے ایک صاحب اتفاقاً وہاں آ گئے انہوں نے سانپ کے زخم پر لعاب دھن لگا دیا ۔ متورم ہاتھ چند لمحات میں درست ہونا شروع ہو گیا ۔ اور زہر کا اثر بھی ختم ہو گیا ۔ اللہ اللہ چودہ سو برس بعد بھی رفیقؓ غار کی اولاد کے لعاب دھن میں یہ تاثیر باقی ہے ۔ حضرت صدیقؓ کو غار ثور میں ایک سانپ نے کاٹا تھا ۔ تو مصلحؐ اعظم کملیؐ والے آقا نے اپنا لعاب دھن ان کے زخم پر لگایا ۔ جس سے زہر کا اثر زائل ہو گیا تھا ۔ آج اُن کی نسل میں سے اگر کوئی سانپ کے زخم پر لعاب دھن لگا دے تو اس کا زہر بے اثر ہو جاتا ہے ۔

ع ۔ یہ اعجاز ہیں ایک صحرا نشیں کے

پاکستانی حجاج کے معلم جناب حیدر صاحب نے ایک دن اپنے باغ میں دعوت خورد و نوش کا انتظام کیا ۔ کار میں بٹھا کر ساتھ لے گئے ۔ جب جبل احد کے قریب پہنچے تو حیدر صاحب نے بلند آواز سے کہا ۔ السلام و علیکم یا عمؓ رسولؐ اللہ ۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے ۔ کہ اہل مدینہ سرکارؐ دو عالم اور ان کے خاندان سے کتنی بے پناہ محبت رکھتے ہیں ۔ یہ لوگ خواجہؐ

Marfat.com

کون و مکاں کے اجلال و احترام کے سامنے فی الفور جھک جاتے ھیں ۔ دو آدمی کسی بات پر جھگڑ رھے ھوں یا لڑائی پر آمادہ ھوں تو تیسرا آدمی اگر صل علیٰ النبی و سلم کہہ دے ۔ تو لڑنے والوں کا رنگ فق ھو جائیگا فوراً خاموش ھو جائیں گے ۔ نیز باھمی اختلاف بھی ختم ھو جائیگا ۔ حیدر صاحب کے باغ میں ٹیوب ویل لگا ھؤا ھے کھجوروں کے سر سبز بوٹے انگوروں کی بیلیں مکی کی فصل اور سبزہ دیکھ کر دل باغ باغ ھوتا ھے ۔ تازہ انگور اور قرمزی رنگ کی بڑی بڑی کھجوریں لذت کام و دھن کو ایسے انداز میں دعوت دیتی ھیں ۔ کہ دست طلب بے اختیار دراز ھو جاتا ھے ۔ لذید اسقدر کہ لب مل جاتے ھیں ۔

ع ۔ لذیذ بود حکایت و لے دراز کنم

مسجد قبا کی طرف پیدل جاتے ھوئے راستہ میں امیر مدینہ اور دیگر امرأ کے باغات ھیں ۔ ٹیوب ویل لگے ھوئے ھیں ۔ جب یہاں سے گذر ھؤا تو دیکھا باغات میں مور جنگلی عندلیب ولایتی مرغ چکور کثرت سے ھیں ۔ ان باغات کے قریب خاک شفا کا میدان ھے جس کے متعلق روایت ھے کہ صحابہؓ ایک جنگ سے واپس لوٹے ۔ تو زخموں اور تکان کی وجہ سے چور چور تھے ۔ زخموں سے

Marfat.com

خون رس رہا تھا آپ نے فرمایا اس میدان میں لیٹو ۔ صحابہؓ نے حکم کی تعمیل کی تو زخم بھی اچھے ہو گئے تکان بھی اتر گئی اور تازہ دم ہو گئے ۔ حجاج یہی خاک شفا بطور تبرک لے جاتے ہیں ۔

کھجوریں یہاں چار قسم کی ملتی ہیں ۔ ۱ ۔ بغیر گھٹلی کے ۔ ۲ ۔ اجوہ یا کلمہ ۔ ۳ ۔ جلی ہوئی ۔ ۴ ۔ بدانہ ۔

مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں دودھ دہی مکھن کثرت سے مل جاتا ہے دودھ عموماً بکری کا ہوتا ہے کہیں کہیں گائے بھی نظر آ جاتی ہے ۔ لیکن بھینس کا اس علاقہ میں نام و نشان نہیں ملتا ۔ نہ کہیں گھوڑا نظر آیا ۔ سنا ہے ملک غلام محمد گورنر جنرل پاکستان نے ایک اچھی نسل کا گھوڑا شاہ سعود کو تحفۃً دیا تھا ۔ لیکن وہ یہاں کی آب و ہوا برداشت نہ کر سکا ۔ اور جلد ختم ہو گیا ۔

مصری حجاج لحیم و شحیم سرخ و سفید رنگ مردوں کی داڑھیاں صاف لمبی عبائیں پہنے جھومتے جھامتے حرم نبویؐ میں پھرتے رہتے ہیں ۔ ان کی مستورات کہنی کے دباؤ سے ہندی اور پاکستانی حجاج کو گرا دیتی ہیں اورخود حقارت سے ہنستی ہیں ۔ مسجد نبویؐ میں ستون جبرئیلؑ کے پاس

Marfat.com

میں نفل ادا کرنے کے ارادہ سے گیا تو ایک مصری زانو دراز کئے وہاں بیٹھا تھا ۔ میں نے اشارۃ کہا سکڑ جایئے ۔ میں نفل ادا کرونگا ۔ مصری نے ناشائستہ الفاظ میں انکار کر دیا ۔ جب میں نے عربی میں صراحت چاھی ۔ تو حیران و ششدر رہ گیا ۔ مصری عوام سرکار ؐ دو عالم کے حضور میں پہنچ کر بھی بارگاہ رسالت ؐ کا احترام و ادب ملحوظ نہیں رکھتے ۔ ان کا انداز بالکل عامیانہ ہوتا ہے ۔ ہاتھ میں جوتا ننگے سر اور گھٹنوں تک برھنہ لیٹے رہتے ھیں ۔

ع ۔ چہ بے خبر ز مقام محمد عربی

اور نجدی روضۂ اطہر کی جالی کے ساتھ کمر کی ٹیک لگائے پاؤں پسارے بیٹھے رہتے ھیں ۔ لیکن خواجہ ؐ کون و مکاں کی شان بندہ نوازی کہ کوئی کسی بھی حالت میں در رحمت تک پہنچ جائے اپنے شاہانہ لطف و کرم سے نواز دیتے ھیں ۔

مصری پاکستان کے متعلق بھی اہانت آمیز الفاظ استعمال کرنے سے نہیں چوکتے ۔ اور پاکستانی حجاج کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ھیں ۔ البتہ بعض مصری حضرات کا اخلاق قابل ستائیش ہے ان کی ایک جماعت نے مکہ معظمہ میں مصری عوام اور مصر کے سیاسی حالات پر عربی زبان میں ایک پمفلٹ بھی شائع کیا تھا ۔

Marfat.com

مکہ معظمہ میں آگ لگی تو میں مدینہ منورہ پہنچ چکا تھا۔ باب العمرہ سے باب عتیق تک تمام مکانات جل گئے۔ کچھ حجاج اور کچھ مقامی لوگ بھی جھلس گئے بمشکل تمام اٹھارہ گھنٹے کے بعد اس ہولناک آگ پر قابو پایا جا سکا مدینہ منورہ اور جدہ کے فائر بریگیڈ بھی پہنچے کروروں ریال کا نقصان ہوا شاہ سعود نے از راہ ہمدردی پانچ لاکھ ریال آگ سے متاثر ہونے والے لوگوں کو بطور امداد مرحمت فرمائے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ جس گوڑی مکہ معظمہ میں آگ بھڑکی۔ عین اسی تایخ اور اسی وقت مدینہ منورہ میں بھی آگ لگی۔ لیکن الحمدللہ یہ آگ پھیلی نہیں۔ لوگ قیاس آرائیاں کر رہے تھے۔ کہ دونوں مقامات پر بیک وقت آتشزدگی میں شاید کوئی سیاسی سازش ہو۔

مکہ معظمہ میں جب طواف وداع کیا جاتا ہے تو اکثر لوگ روتے روتے نڈھال ہو جاتے ہیں طوعاً کرعاً طواف کے بعد حریم مکہ سے وداع ہونا ہی پڑھتا ہے۔ اسی طرح جب مدینہ منورہ سے زائیر وادع ہوتے ہیں۔ تو عجب کیفیت ہوتی ہے۔ دل رہ رہ کر مچلتا ہے رو رو کر آنکھیں سوج جاتی ہیں۔ ان واردات قلب کو محسوس تو کیا جا سکتا ہے لیکن بیان نہیں کیا جا سکتا

ع ۔ زبان کھل نہیں سکی بہ خوف بے ادبی

Marfat.com

یہ سفر نہ صرف حاصل حیات رہا بلکہ مجھے یادوں کا ایک بڑا ذخیرہ دے گیا ۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ اس مسافت کے نظارے ہیں ۔ ایک طرف شوق فراواں دوسری جانب بے پناہ نورانی جلوے اور رحمتیں ۔ گنبد خضرا کا نظارہ قلب و نگاہ کی وسعتوں میں سکون و طمانیت کی کرنیں بکھیر دیتا ہے ہنوز ارمان باقی ہوتے ہیں ۔ کہ رخصت کا حکم مل جاتا ہے ۔ احساسات کی بنیادی تحریک یہ ہوتی ہے کہ شاید زندگی میں دوبارہ اس در رحمت و شفقت پر حاضری کا موقعہ مل سکے گا یا نہیں ۔

حجاز مقدس میں انگریزی طرز تعلیم کے کالج نہیں اور نہ ہی یونیورسٹی کی طرز کی درس گاہیں ہیں البتہ عربی مدارس اور دانشگاہیں کثرت سے ہیں ۔ جہاں قرآن و حدیث کے علاوہ منطق فلسفہ اور مروجہ طبی تعلیم کا اعلیٰ انتظام ہے ۔ ان مدارس کے فارغ التحصیل طلبا اعلیٰ مدارج تک پہنچ جاتے ہیں ۔ لیکن منصب و عہدہ کی تقسیم قابلیت کے معیار پر نہیں ۔ خاندانی حقوق پر ہے ۔

حجاز میں کاریں بسیں اور تمام گاڑیاں سڑک کے داھنی جانب چلتی ہیں ۔ کیونکہ تمام عرب میں دائیں ہاتھ چلنا رائج ہے اکثر پاکستانی اور ہندی حادثات سے بال بال بچے ۔

Marfat.com

مدینہ منورہ سے حجاج کو بسوں پر سوار کر کے پاسپورٹ دے دیا جاتا ہے اور جدہ روانہ کر دیا جاتا ہے۔

تو پھر میں کیا عرض کروں کہ میں نے حجاز میں کیا کچھ دیکھا ہے؟۔

میں نے اس ارض مقدس میں صحراؤں اور تپتے ہوئے پہاڑوں پر تجلیات الٰہی کی فراوانی دیکھی ہے۔ میں نے مکہ معظمہ کا جلال و جبروت دیکھا ہے اور کعبۃ اللہ کے سامنے جا کر ہیبت و حیرت محسوس کی ہے میں نے سرزمین عرب کی رہگزاروں میں ببول کی جھاڑیاں دیکھی ہیں۔ جن کا رس چوس چوس کر صحرا نورد تشنگی رفع کرتے ہیں۔ میرے کام و دہن قرمزی رنگ کی بڑی بڑی کھجوروں کے ذائقہ سے لذت آشنا ہیں۔ جن کے پودوں پر آنحضرتؐ کے معجزات ظہور پزیر ہوئے۔ میں ایسی وادیوں میں پھرتا رہا ہوں۔ جن کے چپہ چپہ اور گوشہ گوشہ میں اسلام کی درخشاں تاریخ بکھری پڑی ہے۔ میں نے ان پتھروں کی سرگوشیاں سنی ہیں۔ جو مخبرؐ صادق کو قبل از نبوتؐ سلام کیا کرتے تھے۔ میرے پائے شوق نے ان مقامات کی کوچہ نوردی کی ہے جن کی خاک پاک کو رسولؐ اللہ کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہے۔ میری جبین شوق نے ان مساجد میں

Marfat.com

والہانہ سجدے کئے ہیں جن کی بنیاد بانیؐ اسلام کے مبارک ہاتھوں استوار ہوئی ۔ اور وہ غار بھی دیکھے جہاں علم و تقویٰ کے پیکر محو عبادت رہے ۔ میں نے ان مکانات کی زیارت کی ہے ۔ جن میں آمنہؓ کا لال اقامت پزیر رہا ۔ میری پلکیں ان راہوں کے فرش کے ذرات چنتی رہیں ۔ جن پر ہادیؐ اسلام محو خرام رہے ۔ میں اس پتھر کو دیوانہ وار چومتا رہا ہوں ۔ جسے مکی و مدنی آقاؐ نے بوسہ دیا ۔ میں نے اس مطاف میں طواف کیا ہے ۔ جسمیں درؐ یتیم محو طواف رہے ۔ میں ان میدانوں کو قطع کرتا رہا ہوں ۔ جہاں فخر موجوداتؐ اور سپہ سالارؐ اعظم اسلامیوں کے لشکر کی قیادت فرماتے رہے ۔ میں نے ریت کے اس پہاڑ کی ریت آنکھوں سے لگائی ہے جہاں سے مٹھی بھر ریت اٹھا کر منبعؐ صدق و صفا نے کفار مکہ پر پھینکی ۔ میں نے اس چبوترے پر نفل ادا کئے ہیں ۔ جہاں صاحب معراجؐ اس رات محو خواب تھے ۔ جب عرش سے بلاوا آیا ۔ میرے قدم ان صحراؤں میں اٹھتے رہے ہیں ۔ جہاں آدم علیہ اسلام کی توبہ قبول ہوئی میں اس جبل رحمت پر بھی پہنچا ہوں جہاں رحمتہ اللعالمینؐ نے وقوف فرمایا ۔ میں نے صفا اور مروہ میں سعی بھی کی ہے ۔ جہاں حضرت ہاجرہؑ پانی کی تلاش میں سات مرتبہ دوڑیں ۔ میری تشنہ لبی اس زمزم سے سیراب ہوتی رہی ہے جو

Marfat.com

حضرت اسمٰعیلؑ علیہ اسلام کی ایڑیوں کی رگڑ سے معرض وجود آیا ۔ میں نے اس مجسم شیطان کو کنکریاں ماری ھیں ۔ جس نے سید نا ابراھیمؑ کو بھکانے کی کوشش کی تھی ۔ میں نے اس جگہ قربانی دی ھے جہاں حضرت ابراھیمؑ اور امینؐ امت نے سو سو اونٹ قربان کئے ۔ اور ذبیحؑ اللہ کے لئے دنبہ بھیجا گیا ۔ میں نے حضرت ابراھیمؑ کے نشان پا بھی دیکھے ھیں اورحضور سرورؐ کائنات کے گھوڑوں کے سموں کے نشان بھی ۔ میں نے اس وادی غیر ذی زرع کا گوشہ گوشہ دیکھا ھے جہاں پھلوں کا رزق ملتا ھے ۔ میری ان خطا کار آنکھوں نے اس ماہ منورؐ کے سبز گنبد کا نظارہ بھی کیا ھے ۔ جس کے سامنے گذرتے ھوئے چاند کی روشنی ماند ھو جاتی ھے ۔ میں نے آنکھوں میں بطور سرمہ وہ خاک لگائی ھے جو روضۂ اطہر کی جالی پر اٹی رھتی ھے ۔ آہ کسقدر خوش نصیب ھے وہ خاک پاک ۔

میں نے اھل بیت کے مزارات کی زیارت بھی کی ھے ۔ اور ان شہدا کے مقابر پر فاتحہ بھی پڑھی ھے جو سپہ سالارؐ اعظم کی معیت میں لڑتے ھوئے شہید ھوئے ۔ میرے آنسو مسجد نبویؐ کے قالینوں میں جذب ھوتے رھے ھیں ۔ اور میری سانسیں کعبتہ اللہ کے غلاف سے مس ھوتی رھی ھیں میں نے رسول ﷺ کے روضہ پاک کی جالی پکڑ کر دعائیں

Marfat.com

بھی کی ھیں اور ملتزم میں باب کعبہ کے سامنے کھڑے ھو کر ملک و ملت کے لئے بھی عرض پرداز رہا ھوں۔

مجھے اس کملی ؐ والے آقا کے دربار میں حاضری کا شرف حاصل ھوا ھے جسکی شاھانہ بے نیازی کے سامنے قیصر و کسریٰ کا طمطراق پرکاہ ثابت ھؤا ۔ میں اس مسجد نبوی ؐ میں درس قرآن سنتا رہا ھوں ۔ جہاں ایک نبی ؐ امی لقب فدا امی وابی نے علم و معرفت کے دریا بہا دئے ۔ میں نے ان انسانوں سے مصافحہ اور معانقہ کیا ۔ جو محسن ؐ انسانیت کی آل میں سے ھیں ۔ جس نے گورے اور کالے کی کی تمیز مٹا ڈالی ۔ میں اس ذات مکرم کے قدموں میں اقامت پزیر رہا ھوں ۔ جو چشمہٴ خلق ؐ عظیم مانا جاتا ھے ۔

الغرض میں نے وہ سب کچھ کیا ھے ۔ جو عشق و محبت میں ایک درد مند دل کر سکتا ھے اور وہ سب کچھ دیکھا ھے جو ایک بے تاب آنکھ دیکھ سکتی ھے ۔

ھر گام کو دیکھا ھے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گذرے ھوں اسی راھگذر سے

جہاز کے ھمسفر میاں نوراللہ سابق وزیر پنجاب اور محمد یعقوب صاحب مالک یعقوب کمپنی کراچی تھے ۔ لیکن

Marfat.com

مدرسہ صولتیہ کے ساتھی۔ نو روز خان اور نورالحسن صاحب ساکنان کوھاٹ تھے - یہی قافلہ عرفات مزدلفہ اور منیٰ میں ھمسفر و ھمرکاب رہا ۔ البتہ مدینہ منورہ میں الحاج شاہ الدین صاحب خادم حرم نبوی ؐ میرے میزبان رہے ۔

جدہ میں چند گھنٹوں کے قیام میں پاکستانی سفارت خانہ کے پریس اتاشی حسنی صاحب اور یونس صاحب ھمخرام رہے ۔

جدہ کے سفارت خانہ شاہراہ فیصل پر جدید طرز کی دو منزلہ عمارت ہے اوپر کی منزل پر سفیر اور پریس اتاشی کے کمرے ھیں ۔ نیچے حج افسر اور اُن کے عملہ کے کمرے ھیں ۔ ایک بڑے کمرے میں پاکستانی مصنوعات رکھی ہوئی ھیں ۔ ان میں پاکستانی ملوں کا کپڑا بجلی کے پنکھے پوٹھوھاری جوتی کھیلوں اور سرجری کا سامان سہ رنگی لکڑی کے بنے ھوے کلمہ طیبہ اور اللہ اکبر کے ماڈل ۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی قیمتی اور نادر اشیا رکھی ہوئی ھیں ۔ سفارت خانہ کا عملہ حجاج کے ساتھ اخلاق و مروت سے پیش آتا ہے ۔ سفیر پاکستان نے دوران گفتگو میں فرمایا پاکستانی حجاج غیر ملک میں بھی اپنے ملک کے خلاف زھر چکائی کرتے ھوئے نہیں شرماتے ۔ حالانکہ دوسرے ممالک میں اپنا وقار قائم رکھنا چاھئے ۔

Marfat.com

سفارت خانہ حجاج کی واپسی کے لئے بھی قابل قدر خدمات انجام دیتا ہے حجاج جہاز پر سوار ہوتے ہیں۔ اور زندگی کے دھارے ایک مرتبہ پھر وطن کی راہوں پر لوٹ آتے ہیں۔

اور ....

اشکوں کا ایک سیل رواں لے گیا تھا میں
اشکوں کا ایک سیل رواں لے کے آ گیا

Marfat.com

وسعتیں بخشیں مجھے ادراک نے
پھول برسائے خس و خاشاک نے

اک فقیر بے نوا کو اے ثمر
یاد فرمایا شہہ لولاک نے

Marfat.com

گل شگفتہ تھے شب مہتاب تھی
زندگی محو طلسم خواب تھی
سایہ گستر تھا نظام کہکشاں
میں گرفتار خیال این و آں

چھا رہا تھا ایک کیف سرمدی
گھر سے نکلا اور چمن کی راہ لی
سبزۂ خود رو چمن کی ڈالیاں
روئے فطرت پر حسینوں کا گماں

عطر کی لپٹیں نسیم خوش گوار
روح پرور تھی شمیم نو بہار
نرم شاخیں سرسراتی جھومتیں
پتیاں پھولوں کے عارض چومتیں

نرم رو جھونکوں پہ نزہت کی پھوار
مرغزاروں پر جوانی کا نکھار
محو گلگشت چمن فکر و قیاس
وقت کا انداز تھا منزل شناس

ہمسفر اک ہمت مردانہ تھی
میری منزل خوف سے بیگانہ تھی
اٹھ رہے تھے کچھ دلیرانہ قدم
حسب عادت شوخ و مستانہ قدم

Marfat.com

کاروان شوق سے منہ موڑ کر
سب علائق اور رشتے توڑ کر

تند رو تھا تیز تر چلتا رہا
روز و شب شام و سحر چلتا رہا

گل کدے سے کہساروں تک گیا
ندیوں سے آبشاروں تک گیا

برف کے تودوں کو گرماتا ہؤا
بجلیوں کے ہاتھ سہلاتا ہؤا

بڑھ رہا تھا سوئے منزل بے گمان
آ گئی حد زمین اک ناگہاں

دل طلوع مہر پر مائل ہؤا
اک سفینہ راہ میں حائل ہؤا

سامنے تھا بحر نا پیدا کنار
بیکراں پرہول موجوں کا حصار

اندرون بحر تھے پرجوش سیل
سطح پر بھی سیل در آغوش سیل

بادباں ، موجیں ، بھنور ، طغیانیاں
زندگی کی بے سر و سامانیاں

منقلب تھے اس طرح کون و مکاں
نیچے پانی اور اوپر آسماں

Marfat.com

نا خدا مایوس تھے مجبور تھے
حکم کی تعمیل پر مامور تھے

هر طرف حد نظر تک یم به یم
کشتی و امواج تھے گویا بہم

اک قیامت خیز طوفان دیکھ کر
یاد آتا تھا خدائے بحر و بر

وہ سفینہ تھا ادھر پادر رکاب
سینۂ قلزم پہ مانند حباب

معرض ہستی میں لہراتا ہؤا
ورطۂ حیرت میں درآتا ہؤا

پھیلتا دبتا مچلتا ڈولتا
عقدۂ حرف تمنا کھولتا

قطرہ قطرہ تھا ادھر طوفان بدوش
اس طرف پیہم تلاطم کا خروش

اک طرف ریلا بہا کر لے گیا
کشتی موجوں پر اٹھا کر لے گیا

خشمگیں گرداب طوفانی روش
زندگی اور موت میں تھی کشمکش

ناگہاں اک موج رحمت آ گئی
ہر بلند و پست پر جو چھا گئی

Marfat.com

دوش ہمت پر سفینے کو لیا
سامنے اس کے کنارا کر دیا

اب قدم تھے منزل مقصود پر
اور سفینہ ساحل مقصود پر

سامنے تھی سر زمین تابناک
یعنی وہ ارض عرب کی خاک پاک

عارفانہ تھی نگاہ عاشقاں
دم بخود پاس ادب سے تھی زباں

ذہن و دل پر کیف طاری ہو گیا
ایک نغمہ لب پہ جاری ہو گیا

السلام اے وادیٔ ام القریٰ
مرکز مہر و وفا صدق و صفا

السلام اے منبعٔ کیف و سرور
السلام اے رشک جلوہ گاہ طور

السلام اے مزرعہ بے رنگ و کشت
رشک گردوں ہمسر باغ بہشت

السلام اے مہبط انوار حق
اے تجلی گاہ عشق آثار حق

تیرے دشت شوق میں باالتزام
حضرت آدمؑ رہے محو خرام

Marfat.com

پھر یہیں توبہ ہوئی ان کی قبول
تیرے پہلو میں کھلے ہستی کے پھول

تو نے جانی قدر ابراھیمؑ کی
تو نے اسماعیلؑ کی تعظیم کی

تیرے صحرا تیرے گھر تیرے نخیل
چشمۂ زمزم فروغ سلسبیل

ان گنت صدیوں کے بعد آخر ہؤا
کوہ فاراں پر ظہور مصطفیٰؐ

مصطفیٰؐ وہ صاحب وحی و کتاب
تاجدارؐ ھل اتیٰ جس کا خطاب

مصطفیٰؐ وہ صاحب خلق عظیم
دورؐ مان ھاشمی در یتیمؐ

مصطفیٰؐ وہ نور بزم کائنات
عظمت روح بشر جان حیات

مصطفیٰؐ شاھنشہہ ارض و سما
صاحب معراج لولاکؐ لما

مصطفیٰؐ وہ وجہہ لطف ذوالمنن
اک بہار جاوداں باغ و چمن

مصطفیٰؐ روح نظر جان غزل
مظہر ذات جمال لم یزل

Marfat.com

مصطفیؐ پیغمبرؐ رب ودود
لائق لبیک ہیں جس کے سجود

مصطفیؐ محبوب صدیقؓ و بلالؓ
وہ رسولؐ محتشم عالی خصال

مصطفیؐ عرش بریں جس کا مقام
اس کی ذات پاک پر لاکھوں سلام

دید تیری عاشقوں کی عید ہے
سجدہ گاہ عالم توحید ہے

یہ خدا کا گھر یہ کعبہ یہ غلاف
کرتے ہیں اہل نظر جسکا طواف

سنگ اسود باب کعبہ اور حطیم
یہ صفا یہ مروہ یہ سعی قدیم

یہ مناجاتیں دعائیں اور صلوات
ذکر و فکر ملتزم و جہد نجات

یہ کبوتر یہ مناسک یہ مقام
یہ مطاف و رکن احرام و خیام

وہ صحابہؓ جان نثاران رسولؐ
پیکران قدس خاصان رسولؐ

وہ رسولؐ ہاشمی سدرہ مقام
تری گلیوں میں رہے محو خرام

Marfat.com

یہ مراحل حج بیت اللہ کے
جود و الطاف و کرم کے سلسلے

ثور و عرفات اور غار حرا
یہ اقامت گاہ محبوبؐ خدا

کوہ رحمت میں ہیں عرفانی حروف
اور مزدلفہ میں ہے لازم وقوف

پھر منیٰ کے ریگ زاروں میں قیام
دامن کہسار دامان خیام

یہ رمیٔ یہ جمرہ یہ قربانیاں
اشہب تکبیر کی جولانیاں

دم بخود انسان کے فکر و قیاس
جامۂ احرام جنت کا لباس

بربط کونین کی دھن اور ہے
اپنا تہذیب و تمدن اور ہے

ذکر لبیک اللہ کرتا ہؤا
منزلیں طے کو بکو کرتا ہؤا

میں چلا ہستی کے زینے کی طرف
با وضو ہو کر مدینے کی طرف

اللہ اللہ یہ مدینے کا سفر
سخت راہیں منزلیں دشوار تر

Marfat.com

راہ مکہ نسبتاً آسان تھی
شرح بیضا زیست کا سامان تھی

راہ بطحا حسرت تعمیر ہے
خاکپائے مصطفیؐ اکسیر ہے

سہل حق کی معرفت کا ادعا
اور مشکل ہے مقام مصطفیٰ

حسن کبر و ناز کا شہکار ہے
عشق کی منزل مگر دشوار ہے

زاویے قوسین کے جب مل گئے
میری امیدوں کے غنچے کھل گئے

السلام اے خاک دربار حبیبؐ
اے حریم پاک اے گردوں نصیب

السلام اے بلدۂ روشن ضمیر
تیری مٹی میں وفا کا ہے خمیر

تیرے ذرے غیرت مہر مبیں
تیرا خطہ رشک فردوس بریں

تیری گلیاں تیرے در تیرے جبال
ہے عباد تگاہ صدیقؓ و بلال

السلام اے روضۂ در یتیمؐ
اے حریم دجلۂ خلق عظیم

Marfat.com

السلام اے شان گلزار و چمن
تیرے گلشن رشک فردوس و عدن

اے خیابان حرم کی ڈالیو
سبز گنبد کی سنور جالیو

ایک تیرہ بخت کا تم پر سلام
انتہائے شوق سوز ناتمام

السلام اے سجدہ گاہ مصطفیٰؐ
مرتبہ ہے تیرا کعبے سے سوا

السلام اے منبر و محراب حق
کار گاہ سطوت ارباب حق

خواجہؐ کون و مکاں کے غمگسار
حضرت صدیقؓ اکبر یار غار

اے مزاج مصطفیٰؐ کے آشنا
پیکر صدق و صفا صبر و رضا

بعد پیغمبرؐ ہے تیرا احترام
اے امامؓ عاشقان تجھ پر سلام

حضرت فاروقؓ اعظم السلام
عظمت دین مکرم السلام

السلام اے حضرت عثمانؓ غنی
دیدۂ فکر و نظر کی روشنی

Marfat.com

سرورؐ عالم کے عمؓ محترم
با وضو تیرے لئے چشم کرم

اے شہید محترم عالی مقام
حضرت حمزہؓ مکرم السلام

السلام اے شاهدان نورعین
فاتحان خندق و بدر و حنین

راز دار حضرت خیر الانامؐ
حضرت عباسؓ تجھ پر هو سلام

السلام اے برگ و بار جبر و قدر
اے نبرد اُحد اے میدان بدر

خلد گورستان اے جنت بقیع
تیرا هر ذره هے سورج سے وقیع

سرور کونینؐ کے لخت جگر
تیرے هی گوشے میں هیں مدفون مگر

تیرے ذرے هر نظر میں محترم
آئے هیں تجھ پہ پیغمبرؐ کے قدم

هیں حلیمہؓ سعدیہ بھی محو خواب
اور اُمہات بھی اندر حجاب

جتنے مرقد هیں بطور یاد گار
کاش هوتے ان پہ بھی لوح مزار

Marfat.com

السلام اے فاطمہؓ بنت رسولؐ
السلام اے پاک اولاد بتولؓ

جملہ ازواجؓ رسولؐ پاک کر
الغرض شہر شہہ لولاکؐ پر

اک غریب شہر کا پہنچے سلام
احترام اے خانۂ بے ننگ و نام

سامنے ہے مرکز کیف و سرور
کعبۂ مقصود عرش رنگ و نور

خاک طیبہ زیست کا سامان ہے
ذرہ ذرہ حاصل عرفان ہے

گلستاں میں بس رہی ہے بوئے دوست
ہے نظر افروز گویا کوئے دوست

میں کہ ہوں اب مصطفیٰؐ کے روبرو
سرورؐ ارض و سما کے روبرو

میں رسالتؐ کا عقیدت کیش ہوں
بارگاہ عشق کا درویش ہوں

مجھ کو از بر عشق کے آداب ہیں
حفظ سب سرکارؐ کے القاب ہیں

دل میں پیدا ارتعاش غم ہؤا
"یوں سخن گستر بچشم نم ہوا"

Marfat.com

السلام اے رحمتہؐ اللعالمیں
السلام اے سبز گنبد کے مکیںؐ

السلام اے رہنمائے قدسیاں
السلام اے کار ساز بے کساں

السلام اے مرسلوںؑ کے تاجدار
السلام اے بے کسوں کے غمگسار

السلام اے زینت حسن تمام
تیرے ہاتھوں میں دو عالم کی زمام

السلام اے بندہء مولا صفات
قوت و تسخیر تیرے معجزات

السلام اے منبعء فضل و کمال
حامل وحیء خدائے ذوالجلال

السلام اے انتہائے کیف و کم
پیکر ایثار و اخلاص و کرم

السلام اے طلعت عالم طراز
فیص گستر دلنواز و عرش ناز

السلام اے صاحب دلق و گلیم
فخر موجوداتؐ الطاف عمیم

السلام اے نازش اسلامیاں
تیری خاک پا ہے اورنگ جہاں

Marfat.com

السلام اے چرخ نور ھفتمیں
مکہ تیرے فیض سے بلد امیں

السلام اے اوج ھستی کے سہیل
یہ مدینہ بس گیا تیرے طفیل

السلام اے گوھر درج شرف
عرشیاں تیرے جلو میں صف بہ صف

السلام اے وجہہ تسبیح و طواف
تیری عظمت کا فلک کو اعتراف

السلام اے محرم راز دروں
اے خطاب آئیہ لا یحزنون

السلام اے سرورؐ دنیا و دیں
اتحاد آموز وحدت آفریں

السلام اے بزم امکاں کے امیرؐ
عرش و کرسی تیری رفعت کے اسیر

السلام اے ھادیؐ نوع بشر
اے شمیم صبح اے باد سحر

السلام اے ساکن عرش علیٰ
ذروۂ شمسؐ الضحیٰ بدر الدجیٰ

السلام اے نائب رب قدیم
نازش گیتی تیرا خلق عظیم

Marfat.com

السلام اے قدوۂ ارباب علم
پیشوائے زمرۂ اصحاب علم

السلام اے مصدر نابود و بود
پیکر انوار سامان وجود

السلام اے برتر از وہم و گمان
مونس خفتہ سراں خستہ دلاں

السلام اے قبلۂ حق الیقیں
معنی آیات قرآن مبیں

مبدۂ فیض وجود عنصری
رونق گیتی تیری پیغمبریؐ

بے نواؤں کو گل افشاں کر دیا
تو نے کانٹوں کو گلستاں کر دیا

وقت کو توقیر صبح و شام دی
نکتہ سنجوں کو صلائے عام دی

اے تعال اللہ تیرے دربار سے
بے نواؤں کو شہنشاہی ملے

تیرے در پر اے شہؐ کشور کشا
اک گدائے بے نوا حاضر ہؤا

المدد اے والئیؐ اہل فراغ
میں سراپا کرب و حسرت درد و داغ

Marfat.com

المدد اے مرکز شائستگی
عصر حاضر ہے کلاہ و خواجگی

عظمت کون و مکاں تیرے لئے
زندگی کیوں ہے گراں میرے لئے

ہے سراسیمہ و آوارہ ابھی
انفرادی اور قومی زندگی

دو جہاں میں خیر تیری ذات ہے
آدمی کیوں محشر جذبات ہے

غیر آمادہ ھیں ہر تدبیر پر
انفس و آفاق کی تسخیر پر

اے چراغ خانۂ آدمؑ صفی
کار فرما تیرا نور سرمدی

اے ذھین و زیرک و بالغ نظر
حق شناس و حق نواز و حق نگر

اے تجھے تیرے کرم کا واسطہ
نور تقدیس حرم کا واسطہ

اے ظہور نغمۂ کیف و سرور
اے کہ تیرا ذکر ہے شرح صدور

زندگی کیوں ہے شکست ناروا
لیس للانسان الا ما سعیٰ

Marfat.com

اے کہ تو ہے بے نیازے سرورے
اے کہ تو بالائے ہر بالا ترے

تیری رحمت ہے معیط بحر و بر
میرا دامان تمنا مختصر

ہے قناعت اک متاع بے بہا
کوزۂ گل اور شکستہ بوریا

میں نشمین زاد اور اندر قفس
دل میں ہے اک آرزوئے ہمنفس

یا رسول اللہ تیری ذات بلند
ہے رفیع و سر فراز سر بلند

سہل کر دے آئیہ تسخیر کو
روشنی دے کو کب تقدیر کو

طرز بخشش بیکرانہ ہے تری
اور شخصیت یگانہ ہے تری

ہے تری افسانۂ دو عالم میں دھوم
میرے دل میں آرزوں کا ہجوم

بے نواؤں اور غریبوں کے حبیب
فارغ البالی مجھے بھی ہو نصیب

کیوں میرے دلکو سکون ملتا نہیں
آرزؤں کا چمن کھلتا نہیں

Marfat.com

اے تجھے حاصل فروغ زندگی
دور کر فکر و نظر کی تیرگی

شان آمرزش رحیمانہ تری
اور شفقت ہے کریمانہ تری

شہرت جاوید ہے تیری کنیز
میرے حرف شوق پر پردے دبیز

درد سے لبریز پیمانہ مرا
آنسوؤں کے ہار نذرانہ ترا

نور ایماں و یقیں رزق حلال
آدمی صدق نظر صدق مقال

زندگی تیری ضیا کا انعکاس
وہم کے پردوں میں ایماں کی اساس

دل حصول غم پہ آمادہ نہیں
ارتباط سیف و سجادہ نہیں

شیشۂ امید چکنا چور ہے
دل وفود درد سے معمور ہے

تیرے در سے اے حبیبؐ کبریا
مژدۂ لا تقنطو مجھ کو ملا

سروریؐ حاصل تجھے کونین کی
سرمدیت دے مجھے دارین کی !

Marfat.com

عرفان ہستی

بہت ممکن ہے پھر بدلے ارادہ
یہاں ہیں زندگی کے نقش سادہ

یہ کعبہ مرکز ملت یہ مکہ
کریں گے سب اسی سے استفادہ

یہاں قلب و نظر کے مرحلے ہیں
اگرچہ فاصلہ ہے کم زیادہ

در و دیوار ہیں صحن حرم میں
مگر راہ محبت ہے کشادہ

نظر اے مرکز عرفان ہستی
کہ ہے الجھا ہؤا مفہوم بادہ

تجھے احساس ہے منزل کا لیکن
قدم اٹھنے لگے ہیں بے ارادہ

حطیم و اسود و رکن یمانی
نوادر چار سو ہیں ایستادہ

انہی راہوں سے گذرا ہے یقیناً
رسول ہاشمی کا خانوادہ

حریم پاک میں ہیں سب برابر
گدا ابن گدا اور شاہزادہ

ادھر پیاسے رواں ہیں جوق در جوق
ادھر پیہم فروغ جام و بادہ

تمن بردوش لبیک مسلسل یہاں احرام ہے مثل لبادہ

Marfat.com

نعت

در حسن کی آرزو اللہ اللہ
ہے روضہ میرے روبرو اللہ اللہ

یہ شہر مدینہ یہی سبز گنبد
ہے اک مرکز رنگ و بو اللہ اللہ

یہ صحن حرم اور روضے کی جالی
نگاہیں بھی ہیں با وضو اللہ اللہ

وہ جسکی ضیا سے منور ہے عالم
وہی نور ہے روبرو اللہ اللہ

گلستان فردوس حن سے خجل ہیں
یہاں ہیں وہ گل مشکبو اللہ اللہ

یہ کلیوں کی خوشبو یہ پھولوں کا خندہ
خیاباں کا جوش نمو اللہ اللہ

مسخر ہیں شمس و قمر جنکی خاطر
وہی رحمتیں چار سو اللہ اللہ

کھلے ہیں یہاں عام میزاب رحمت
ہے قطرہ بھی اک آبجو اللہ اللہ

ملا آفتاب رسالتؐ کا سایہ
یہ ذرے کی ہے آبرو اللہ اللہ

مقامات عشق و وفا کے امیں ہیں
مدینے کے سب کاخ و کو اللہ اللہ

زباں پر ثنا و سلام و ستائیش
مرا حاصل گفتگو اللہ اللہ

Marfat.com

سلام

اے کہ تیرا وجود پاک کون و مکاں کا انتخاب
روح امیںؑ قدم قدم تھامے ہوئے تیری رکاب
تیرے سوا ہؤا ہے کون عرش بریں پہ باریاب
تجھ پہ درود بے کراں تجھ پہ سلام بے حساب

جلوۂ ماہ نیم شب تابش نور آفتاب
تیرا وجود عنصری عرش بریں پہ باریاب
کتنا عظیم تیرا کام کتنا حسیں ترا خطاب
تجھ پہ درود بے کراں تجھ پہ سلام بے حساب

تیری ہی ذات پاک ہے وجہ فروغ کائنات
فکرو نظر کے پیچ و خم راز سرشتۂ حیات
تری نظر کے فیض سے روح بشر فروغ یاب
تجھ پہ درود بے کراں تجھ پہ سلام بے حساب

تیرے قدم فلک نواز تیری نگاہ عرش گیر
تیری ضیائے نور سے شمس و قمر ہیں مستنیر
تیرا کمال بے مثال ترا جمال لا جواب
تجھ پہ درود بے کراں تجھ پہ سلام بے حساب

تیرے ظہور کے طفیل دونوں جہاں سنور گئے
باغ و چمن نکھر گئے کون و مکاں سنور گئے
تیرا تبسم لطیف رونق صبح آفتاب
تجھ پہ درود بے کراں تجھ پہ سلام بے حساب

Marfat.com

روح امینؑ نے دی صدا عرش بلند بام سے
میری جبین شوق بھی جھک گئی احترام سے
جلوہ گہ جمال میں تیری دعا ہے مستجاب
تجھ پہ درود بے کراں تجھ پہ سلام بے حساب

تیری نوائے دلنشیں عشق و وفا کا شاہکار
تیرے سخا وجود سے غنچہ و گل پہ ہے بہار
تیری عطائے خاص سے برگ و ثمر ہیں مشکناب
تجھ پہ درود بے کراں تجھ پہ سلام بے حساب

نعت

دگر گوں ہے زمانہ دل فسردہ آسمان کجرو
تری ذات گرامی ہے سکون زیست کا پر تو

ترے جلوؤں نے مہر و ماہ کو تا بندگی بخشی
وگرنہ بجھنے والی تھی چراغ زندگی کی لو
بساط کہکشاں پر ہے کمند ارتقا تیری
تری راہ معین سے نہ آگے بڑھ سکے رہرو
لباس رنگ و بو میں تختۂ گل کی دلاویزی
ترے فیض نظر سے ہے فروغ لالۂ خود رو
تری فرخندگی ہے صبح ہستی کی طربنا کی
تری موج تبسم رونق فردوس کا پر تو

Marfat.com

تری نظروں سے پائی سر بلندی کوھساروں نے
خرام ناز سے ترے نسیم صبح ہے خوش رو
دیا انسان کو تسخیر موجودات پر قادر
سکھائی عندلیبوں کو گلستاں میں نوائے نو
محیط وسعت کونین ہے تری نگہداری
لگا دی قلب انساں کی خدائے عزو جل سے لو
ترے سوز نفس سے اے جلال انفس و اعلیٰ
رگ ہستی میں دوڑی انبساط جاوداں کی رو
ترے مشتاق داؤدؑ و سلیمانؑ یوسفؑ و عیسیٰؑ
بلالؓ و بوذرؓ و فاروقؓ و حیدرؓ ھیں ترے پیرو
نگاہ شوق میں یکساں ہے مستوری و پیدائی
"خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمدؐ شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم"

(خسرو)

سلام

سلام تجھ پہ مجھے تو نے سرفراز کیا
نظر فروز کیا آشنائے راز کیا

سلام تجھ پہ کہ تو نے ھی ساز ہستی کو
بساط ارض و سما میں نوا طراز کیا

سلام تجھ پہ کہ تیرے ھی ظرف عالی نے
نگاہ شوق و محبت میں امتیاز کیا

Marfat.com

سلام تجھ پہ کہ دے کر عجم کو رنگ خلوص
عرب کو تاج قیادت سے سرفراز کیا
سلام تجھ پہ کہ تکمیل دو جہاں کے لئے
حرا کے غار کو شائستہ نماز کیا
سلام تجھ پہ کہ مظلوم تھی جو صنف لطیف
اُسے نوید محبت سے سرفراز کیا
سلام تجھ پہ کہ انسانیت کو دے کے عروج
معاشرے کو منزہ و پاکباز کیا
سلام تجھ پہ کہ تیری ہی ذات اقدس کو
خدائے برترو اعلیٰ نے عرش تاز کیا
سلام تجھ پہ کہ دے کر حقیقتوں کا سراغ
مری نظر کو کو سرا پردۂ مجاز کیا
سلام تجھ پہ کہ میں نے بصد خلوص و نیاز
نظر کو صرف غبار رہ حجاز کیا
سلام تجھ پہ کہ تیری ثمر نوازی نے
مجھے کشاکش دوران سے بے نیاز کیا

محبت لے کے آیا ہوں

مدینے سے میں پیغام محبت لے کے آیا ہوں
شعور ارتقائے آدمیت لے کے آیا ہوں
علاج تلخئی جبر مشیت لے کے آیا ہوں
جبین شوق میں حسن عقیدت لے کے آیا ہوں

Marfat.com

میری رگ رگ میں انوار الٰہی کی تجلی ہے
نظر کی روشنی نور بصیرت لے کے آیا ہوں

فرشتے جس مقدس بارگہ کا طواف کرتے ہیں
اسی درگاہ سے درس حقیقت لے کے آیا ہوں

مجھے بخشا گیا فقرو غنائے بوذرؓ و حیدرؓ
کہ میں اب دین اور ایماں کی دولت لے کے آیا ہوں

بہت ارفع و اعلیٰ ہیں مدارج عشق و مستی کے
فسانے کے ہیولوں میں حقیقت لے کے آیا ہوں

کہو دنیا سے مرے عزم و ہمت سے سبق سیکھے
کہ میں فکرو نظر میں استقامت لے کے آیا ہوں

حقیقت ہے بطور خاص دربار رسالتؐ سے
جمال حسن درس شعر و حکمت لے کے آیا ہوں

زمانہ دیکھکر جسکو خوشی سے جھوم اٹھا ہے
وہ عظمت وہ نیابت وہ عزیمت لے کے آیا ہوں

جھلک فردوس کی ہے گنبد خضرا کا نظارہ
نظر میں سر بلندی اور رفعت لے کے آیا ہوں

تہی داماں گیا تھا اے ثمر لیکن میں طیبہ سے
نگاہ و دل میں جلوہ زار عظمت لے کے آیا ہوں

Marfat.com

Marfat.com

کاخ بلند

عبدالکریم صاحب ثمر کا مجموعۂ کلام جس میں خیال کی نئی راہیں ... گئی ہیں ۔

قیمت -/-/3

لوح و قلم

ثمر صاحب کا دوسرا مجموعۂ کلام ۔ سیاست تاریخ اور تغزل کا سنگم جس میں زندگی کی تلخ حقیقتیں بے نقاب کی گئی ہیں ۔

قیمت -/-/4

شعر و الہام

ثمر صاحب کا تیسرا مجموعۂ کلام ۔ شاعری الہام ہے اور شعر ایک آفاقی پیغام ۔

(زیر طبع)

مکتبۂ عرفان اچھرہ لاہور

Marfat.com